مشرحۂ ترجمہ اردو دیوان صائب

جسکو

جسکو جناب مولوی سید مظفر الدین صاحب قادری منشی فاضل و مولوی فاضل

مسلمہ سرکار مدرس فارسی مدرسہ وسطانیہ انگریزی سرکار عالی شاہ گنج بلدۂ حیدرآباد دکن نے

خاص افادۂ طلباء و شایقین مطالعہ کی غرض سے مرتب کیا

اور جناب عبد الله عبد القادر صاحب تاجر کتب چارمینار حیدرآباد دکن نے

بصرف زر کثیر طبع کرکے شایع کیا

طبع

کتبۂ خاکسار محمد حمید الدین

نمبر ۱۷

قیمت بلا محصول (عـ۴ر)

حامداً و مصلیاً

۵۵ف

حضرات ناظرین!

میری کج مج زبان - میرا ژولیدہ بیان - میرے محدود معلومات - میرے لئے کیا فخر و امتیاز کا ذریعہ ہوسکتے ہین - نہین نہین ہرگز نہین -

مین نے اس کتاب کے مشرّح ترجمہ مین جو محنت شاقہ اوٹہائی ہے اوسکی اصل غرض و غایت صرف یہی ہے کہ اس کتاب کے ہر ایک شعر کی (جو سلوک و تصوف کے رموز و غوامض اور حقیقت معنی آیات بیّنہ کے اجمالی تفسیر و تاویل سے ماموز ہے) تصریح و توضیح سے قومی ہونہار طلبا اور شایقین مطالعہ کو بحد ممکنہ فائدہ پہونچایا جائے اور نیز اونہین یہ بتلایا جائے کہ شرک و بدعت - کفر و ضلالت - کفران نعمت - ظاہرداری - ریاکاری - اوامر و نواہی سے تغافل - عبادات الٰہی مین تساہل - انسان ضعیف البنیان کی عمر گرانمایہ کو نقصان اور ضرر پہنچا کر دنیا اور عقبیٰ مین کیسے ذلیل و خوار کراتے ہین -

عجز و انکساری - خداترسی - خدا اور رسول کی فرمانبرداری - خدائے وحدہٗ لاشریک لہ کی تسبیح و تہلیل و رادین پاک بے نیاز کی تقدیس و تمجید سے تزکیۂ قلب کا مشق اور ترک حظائظ نفس و تعمیل احکام خدا اور رسول سے احتراز رذائل کا حصول دارین مین دوامًا کیسے عمدہ نتائج پیدا کراتے ہین -

غرض میرے اس خیال نے مجھکو اس کتاب کے مشرّح ترجمہ لکھنے پر آمادہ کیا چنانچہ بتائید سوید حقیقی مین نے اس کتاب کے ایک بہت بڑے حصے کی شرح لکہدی تہی اور ترجمہ کی کاپیان پتھر پر چڑہ چکی تہین اور روزانہ ترجمہ طبع ہونے لگا تہا کہ اتفاقی علالت اور بدمزگی طبیعت کی وجہ - مین ترجمہ کرنیسے سخت مجبور اور معذور ہوگیا ایسے نازک وقت مین میرے ایک معزز و محترم کرمفرما نے قلمی امداد سے اور رکے ہوئے کام کو جاری کرایا - جنکی کرمفرمائی کا مین اعتراف کرتے ہوئے تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہون -

حضرات ناظرین سے میری التماس ہے کہ الانسان مرکب من الخطا والنسیان اس مشرّحہ ترجمہ مین جہان کہین نقص یا غلطی دیکہین براہ مہربانی اوسکی فوری اصلاح سے مجھکو مطلع و ممنون فرمائین -

ادسرای

اللہ بس باقی ہوس

کمترین نیاز آگین سید مظفر الدین قادری - منشی فاضل و مولوی فاضل مسلمہ سرکار عالی - مدرس فارسی مدرسۂ وسطانیہ انگریزی سرکار عالی موقوعہ شاہ گنج بلدہ حیدرآباد دکن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ترجمہ وشرح دیوان صائب

شعر۔ غیر حق کو حریم دل میں کیون جگہ دیتا ہے + صفحہ ہستی پر خط باطل کیون کھینچتا ہے شمع تن کے مہمان سرائے سے جب گذر گیا۔ دوسرا مقام نہین ہے + اس مقام سے راستہ کا توشہ کیون نہین لیجاتا ہے۔

خلاصہ۔ اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات مین غیر حق کو شریک کر کے اپنی زندگی کو خراب مت کر + کیونکہ دنیا سے گزر جانے کے بعد اکتساب اعمال حسنہ کا پھر تجھکو موقع ومحل نہین ملے گا۔ پس ایسی صورت وحالت مین اس مقام سے آخرت مین کام دینے والا سامان (اعمال نیک کا ذخیرہ) کیون ساتھ نہین لیجاتا ہے۔

شعر۔ ساز کے حق مین گوشمالی انجام کار بدرت نوازش ہوتی ہے اگر تجھکو زمانہ گوشمالی دے صبر کیجیے۔

خلاصہ۔ جیسے ساز کی کھینچ تان اوسکے حق مین مفید ثابت ہوتی ہے اوسی طرح زمانے کے آفات و بلیات کا اگر آج تو متحمل رہے گا تو کل فردائے قیامت رحمت رحمٰن کا تو مستحق ثابت ہوگا۔

شعر۔ تجھکو موس گلی مین اس لیے مہلت دے ہین + کہ اپنی نقص چاندی کو کسوٹی کے قابل بنا لے۔

خلاصہ۔ اس قالب خاکی مین تجھکو زندگی مستعار کی عاریتاً جو مہلت دیگئی ہے اوسکی اصلی غرض وغایت یہ ہی ہے کہ تو اپنی روح کو شرک کے زنگ اور بدعت وریا کے گرد وغبار سے آلودہ ہونے نہ دے اور قالو بلیٰ کے اقرار ازل کو بھول نہ جائے۔

شعر۔ جب دانت گر گئے۔ روٹی کا غم حلق کو زیادہ ہوتا ہے + دانت خلق کے روزی کے شکایت کی دیوار ہین۔

خلاصہ۔ اس شعر کے دو مطلب ہین۔ (الف) و (ب)۔

الف۔ جب دانت گر جاتے ہین تو روٹی چبانے اور وسکے نگلنے مین حلق کو تکلیف ہوتی ہے اسلئے انسان شکایت کرنی شروع کرتا ہے تو معلوم ہوا کہ دانت شکایت کو روکنے والے تھے اور دیوار شکایت کے گر جانیسے شکایت کے الفاظ بلا قصد وارادہ اوسکے حلق سے خود بخود نکلنے لگے

ب۔ انسان جب عالم پیری کو پہنچتا ہے تو اوسکو جوانون کے نسبت روزی کی زیادہ فکر ہوتی ہے
اسلیے ضرورت بھی اوسکا دنیوی انہماک بڑہ جاتا ہے اسیواسطے عالم پیری کو ارذل العمر لکہا ہے اور کہا ہے کہ

مرد چون پیر شود حرص جوان میگردد۔

شعر۔ تعجب ہے کہ ایک خوش دل جہان مین پیدا ہو + کہاری زمین مین زعفران کہان پیدا ہوتی ہے۔
خلاصہ۔ اس ماتم سرائے جہان مین ہم کبہی خوش دل نہین رہ سکتے ہین اسلیئے اس غم کدہ عالم اور سرائے فانی مین خوش دلی اور عیش دوامی ناپید ہے۔

شعر۔ دریکجہ گوہر سے کل تو سر نکالے گا + اگر رشتہ کی طرح پیچ و تاب سے یہان موافقت کرے۔
خلاصہ۔ جیسے رشتہ نے پیچ و تاب یعنے شدت کی مصیبت اوٹھائی تو اوسکو موتی سے سر نکالنے کی سرخروئی نصیب ہوئی۔ پس اگر اسی طرح تو بہی دنیائے فانی کی ناقابل برداشت سختیون کو برداشت کرے تو اللہ تعالی تجہکو بہشت مین موتی کا محل عطا فرمائے گا۔

شعر۔ اگر خدا تعالی سے تو شرم کرے تو فرشتہ ہو جائے۔ جیسے آدمیون سے تو یہان حجاب کرتا ہے۔
خلاصہ۔ انسان اپنے ہم جنسون کی نظر سے اپنی برائیون کو بہت چہپانے کی کوشش اور سعی کرتا ہے اگر اسی طرح برے اعمال کو حقیقتا برا جان کر اپنے خالق اکبر سے جسکا علم محیط عالم ہے ڈرے اور برے کام کرنا ہی چہوڑ دے تو فرشتون کی طرح معصوم (پاک) ہو جائے۔

شعر۔ کمینون سے برگزیدہ آدمیون کو گریز نہین + گہاس کے تنکے کی آنکہو تک ضرورت ہوتی ہے
خلاصہ۔ بہلے آدمیونکو برے آدمیون سے اتفاقیہ اتفاق اور سابقہ پڑنا لازمات سے ہے۔

شعر۔ شمع کی طرح بے سامانی تجہکو بہترین جمہور کیطرح بنے + اگر ایک شمع بہی کہڑا ہوا ہے تو۔ تو سرکش ہو جاتا ہے۔

خلاصہ۔ انسان کو دولت متکبر و مغرور کرتی ہے

شعر۔ دنیا دوست مرگ سکرم کے دشمن ہین۔ گران باری مین حمالون کی آسایش ہے۔
خلاصہ۔ جیسے گران باری مین حمال اپنی آسایش سمجہتے ہین اسی طرح دنیا دار۔ دنیا دار دنیا کو جو دراصل ناموس ہے اور نہین کسی طرح کا فائدہ نہین ہے عزیز رکہتے ہین جسکا نتیجہ یہہ ہوتا ہے کہ جب دنیا سے اونکی رحلت کا وقت پہنچتا ہے تو اون سے دنیا اور اوسکے لغویات نہین چہوڑے جاتے اسیلئے وہ جانکندنی کی سخت تکلیف اوٹہاتے ہین۔

شعر۔ غصہ کی حالت مین بے گناہ۔ گنہگارون کی سزا پاتے ہین۔ غصہ کی حالت مین شتر زین پر

اپنی دم کو مارتے ہین۔

خلاصہ۔ حاکم کے غیظ و غضب کے وقت ناکردہ گناہ بھی سزا پاتے ہین۔

شعر۔ تدبیر والے بڈھون کی ہمت کو تو آسان مت سمجھ + کمان سے بال و پھنکے بغیر تیر کو پرواز حاصل ہے۔

خلاصہ۔ تجربہ کار بڈھون کی رائے اور اونکا تجربہ قابل عمل ہے۔

شعر۔ خونخوار دشمن کا ہاتھ احسان سے کوتاہ کر + بھیڑیے سے بہتر شیر کیلئے کوئی زنجیر نہین ہے۔

خلاصہ۔ دشمن کو احسان اور سلوک سے اپنا بنا لے۔

شعر۔ پرانے درخت کی جڑین نئے پودے سے زیادہ تر مضبوط ہوتی ہین۔ بوڑھون کو دنیا سے زیادہ وابستگی ہوتی ہے۔

خلاصہ۔ بوڑھے دنیا کے زیادہ تر دلدادہ ہوتے ہین۔

شعر۔ ریاضت سے ظالم ملایم نہین ہوتے + (جیسے) کمان کا دل چلہ نشینی سے نرم نہین ہوا۔

خلاصہ۔ ظالم کا دل کبھی نرم نہین ہوتا۔

شعر۔ جو شخص نیک بختون پر فدا ہوا وہ بھی نیک بخت ہوگیا۔ ہما ہمایک ہڈی کو دولت کا حکم کرتا ہے۔

خلاصہ۔ جیسے ہما اپنی ہڈی کو کھا کر اوسکو اپنا جزو بدن کرتا ہے تو نا چیز ہڈی ذات ہما ہوتی ہے پس اسی طرح جو شخص نیک بختون پر فدا ہوتا ہے وہ بھی نیک بخت ہو جاتا ہے۔

شعر۔ ایک آہ سے ہم جہان کو تہ و بالا کر سکتے ہین + (جیسے) ایک جرس قافلہ کو منزل پر پہنچا دیتا ہے۔

خلاصہ۔ مظلوم کی آہ بے اثر نہین ہوتی۔

شعر۔ دل زار پر جہان کے بوجھ کو مت رکھ + شاخ گل پر تو ہلکا گھونسلہ بنا۔

خلاصہ۔ نازک دل پر دنیا کے بوجھ کو دھر رکھنا چاہیئے۔ کیونکہ وہ اس بار گران کا متحمل نہین ہے۔

شعر۔ جو سلوک کہ تو کرتا ہے اوسمین تکلف مت کر جبکہ تو مہمان کو اپنا بنانا چاہتا ہے۔

خلاصہ۔ جب تو کسی مہمان کو اپنے اخلاص و ارادت اور پیار و محبت سے نیاز مند اور مخلص بنانا چاہتا ہے تو کسی امر مین تکلف سے تکلیف مت اوٹھا کیونکہ اخلاص و تکلف اور ناز و نیاز دو متضاد باتین ہین وہ ایک جگہ جمع نہین ہو سکتین۔

شعر۔ تجھکو ابر نیسان گوہر کا لقمہ دیگا + اگر تو صدف کیطرح اپنے منہ کو پاک کرلے۔

خلاصہ۔ صدف نے توکل وقناعت کا سبق سیکھ کر گوہر کا لقمہ پایا ہے اگر اسی طرح تو بھی
اپنے کام وزبان کو حرص وہوا۔ کذب وریا۔ دغل وفصل سے پاک وصاف کرے تو اللہ تعالیٰ
تجھے ہمیشہ کے لئے شیرین دہان بنادے گا۔

شعر۔ اے صائب جہان ایک بے مغز ہڈی ہے + اس ہڈی کو کتے کے سامنے پھینک دے۔

خلاصہ۔ صاحب کتاب اپنی ذات کی طرف مخاطب ہوکر فرماتے ہین کہ اے صائب جہان
ایک بے مغز ہڈی کی طرح بے کار چیز ہے اس بیکار شئے کو کتے کے سامنے پھینک دے کیونکہ وہ
تیرے لایق ہے اور نہ تو اوسکے قابل ہے۔

شعر۔ سوال کے شمشیر کی پیٹھ دھار سے زیادہ تیز ہوتی ہے + ہٹ اور ضد سے ہم
خاموشی کو بری خیال کرتے ہین۔

خلاصہ۔ پشت شمشیر سوال کو سائل کی خموشی فرض کرکے صاحب کتاب یہ فرماتے ہین
کہ جس طرح پشت شمشیر سے کسی کا گلا کٹ نہین سکتا اور اوس سے مذبوح کو گلا کاٹنے مین جیسی درد
تکلیف پہونچے گی وہ محتاج بیان نہین ہے۔ بس اسی طرح کریم النفس اور ارباب جود وسخا پر سائل
کی خموشی سے سخت بار گزرتا ہے اس لئے ہم ضد اور ہٹ کرکے مانگنے کو بہتر اور خاموشی کو
بدتر سمجھتے ہین۔

شعر۔ بیکاری اور توکل مروت سے بعید ہے خلق کے کندھے پر تو اپنا بار مت ڈال۔

خلاصہ۔ بیکار رہکر توکل کرنا اور مخلوق کے سہارے اپنا کام چلانا مروت کے بالکل خلاف ہے۔

شعر۔ انتہائے مطالب پر پہنچنا آسان ہے + اگر تو اپنے قدم کو گرانی کر سکے۔

خلاصہ۔ اگر سوچ سمجھکر اپنی کوشش ممکنہ سے کام لے تو بیشبہہ مطالب ومقاصد کا پورا
ہونا یقینی ایک سہل اور آسان امر ہے۔

شعر۔ ہمراہان گران جان سے تعلق قطع کرے + کیونکہ سوئی نے چوتھے آسمان پہ حضرت
عیسیٰ علیہ السلام کے دامن کو سی ڈالا ہے۔

خلاصہ۔ دنیوی تعلقات اور اوسکے متعلق زیب وزینت کے اسباب وہ اشیا جو بلا احتیاج
معاش تیری جان کے تکلیف رسان ہین انکو بہت جلد چھوڑ دے کیونکہ ایک ذرا سی سوئی نے
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو چوتھے آسمان سے آگے بڑھنے نہین دیا۔

شعر۔ بیہودہ گو زبان نے مجھکو تنگ کر ڈالا + لب خموشی نے مجھکو دار الامان تک پہنچایا۔

خلاصہ۔ بیہودہ گوئی باعث تذلیل اور فضیحت ہے اسلئے تو اوس سے ہمیشہ محترز و مجتنب رہ

شعر۔ آہ کہ مین کیسے شکر ادا کرون۔ کہ اس تیر نے ایک کشاد سے مجھکو کئی نشانون پر پہونچایا

خلاصہ۔ مین اپنی دعا صدق وصفا اور تضرع و بکا کا شکر کیسے ادا کرون کہ اس میری دعا سحری نے مجھکو ایک کشاد سے کئی نشانون یعنے میرے اپنے کئی مقاصد و مطالب پر پہونچایا یعنے مجھ ناکام کو کامیاب کیا ہے۔

شعر۔ بیکسی کی مین ہر ایک نالایق سے کیون شکایت کرون کیونکہ بیکسی نے مجھکو کس بیکیان دخدا تعالی) تک پہونچا رہا ہے۔

خلاصہ۔ مین اپنے تنگ تباہ حالی کی شکایت ہر نالایق اور ناقدرشناس سے کیون کرون کیونکہ اوس نے مجھکو تو اپنے حقیقی فریادرس تک پہونچا دیا ہے۔

شعر۔ عذر سے لب مت بند کر گناہ کے دہبے مین + دوسرا ہاتھ ہوتا ہے شرمندگی کے پسینے کو۔

خلاصہ۔ گنہگار کے چہرہ کا اشک اپنے گناہون کے عرق ندامت وخجالت سے آلودہ ہونا ایک لازمی اور معمولی بات ہے اگر سائب ہی اوسکے وہ عذر و معذرت بھی کرتے لگے تو اوسکے گناہون کی معافی کے لئے وہ ذریعہ تابد اور سوید کے معنی پیدا کرینگے۔

شعر۔ مین اپنی بے بیری سے اس باغ مین سرو کی طرح خوش ہون + کیونکہ میرے دامن پیوند سے کوئی گرہ نہین ہے۔

خلاصہ۔ دنیوی تعلقات سے مین اپنے وابستہ نہونے اور نیز اپنی بے سامانی پر سرو کی طرح اس باغ جہان مین خوش ہوان۔ کیونکہ مجھکو اپنے پیوند کے قطع و برید یعنے اہل و عیال اور لواحقین کی جدائی اور اونکے مرنے گرنے کا کوئی غم نہین ہے۔

شعر۔ اپنے کاروبار کو توکل کے سہارے مت رکھ + اپنے کام کو تو صاحب ہمت بنا

خلاصہ۔ توکل کے سہارے زندگی بسر کرنی اچھی نہین بلکہ اپنی قوت بازو سے کمانا کہانا کہلانا مردانہ کام ہے۔

شعر۔ دانتون کی چکی مجھکو دے ہین + کہ اپنی گفتگو کو ملایم بنائے۔

خلاصہ۔ انسان کا فریضہ ہے کہ وہ ہر ایک کس و ناکس سے نرمی اور ملایمت سے گفتگو کرے۔

شعر۔ اے صائب تو اوس روز ارباب حال سے ہوگا کہ جب اپنی گفتار کے موافق

اپنے کردار کو بنائے۔

خلاصہ۔ انسان کہتا سب کچھ مگر کرتا کچھ نہیں ہے۔ صاحب کتاب فرماتے ہیں کہ اے صائب ابھی تو صاحب قال ہے صاحبان حال کے درجہ پر اسوقت پہونچے گا جبکہ تیرے اعمال اقوال کے مطابق ہوجائیں۔

شعر۔ فرصت کا وحشی تیر کی طرح چٹکی و قابو سے نکل چکا ہے۔ اے غافل نہیں معلوم کہ تو چلّہ کب کھینچے گا۔

خلاصہ۔ وقت ایک قیمتی شے ہے اوس سے جسقدر ہوسکے جلد فائدہ اُٹھانا چاہیے

شعر۔ کب تک یہ بیڑی میرے پیر میں رہے گی۔ نہیں معلوم یہ ذرہ میری قبا کی پیچھے کب تک رہیگا۔

خلاصہ۔ نہیں معلوم کہ یہ دنیوی آلام و تفکرات کب تک میرے گلوگیر اور جان فرسا رہیں گے۔

شعر۔ [illegible] سلسلہ حیات ابدی ہے۔ جہان پر خط کھینچنا تیرے لئے قاعدہ کا خط ہے۔

خلاصہ۔ علایق و تعلقات دنیوی سے کنارہ کش ہونا حیات ابدی حاصل کرنی ہے

شعر۔ جوانی میں حرم کعبہ کا طواف کرنا۔ تیرے بقیہ ایام حیات کا نگہبان ہے۔

خلاصہ۔ عالم شباب میں تائب ہوکر خانہ کعبہ کی زیارت سے مشرف ہونا تیرے بقیہ ایام زندگی کے لئے عاقبت کا سامان ہے۔

شعر۔ آہ کو بلندی کی آسمان پر پہونچانی ہے۔ اس کو [illegible] رشتہ کو [illegible] دنیا [illegible]

خلاصہ۔ درد آمیز آہ پر اثر ہوتی ہے۔

شعر۔ کدو سے شراب کی بو بڑی مشکل سے دور ہوا جاتی ہے۔ بیوقوف کے سر سے مال و رتبہ کی محبت کو دور نہیں کرسکتے ہیں۔

خلاصہ۔ بیوقوف کے سر سے مال و رتبہ کی محبت ہرگز دور نہیں ہوتی۔

شعر۔ ایک بھنور کا پرندہ آسمان پر اڑ نہیں سکتا۔ بغیر حضور قلب اللہ تعالیٰ کا نام لے نہ

خلاصہ۔ یہ بالکل درست اور صحیح ہے زبان در ذکر و دل در فکر خانہ چہ حاصل زین نماز بیگانہ۔

شعر۔ تیز رفتار پیر سیدھے راستے میں (بھی) ٹھوکر کھاتا ہے + آہستہ چلنے والا سخت راستہ کو آسانی سے طے کرتا ہے۔

خلاصہ۔ سوچ سمجھ کر جو کام کیا جاتا ہے وہ اچھا ثابت ہوتا ہے۔

شعر۔ خاکساری سے زبردست لوگ سربلند ہوتے ہیں + کوتاہ دامنی گناہ شخص کو زیب دیتا ہے۔

خلاصہ۔ خاک کو خاکساری زیب دیتی ہے + بالکل ٹھیک کہا ہے۔

ع خاک کو خاکساری چاہیئے۔

شعر۔ اے صائب جیسا ایک پرندہ قفس میں اپنا دن کاٹتا ہے + دل آگاہ کو بہت زیادہ وحشت ہوتی ہے۔

خلاصہ۔ عاقلوں کے لئے دنیا قید خانہ ہے۔

شعر۔ سخت دوران کے ساتھ زمانہ زیادہ چرب و نرمی کرتا ہے (جیسے) ہڈی کا مومیائی سے کچھ اور ہی پیوند ہوتا ہے۔

خلاصہ۔ جیسے ہڈی اور مومیائی کا باہم وصل و مواصلت کا اتفاق ہے اوسی طرح زمانہ کو سخت گیر والے ظالموں کے ساتھ نسبت و تناسب ہے۔

شعر۔ سادہ دلی سے چشم بد میں تو آپ اپنے کو خرچ مت کر + آئینہ کی طرح میرے جیوں اپنی حفاظت کر۔

خلاصہ۔ انسان کو اپنی نمود و نمائش اور زینت و آرائش کا دلدادہ نہ ہونا چاہیئے۔

شعر۔ جو شخص کہ خلق کی نیک و بد سے فراموش ہو گیا + اپنی ذات کو بھی نیک و بد سے محفوظ رکھا۔

خلاصہ۔ یہ بالکل سچ ہے اس گنبد گردوں میں جو جیسی کہے ویسی سنے۔

شعر۔ اہل حسد کے حسد وہ اثر کرتا ہے اے صائب۔ جیسا کہ جلنے والی آگ اپنی ذات کو جلاتی ہے۔

خلاصہ۔ حاسد کا حسد پہلے خود اوسکو خراب کرتا ہے۔

شعر۔ اگر خاطر جمع چاہتا ہے تو دولت سے صلح کر لے + کیونکہ خواب امن [illegible] دولت کی آنکھ لگی ہوئی ہے۔

اپنے کردار کو بنائے۔

خلاصہ۔ انسان کہتا سب کچھ مگر کرتا کچھ نہیں ہے۔ صاحب کتاب فرماتے ہیں کہ اے صائب ابھی تو صاحب قال ہے صاحبان حال کے درجہ پر اسوقت پہونچے گا جبکہ تیرے اعمال اقوال کے مطابق ہو جائیں۔

شعر۔ فرصت کا وحشی تیر کی طرح جھکی دقا بو سے نکل چکا ہے۔ اے غافل نہیں معلوم کہ تو جلد کب کھینچے گا۔

خلاصہ۔ وقت ایک قیمتی شئے ہے اوس سے جسقدر ہو سکے جلد فائدہ اُٹھانا چاہیے۔

شعر۔ کب تک یہ بیڑی میرے پیر میں رہے گی۔ نہیں معلوم یہ زرہ میری قبا کے پیچھے کب تک رہے گا۔

خلاصہ۔ نہیں معلوم کہ یہ دنیوی آلام و تفکرات کب تک میرے گلو گیر اور جان فرسا رہیں گے۔

شعر۔ دنیا سے الگ ہونا تیرے لئے حیات ابدی ہے۔ جہاں پر خط کھینچنا تیرے لئے نجات کا خط ہے۔

خلاصہ۔ علائق و تعلقات دنیوی سے کنارہ کش ہونا حیات ابدی حاصل کرنی ہے۔

شعر۔ جوانی میں حرم کعبہ کا طواف کرنا۔ تیرے بقیہ ایام حیات کا نگہبان ہے۔

خلاصہ۔ عالم شباب میں تائب ہو کر خانہ کعبہ کی زیارت سے مشرف ہونا تیرے بقیہ ایام زندگی کے لئے حفاظت کا سامان ہے۔

شعر۔ آہ کو درد مندی آسمان پر پہنچاتی ہے۔ اس کوتاہ رشتہ کو پیچ و تاب زیادہ تر بڑھاتا ہے۔

خلاصہ۔ درد آمیز آہ پر اثر ہوتی ہے۔

شعر۔ کدو سے شراب کی بو بڑی مشکل سے دور ہوتی ہے۔ بیوقوف کے سر سے مال و رتبہ کی محبت کو دور نہیں کر سکتے ہیں۔

خلاصہ۔ بیوقوف کے سر سے مال و رتبہ کی محبت ہرگز دور نہیں ہوتی۔

شعر۔ ایک بازو کا پرندہ آسمان پر اُڑ نہیں سکتا۔ بغیر حضور قلب اللہ تعالیٰ کا نام لے۔

خلاصہ۔ یہ بالکل درست اور صحیح ہو زبان در ذکر دل در فکر خانہ چہ حاصل زین نماز بیگانہ۔

شعر۔ تیز رفتار پیر سید ہے ساتھ بین (دیکھو) ٹھوکر بین کہاتا ہے + آہستہ چلنے والا سخت راستہ کو آسانی سے طے کرتا ہے۔

خلاصہ۔ سوچ سمجھکر جو کام کیا جاتا ہے وہ اچھا ثابت ہوتا ہے۔

شعر۔ خاکساری اسے زبردست لوگ سربلند ہوتے ہیں + کوتاہ جامہ کوتاہ شخص کو زیب دیتا ہے۔

خلاصہ۔ خاکی کو خاکساری زیب دیتی ہے یہ بالکل سچ کہا ہے۔

ع خاک کو خاکساری چاہیئے۔

شعر۔ اے صائب جیسا اک پرندہ قفس میں اپنا دل کہاتا ہے + دل آگاہ کو دنیا سے زیادہ وحشت ہوتی ہے۔

خلاصہ۔ عاقلون کے لئے دنیا قید خانہ ہے۔

شعر۔ سخت رویون کے ساتھ زمانہ زیادہ چرب و نرمی کرتا ہے (دیکھو) ہڈی کا مومیائی سے کچھ اور ہی پیوند ہوتا ہے۔

خلاصہ۔ جیسے ہڈی اور مومیائی کو باہم وصل و مواصلت کا تعلق ہے اوسی طرح زمانہ کو سخت گیر و ظالمون کے ساتھ خاص نسبت و تناسب ہے۔

شعر۔ سادہ دلی سے چشم بد مین تو آپ اپنے کو خرچ نکر + آئینہ کی طرح نمد سے اپنی حفاظت کر۔

خلاصہ۔ انسان کو اپنی نمود و نمائش اور زینت و آرائش کا دلدادہ نہونا چاہیئے۔

شعر۔ جو شخص کہ خلق کی نیک و بد سے خاموش ہوگیا + اپنی ذات کو بھی نیک و بد سے محفوظ رکھا۔

خلاصہ۔ یہ بالکل سچ ہے اس گنبد گردون بین جو جیسی کہے ویسی سنے۔

شعر۔ اہل حسد سے حسد وہ اثر کرتا ہے اے صائب + جیسا کہ جلانے والی آگ اپنا ذات کو جلاتی ہے۔

خلاصہ۔ حاسد کا حسد پہلے خود اوسکو خراب کرتا ہے۔

شعر۔ اگر خاطر جمع چاہتا ہے تو دولت سے صلح کر لے + کیونکہ خواب امن سے محروم دولت کی آنکھ لگی ہوئی ہے۔

خلاصۂ۔ دولت موجب حیرانی و پریشانی اور باعث پراگندگی خاطر ہے۔

شعر۔ مظلوموں کی آنکھوں سے کسقدر خون کی دریا جاری ہوتے + اگر رشوت عمل کے بدلے کی آنکھون کو بند کرتی۔

خلاصۂ۔ اگر رشوت مظلوم کی دادرسی نکرنے دیتی تو اونکی آنکھون سے خون کے دریا بہتے

شعر۔ اے صائب تلخ شراب بعد مین عیش شیرین کا مزہ دیتی ہے + نصیحت کے تلخ شراب سے سرمست بہیر۔

خلاصۂ۔ جیسے تلخ دوا فائدہ دیتی ہے اوسی طرح تلخ نصیحت کا نتیجہ بھی اچھا ہوتا ہے۔

شعر۔ اگر تیرا اختیار بدنشین ہوجائے تو کمی نقش کا گلہ مت کر۔ کیونکہ نقش کے موافق نظر بدسیان قابو مین رہتی ہین۔

خلاصۂ۔ صاحب امارت ہوکر نشانہ ملامت بننے سے تجکو اپنی عسرت و تنگ حالی پر قانع اور شاکر رہنا ہی بہت اچھا ہے۔

شعر۔ اگر تو چاہتا ہے کہ تیرا کوئی عیب جو نہو + تو نگینہ کی طرح ہر ایک نقش و نگار سے راضی نہوا کر۔

خلاصۂ۔ جیسے نگینہ اپنے نام و نمود کی خواہش میں نقش و نگار سے راضی ہوکر نشانہ ملامت بنا ہے اوسی طرح تو بھی رنگ و لباس کی خواہش مین اپنی سادگی سے بدنام نہو۔

شعر۔ تیرون سے بہری ترکش رنگین لباسی سے ہدف بنی + لڑکون کی طرح جامہ رنگین کی خواہش کیون کرنی چاہیے۔

خلاصۂ۔ جیسے ترکش کو اوسکی رنگین لباسی نے ہدف بنایا ہے۔ اوسی طرح تو بھی بیفائدہ رنگین لباسی کی طفلانہ خواہش مین نشانہ ملامت (بدنام) نہو۔

شعر۔ خلق کی نظرون سے اپنے گوشہ تنہائی کو پردہ مین رکہہ + کمند وحدت کو شیرازہ صحبت نہ بنا۔

خلاصۂ۔ عالم تنہائی بہت اچھی ہے اوسکو تو اختیار کرے۔

شعر۔ بے پردہ طاعت کا فساد گناہ سے بڑہ کر ہے + مخلوق کی نظرون سے تو اپنی عبادات کو گناہون کی طرح پوشیدہ رکہہ۔

خلاصۂ۔ ریاکاری بدتر از گنہگاری کی مصداق صحیح ہے۔

شعر۔ بے شعور گواہ سچے دعوے کو (بھی) جھٹلا دیتا ہے۔ نا مقبول عذر گناہ کو ثابت کرتا ہے۔

خلاصہ۔ نادان اور بیوقوف گواہ کی گواہی سے سچا دعویٰ جھوٹا اور ناقابل قبول عذر و معذرت سے اُلٹا گناہ ثابت ہوتا ہے۔

شعر۔ استقلال سے ہم دشمنوں پر فتح پا سکتے ہیں + ایک نشانہ کئی تیروں کو خاک پر گرا دیتا ہے۔

خلاصہ۔ جیسے نشانہ اپنی استقلال سے کئی تیروں کو خاک پر گرا دیتا ہے اوسی طرح ہم بھی اپنے مستقل ارادوں اور ذاتی ہمت و جرات سے دشمنوں کو پسپا (مغلوب) کر سکتے ہیں۔

شعر۔ حلال رزق کو کفران نعمت حرام کرتا ہے + بچہ چھاتیوں کے کاٹنے سے (جیسے) دودھ کو خون (حرام) کرتا ہے۔

خلاصہ۔ بچہ اپنی ماں کی چھاتیوں سے دودھ پیتے پیتے جب اوسکو کتر کر چھاتی کا خون دودھ میں ملاتا ہے تو حلال دودھ حرام ہو جاتا ہے اسی طرح نعمت کی ناشکری بھی حلال رزق کو حرام کراتی ہے۔

شعر۔ مال کی فکر میں خلق اسقدر گئے۔ کہ زمین مثل قارون کو جگہ تنگ ہو گئی۔

خلاصہ۔ قارون (جو مال و متاع کا دلدادہ تھا) حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں اللہ تعالیٰ کے حکم کے موافق اپنے مال کی زکوٰۃ نہ دی تو اللہ تعالیٰ اوس پر اپنا غضب نازل فرما کر اوسکو زمین میں دھنسا دیا۔ صاحب کتاب فرماتے ہیں کہ خلق مال کی خواہش و تمنا میں رات دن یکے بعد دیگرے قارون کی تلاش میں اسقدر زمین میں چلے جا رہے ہیں کہ قارون کو بھی زمین میں چھپنے کیلئے جگہ تنگ ہو گئی۔

شعر۔ اس باغ میں بے حاصلی سے سرو کی طرح تو موافقت کر + کیونکہ یہاں درخت کو سوائے خالی ہاتھ ہونے کے کچھ بھی حاصل نہیں۔

خلاصہ۔ جب اس بیوفا دنیا کی دولت حشمت سے کچھ بھی ہمارے ساتھ نہیں آتا ہے تو پھر ہماری اپنی افلاس کی زار نالی محض بیکار ہے پس ہم کو صبر و شکر اور اپنی تقدیر ازلی پر ہر طرح قانع اور شاکر رہنا چاہیئے۔

شعر۔ عالم تنہائی سے ہمارا رنجیدہ دل خوش ہوتا ہے + خالی خُم میں شراب کی طرح ہمارا

دل جوش مارتا ہے۔

خلاصہ۔ انسان ضعیف البنیان کو اپنی اصلاح معاد اور فلاح عقبیٰ کے لئے عالم تنہائی کی بیحد ضرورت ہے تاکہ اس سے اوسکا مخزن دل۔ رموز قدرت نکات معرفت سے آشنا ہوکر عالم علوی کی سیر و سیاحت سے احتراز روحانی حاصل کرنے کی قدرت پیدا کرے۔

شعر۔ اطاعت کی جگہ طاعت نکر۔ آدمیونکے دل پر عبادت کو گران نہ بنا۔

خلاصہ۔ اطاعت کی جگہ اسلئے عبادت کرنی مناسب نہین ہے کہ آدمیون کے دل پر بے موقع عبادت کا بار گذرتا ہے۔

شعر۔ آدمیون کی بہلائی مین مت جا اگر جانا ہی ہے تو طاعت کی فضیلت کو عبادت سے کم خیال نہ کر۔

خلاصہ۔ موقع اور محل کے اعتبار اور لحاظ سے طاعت اور اطاعت کا خیال ضروری ہے۔

شعر۔ کہانا کہانے کے وقت وظیفہ اور نماز چہوڑ دے اور جماعت کے دلکو انتظاری کا رنج مت پہونچا۔

خلاصہ۔ نماز اور وظیفہ کے سلسلے سے کہانا کہانے کے وقت ایک جماعت کو اپنا منتظر رکہکر رنجیدہ کرنا مناسب نہین ہے۔

شعر۔ اگر تو خدائے تعالیٰ کو سننے والا جانتا ہے تو ذکر خدا کے لیئے تلاوت کو بلند مت کر۔

خلاصہ۔ جب تو خدائے تعالیٰ کو سمیع اور بصیر جانتا ہے تو چیخ چیخ کر تیرا پڑہنا ایک فعل عبث ہے۔

شعر۔ خلق کی گفتگو پر تو ہرگز عیب نہ لگا۔ جب تو بہی زبان و دہان خلق کے قریب پہونچ گیا ہے تو اپنی باری کا بہی خیال رکہ۔

خلاصہ۔ اگر تو کسی کا عیب کریگا تو یقین رکہہ کہ تیرا عیب بہی ضرور ثابت ہوکر رہیگا۔

شعر۔ کیا تجہکو مہمانی کا ختم کرانا لازم ہے۔ جس محفل مین تو جائے دہان تلاوت کو ختم کر

خلاصہ۔ موقع و محل کے اعتبار سے تیری تلاوت یقیناً اکثر لوگون کے بار خاطر گذریگی اسلئے تیری اس حرکت سے اوس درہم برہم ہوجائے گی۔

شعر۔ احباب کے ساتھ اخلاق سے شیر و شکر کی طرح ملا جلا رہو۔ ترش روئی مخالفت اور مہمت کے حلق کو تلخ نہ بنا۔

خلاصہ۔ مجسم اخلاق حسنہ اور مخلوق کا ہردلعزیز بنا رہو۔

شعر۔ بے خبروں کی طرح مناسبت سے غافل نہ رہو + غلو بیتوں مین اہل صحبت کو جمع نکر۔

خلاصہ۔ بیہودہ آدمیوں کی طرح تو اپنی گران بہا اوقات کو بیہودگی مین صرف نکر۔

شعر۔ جس ضیافت مین مالدار لوگ ہوں سبلہ ابصاعت فقیروں کے لیے شکنجہ ہے۔

خلاصہ۔ تونگروں کی دعوت کا مقام غریب مفلسوں کے لیے سخت تکلیف دہ ہے۔

شعر۔ جو بزرگ ارباب حاجت کے مانع ہوتے ہیں + دولت کو لکڑی سے اپنی دہلیز سے ہانکتے ہیں۔

خلاصہ۔ محتاجوں کو اپنے ہان سے نکال دینا دبا کی باعث ہے۔

شعر۔ انصاف کر۔ انصاف سے جو ایک ساعت میں حاصل ہوتا ہے + عبادت کرنے والوں کو وہ ستر سال مین بھی نصیب نہین۔

خلاصہ۔ ایک لحظہ کا انصاف ستر سال کی عبادت سے افضل اور اکمل ہے۔

شعر۔ اے صاحب مجھکو گمنامی وحدت سے کثرت کی طرف کھینچتی ہے ورنہ تنہائی کا گوشہ شہرت کا کمین گاہ ہے۔

خلاصہ۔ گمنامی باعث شہرت ہے۔

شعر۔ اس زمانے مین ساری صحبتین بانجھ ڈنا پیکا ہین + کنارہ کش ہوجا اور تنہائی کو غنیمت خیال کر۔

خلاصہ۔ مصاحبوں کی مصاحبت سے جب تجھکو نجات مل گئی ہے تو اس موقع کو غنیمت جانکر عالم تنہائی سے فائدہ اٹھالے۔

شعر۔ جینا تک تو ذکر خیر کرسکتا ہے + آسودگان خاک کی برائی نکر۔

خلاصہ۔ مردوں کی برائی کرنی اچھی نہین۔

شعر۔ جیسا کہ گلاب کے درخت سے پہول جھڑ جانے کے بعد کانٹا باقی رہجاتا ہے اوسی طرح جوانی سے بہت ساری حسرتین باقی رہ جاتی ہین۔

خلاصہ۔ جوانی کا انجام باعث حسرت ہوتا ہے یہ بالکل ہی سچ ہے۔ جوانی شد وزندگانی نماند۔

شعر۔ آہ افسوس اور تلخ آنسو اور حسرت کا داغ + وہ جو کچھ عمر تیز رفتار سے

باقی رہ جاتا ہے۔

خلاصہ۔ عمر تیز رفتار کے گذر جانے کے بعد اوسکا بجز رنج و غم۔ اور افسوس و الم باقی رہ جاتا ہے۔

شعر۔ ہمارے امید کی ڈوری کی حقیقت مکڑی کے جالے سے بڑھکر نہیں + ہمارے بعد ہمارے نشانیاں در و دیوار پر جو باقی رہ جاتی ہیں۔

خلاصہ۔ ہماری یادگاریں اور ہماری دلچسپیوں کی حقیقت۔ مکڑی کے جال سے بھی بہت کمزور اور ناپائدار ہیں۔

شعر۔ مطلب کا ڈھونڈھنے والا محروم ہی رہتا ہے + گل چین کے ہاتھ مین گلشن سے کانٹا باقی رہ جاتا ہے۔

خلاصہ۔ خود غرض اور مطلب جو ہمیشہ محروم ہی رہا کرتا ہے۔

شعر۔ کوئی کام ہماری کوشش سے کوہ کن کی طرح نتیجہ پیدا نہیں کیا۔ اوسی کا وقت اچھا ہے جس سے کچھ آثار باقی رہ جائیں۔

خلاصہ۔ جو شخص اپنی زندگی کے بعد دنیا میں اپنی نیکی اور کار خیر اور صدقہ جاریہ کے یادگاریں چھوڑ جائے تو اوسکی زندگی کارآمد اور نتیجہ بخش ثابت ہوتی ہے۔

شعر۔ عمل سے ہم بدنصیبوں کو کچھ بھی حاصل نہیں + قلم کی طرح ہم سے صرف نصیحت ہی نصیحتیں باقی رہ جاتی ہیں۔

خلاصہ۔ چونکہ انسان کہتا سب کچھ مگر کرتا کچھ بھی نہیں + اسلیے ہم قلم کیطرح صرف ناصح ہی ناصح ہیں اگر عامل ہوجائیں تو کچھ فائدہ اُٹھا سکتے ہیں۔

شعر۔ مالدار کی رحلت کے وقت اوسکے اپنے ہاتھ مین درہم و دینار کی گنتی کے افسوس کا زنگ باقی رہ جاتا ہے۔

خلاصہ۔ مالدار دنیا سے خالی ہاتھ نہیں جاتا بلکہ درہم و دینار کی گنتی کا زنگ اور اور اوسکے بروئے مفت چھوڑ جانے کا رنج و ملال اپنے ساتھ لے جاتا ہے

شعر۔ دنیا کی لطائف اور عیش و عشرت کے مزے اوٹھانے مین صدہا بڑی طرح کی ہوئی ہیں۔ اسکے مصائب (جیسے) درخت پر پھل سے پتے زیادہ ہوتے ہیں۔

خلاصہ۔ دنیا کے عیش و عشرت مین صدہا مصائب تکالیف اُٹھانے پڑتے ہیں۔

شعر۔ خاموشی سے جان گویا کو محیط معرفت کر، مچھلیون کی طرح جان بے نفس سے دریا کی سیر کر۔

خلاصہ۔ خاموشی راہ نمائے راہ معرفت و حقیقت ہے اگر انسان خاموشی اختیار کرے تو اوسکے دل اسرار منزل پر رموز حقیقت اور اسرار معرفت کے نکات کا اظہار اور انکشاف ہوتا ہے۔

شعر۔ تیری ہر نظر مین ایک مبارک پرندہ شکار بنے گا، اگر تو عبرت کے راستے مین تماشے کے جال کو بچھائے۔

خلاصہ۔ اگر تو اس دنیائے فانی کے ہر ایک شئے کو عبرت کی نظر سے دیکھے تو تیری ہر نظر نصیحت کے گوہر شب چراغ معنے سے منور اور مجلی ہوگی۔

شعر۔ تعلق رکہکر دنیا کا ترک کرنا بیفائدہ ہے، مع رشتہ بریا کی آزادی خود اوکی گرفتاری ہے۔

خلاصہ۔ جیسے پیر اور بازو باندہے ہوئے پرندے کی آزادی اوسکے حق مین مفید نہین ہوتی ہے اسی طرح دنیا سے تعلق قایم رکہکر دنیا ترک کرنا ہمارے لئے کوئی نتیجہ ہے اور نہ کچھ فائدہ۔

شعر۔ تیری خاموشی کی مہر کے لئے جنت در بستہ ہوگی، خاموشی ہی اوسکے چھپے ہوئے چہرہ کو منور کرے گی۔

خلاصہ۔ خرافات اور فضولیات سے زبان کو پاک و صاف رکہنے کی غرض ہے اگر تو خاموشی اختیار کرے تو اوسکے معاوضہ مین تجہکو ایسی جنت سرفراز ہوگی کہ جو تیرے ہی لئے تیار کرکے محفوظ رکہی گئی ہو۔

شعر۔ اگر تو اس باغ جہان مین گوش ہوش سے سنے، تو تجہکو غنچہ خاموشی کی سوز زبان سے نصیحت کرتا ہے۔

خلاصہ۔ اگر تو گوش حق نیوش سے سنے تو تجہپر ثابت ہو جائے گا کہ غنچہ کی یہ سوز زبانین حقیقتاً زبان حال سے تجہکو خاموشی کی ہدایت اور نصیحت کر رہی ہین۔

شعر۔ رشتہ کی طرح تو غافل ہے۔ زمانہ کے معشوقون کی – ہم آغوشی سے تجہکو بانکی کا رنج حاصل ہے۔

خلاصہ۔ جیسے رشتہ نے گوہر ابدار کی ہم آغوشی کی تمنا مین بٹ کر باریک ہونے کا رنج اُٹھایا ہے اسی طرح تجھکو بھی معشوقون کی مواصلت ضرور ضرور پہونچا کرے گی اسلئے تو اپنی خام خیالی کو چھوڑ دے۔

شعر۔ جہان کی بادشاہت کو فقر بے قدر کر دیتا ہے + ادہم کے لڑکے کو ملک کی تمنا (باقی) نہین رہی۔

خلاصہ۔ فقر و قناعت سے فارغ کے نظر و خیال میں دنیا کی دولت و حشمت ہیچ اور بالکل ہیچ ہے۔

شعر۔ نفس جب مطیع ہوگیا تو حافظانہ کام کرتا ہے۔ جب چور کوتوال بنا تو جہان مین امن پھیلاتا ہے۔

خلاصہ۔ نفس جو درحقیقت چور ہے۔ جب یہ چور خود ہی نگہبان ہو جائے تو پھر دنیا مین امن ہی امن ہے۔

شعر۔ گناہ کو چھوٹا مت خیال کر کیونکہ ایک گناہ بڑا ہی ہوتا ہے۔ ایک گیہون کے دانے نے آدم کو جنت سے باہر نکال ڈالا۔

خلاصہ۔ گناہ آخر گناہ ہی ہے چھوٹا اور بڑا نہ سمجھنا چاہیئے + کیونکہ ایک گیہون کے دانے نے ابو البشر حضرت نبینا آدم علیہ السلام کو اونکے اپنے وطن مالوفہ یعنے خلد برین سے آخر نکال کر ہی رہا۔

شعر۔ ممکن نہین کہ نیکون کی صحبت اثر پذیر نہو + شبنم کے قطرہ کو پھول ہی نے آفتاب تک پہونچایا ہے۔

خلاصہ۔ جیسے شبنم کے قطرہ کو پھول کی صحبت آفتاب کی قربت کا باعث ہوئی اسی طرح ہر نیک شخص کی صحبت اپنا نیک اثر ظاہر کیے بغیر نہین رہتی ہے۔

شعر۔ ایک سانس سے جہان کو روشن کرنا ممکن ہے + جو شخص صبح کے جیسا آہستہ سانس لے۔

خلاصہ۔ جو شخص کہ غور و خوض سے کام لے تو ممکن ہے کہ اوس ایک کی فکر و تامل سے دنیا کی ساری مشکلین آسان ہو جائین۔

شعر۔ مشکل ہے کہ حق اپنے مرکز پر نہ پہونچ جائے۔ دیو کے ہاتھ مین سلیمان علیہ السلام

کسی نگہو علی کو قرار نہین ہوتا۔

خلاصہ۔ سچ کو ہزار جھٹلاؤ وہ کبھی جھوٹ نہین ہوسکتا + حق حق ہی ہوتا ہے ناحق کبھی حق نہین ہوتا۔

شعر۔ عقل اوس شخص کو سزاوار ہے کہ جو شرم کی تر دستی سے + مرہم کی پیشانی سے شرمندگی کی گرد کو صاف کرے۔

خلاصہ۔ زیور عقل اوس عقلمند ہی کے لیے زیبا ہے جو گناہگارون کے جرم و خطا کو معاف کرتا رہے۔

شعر۔ ارباب تجربہ سے اہل عالم کو تکلیف نہین پہونچا کرتی۔ عیسیٰ علیہ السلام کے حق سے مریم کو اور بھی آسانی سی ہوگئی۔

خلاصہ۔ دنیا کے تعلقات ترک کرنے والوں سے دنیا دارون پر ہرگز کوئی بار نہین پڑتا۔

شعر۔ کمینے سے دولت بہت جلد منہ موڑ لیتی ہے۔ سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی نے دیو کو جیسے بیقرار کر رکھا تھا۔

خلاصہ۔ جیسے حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی کو پہن کر دیو مضطرب الحال ہوگیا تھا اوسی طرح کمینہ کو دولت بیقرار کرکے اوس سے منہ موڑ لیتی ہے۔

شعر۔ اگر احسان کے ہاتھ سے دلون کا مرہم تو نہین بن سکتا ہے تو خیر کبھی تو اپنی ہر دل عزیزی سے اہل عالم کو تسلی ہی دیا کر۔

خلاصہ۔ اگر سلوک اور احسان نہین کرسکتا ہے تو خیر پریشان مخلوق کی دلجوئی ہی کیا کر۔

شعر۔ تمام سال مین دانہ افشانی کے صرف یہی دس دن ہین + ایام محرم کو غفلت مین (کھیتی) کھو نہ دینا۔

خلاصہ۔ الف۔ حسینؑ کے غم مین جسقدر تم اپنی آنکھون سے آنسو کے قطرے ٹپکاؤگے اللہ تعالیٰ تمہارے جرم و خطا کو دھو دینے کے لئے ہر ایک آنسو کے قطرہ کو ایک ایک دریا بنا دیگا۔

ب۔ حسینؑ کے غم مین جسقدر تم اپنی آنکھون سے آنسو کے قطرے بہاؤگے اللہ تعالیٰ تمہارے ہر ایک قطرۂ آنسو کے بدل جنت اعلیٰ مین تمہارے لئے ایک ایک موتی کا محل بنائیگا۔

شعر۔ صاحب دولت مین غرور سے جاتا رہتا ہے + جیسے نقرا دہم کے لڑکی کے دل کو دنیا سے فارغ کر دیا تھا۔

خلاصہ۔ فقر وقناعت دنیا کی محبت اور منزلت کو ہیچ کردیتی ہے۔

شعر۔ ایام جوانی کو سیاہ کاری میں ہرگز صرف نکر + کہاری زمین میں آب حیات کو خرچ مت کر۔

خلاصہ۔ جوانی کو سیاہ کاری میں صرف کرنا ایسا ہے جیسے آب حیات کو کہاری زمین میں صرف کرنا۔

شعر۔ خاموشی کے پتھر سے تیغ زبان کی نگہبانی کر + اگر تو ہمیشگی کی درجہ جنت کا خواہان ہے۔

خلاصہ۔ اگر اس دارالمحن کے مصائب اور آلام اٹھانے کے بعد آرام گاہ جاودانی میں پہونچ جانا چاہتا ہے تو خاموشی اختیار کر۔

شعر۔ شراب کا اشتغال چھوڑ دے کیونکہ خوشنا پھول کے ساتھ (جیسے) خزان کی زردی ہے اوسی طرح شراب کے لئے بھی۔

خلاصہ۔ شراب کی نشہ کے بعد اوس کا خمار اعضا شکن اور جان فرسا ہے۔

شعر۔ ضعیفون کا دل اللہ تعالی کی حفاظت سے مضبوط ہوجاتا ہے + شیر کا ڈر جیسے نیستان کا محافظ ہوتا ہے۔

خلاصہ۔ کم زور اور بے سہارا اگر خدائے تعالی کا سہارا ڈھونڈہ لے تو پھر اوسکو کوئی نقصان نہین پہونچا سکتا ہے۔

شعر۔ گنہگار کی جان کو جسم سے کوئی رنج نہین پہونچا کرتا + جیسے قتل کا خوف قیدخانہ کو پسند کراتا ہے۔

خلاصہ۔ گنہگار کی جان کو جسم سے کوئی تکلیف وضرر کا اندیشہ نہین۔

شعر۔ کرگس کو زندگی سے مردار کہانے کے سوائے کچھ بھی حاصل نہین + نادان کو اوسکی لمبی چوڑی عمر سے کیا فائدہ ہے۔

خلاصہ۔ نادان اگر گدہ اور چیل کی طرح ہزار برس بھی زندہ رہے تو اوسکی درازی عمر سے کچھ بھی نتیجہ نہین نکلتا ہے۔

شعر۔ ہمت کا دعوی اوس گروہ کو سزاوار ہے + جو تما احسان کو پیشانی کی گرہ سمجھین۔

خلاصہ۔ احسان کرکے اسکو کبھی زبان پر نہ لائین اور احسان کے اظہار کو معیوب خیال کرین ایسے لوگ اہل ہمت ہین۔

شعر۔ مرنے کے وقت اوس شخص کے حسرت کی آنکھ پیچھے لگی رہے گی۔ جس نے اپنا مال خود ہی اپنے آگے بھیج دیا ہو۔

خلاصہ۔ جو شخص اپنے مال و متاع کو اپنے سفر اور کوچ سے پہلے ہی منزل مقصود پر پہونچا دیا ہو تو وہ کیوں افسوس کی نظر سے اپنے پیچھے تکنے لگے گا۔ یعنے مرنے کے پہلے ہی زاد آخرت کا انتظام کر چکا ہو تو ایسا شخص ہرگز افسوس نہین کرتا۔

شعر۔ منزل آرا سے دلجوئی اور ہمدردی کی توقع نکر۔ کیونکہ انکے دست و دل کی طاقت اور قدرت منزلون کی تعمیر ہی مین صرف ہوگئی ہے۔

خلاصہ۔ گہرون کی تعمیر کرنے والے اپنی ساری ہمت اور قدرت کو جب گہرون کی تعمیر ہی مین صرف کر دیتے ہین تو اون سے پہر دلسوزی اور دلجوئی کی توقع رکہنی محض بیکار اور بالکل بے سود ہے۔

شعر۔ دامن شب کو چہوڑنا ہے عرض مطالب کے وقت۔ کیونکہ دامن شب کشتی دل کی بادبان ہے۔

خلاصہ۔ فیضان شب بیداری اور آثار اجابت وعار سحری محتاج بیان نہین ہین۔

شعر۔ بیدردون سے اپنے درد کے علاج کی امید رکہنی ایسی ہے۔ جیسے کوئی شخص بہیرتن چبہے ہوئے کانٹے کو بچہو کے ڈنک سے نکال رہا ہے۔

خلاصہ۔ سچ ہے۔ بے درد درد کو کیا جانتا ہے۔

شعر۔ ستارون کے شوخ دیدون سے مین بیقرار ہون۔ کسی خرمن مین نہ جہپا رہا اگر نہ بچا لیتا

خلاصہ۔ (الف) صاحب کتاب اللہ تعالیٰ کی طرف مخاطب ہوکر یہ عرض کرتے ہین کہ اے میرے اللہ میری شب بیداری پر یہ آسمانی ستارے رشک و حسد سے مجہکو گہور گہور کر دیکہ رہے ہین۔ دوسرون کو ان ستارون کے شوخ دیدون کی نظر حسد و رشک سے تو بچا لیتا۔

(ب) عاشق صادق اپنے معشوق کی یاد اور آتش فراق کی اُلجہن اور بیقراری سے بیقرار ہوکر رات کو جاگتے اور اختر شماری کرتے ہوئے ستارون کے شوخ دیدون پر اوسکو دیکہ کر یہ کہتا ہے کہ اے شوخ نظر ستارو تمہاری حاسدانہ نظرین مجہکو نہایت ہی بُری معلوم ہوتی ہین۔ تمہاری ان شوخ دیدون کی چنگاریون سے اللہ تعالیٰ اور خرمنون (دلون) کو جلنے سے بچائے۔

شعر۔ صحبت غنیمت ہے جب ہم سب باہم مل گئے ہین۔ نہین معلوم کہ پہر اس تختہ کے ٹکڑے باہم کب ملین۔

خلاصہ۔ صحبت اور یکجائی نہایت غنیمت ہے۔
شعر۔ سوکھی روٹی پر قناعت کرتا کہ تو بے آرزو ہو جائے، کیونکہ مختلف نعمتوں کیلئے مختلف خواہشین بھی ہین۔
خلاصہ۔ خشک روٹی پر قناعت کرنی بہتر ہے کیونکہ جسقدر نعمتین ہین اوسی قدر آرزو اور تمناؤنکی ہجوم ہے۔
شعر۔ اس دنیا مین صرف ایک لحظہ کا صبح کی طرح تو مہمان ہے، تلخ حلق والون کے حلق کو شیرین دہان بنا۔
خلاصہ۔ جب ہمارا دنیوی قیام بالکل ناقابل اعتماد اور نقش بر آب ہے تو ہم کو لازم ہے کہ غم دیدہ ستم کشیدہ لوگون سے خلق و محبت اور حلم و مروت سے پیش آئین۔ اور ہر طرح اونہین انکی دلخوش رکہین۔
شعر۔ اے سیاہ دل خانہ سازی کو خود سازی سے بدل دے، کیونکہ خاکبازی سے سوا گرد کدورت کے کچھ بھی حاصل نہین ہوتا۔
خلاصہ۔ مٹی کے کہیل مین اتہہ پاؤن۔ جسم و لباس میلے اور خراب ہوتے ہین تو پہر کیون تو ایسا کہیل کہیلتا ہے۔
اے غافل خانہ سازی چہوڑ اور خود سازی کیطرف توجہ کر اپنی اصلاح معاد کی فکر کر۔
شعر۔ جو شخص مجھکو ٹیڑہی نظر سے دیکھے مین اوس کا ممنون احسان ہوتا ہون کیونکہ تیر نشانہ کیلئے رحمت کی ہیبت کا حکم رکہتا ہے۔
خلاصہ۔ نشانہ کے حق مین ٹیڑہا تیر جیسے رحمت کا موجب ہوتا ہے اسی طرح جو شخص مجھکو ٹیڑہی نظر سے دیکھے تو مین اوسکی زد سے محفوظ رہنے کا ممنون ہوتا ہون۔
شعر۔ عالم پیری مین ندامت کے آنسو بہانے سے مرغ رکہہ صبح کے پانے سے رات کے نشہ کو توڑ ڈال۔
خلاصہ۔ عالم شباب کے جرم وخطا کی سیاہی کو عالم پیری مین عرق ندامت اور خجالت سے دہو ڈال۔ یعنے جب تو بوڑہا ہوگیا تو رات دان ہردم و لحظہ توبہ اور استغفار کے کلمون کے سوائے اپنی زبان سے اور کوئی کلمہ و کلام نہ نکالا کر۔
شعر۔ ہماری نظر مین دنیا کا کچھ مرتبہ نہین، ہم اوسکو نہین دیکھتے ہین جو ہمین نہ دیکھے۔

خلاصہ۔ سچ ہے تو ہم کو نہ دیکھے ہم اوسکو کیون دیکھین+ دنیا اور ما فیہا ہماری نظر مین ہیچ ہے۔

شعر۔ زندے اور مرے مین ایک بین امتیاز ہے۔ جو شخص ہم کو نہ دیکھے ہم اوس کو مردہ خیال کرتے ہین۔

خلاصہ۔ جب زندے اور مردے مین صرف دیکھنے کا فرق اور امتیاز ہے تو جو شخص ہم کو نہ دیکھے ہم اوسکو مردہ سمجھتے ہین۔

شعر۔ ظاہری نمایش کا دلدادہ مشکل ہے کہ باطنی اصلاح کی طرف توجہ کرے+ کپڑا دہونے والون کے دل کا لباس میلا ہی رہتا ہے۔

خلاصہ۔ دہوبی جیسے میلے کچیلے کپڑے پاک وصاف کرتا ہے کیا کبہی اپنے دل کو بہی صاف کرنے کی اوس نے فکر کی ہے نہین۔ پس اسی طرح نمود ونمایش کے دلدادے اصلاح باطنی کے طرف کب اور کیسے راغب اور مائل ہو سکتے ہین۔

شعر۔ راضی برضا کو دنیا سے کبہی ہرگز رنج نہین پہونچ سکتا+ نمرود کی آگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لئے باغ ہو جاتی ہے۔

خلاصہ۔ اللہ تعالی کی وحدانیت اور اوسکی رضا جوئی کے نظر و لحاظ سے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے نمرود کی بہڑکائی ہوئی آگ مین گر جانے کو منظور فرمایا اور آگ کا مطلق خوف و خطر نہین کیا۔ اسی طرح اللہ تعالی کے حکم پر راضی اور صابر و شاکر رہنے والے نیک بندے دنیائے فانی کی آفات و بلیات۔ مصائب اور تکالیف کا مطلق فکر اور اندیشہ نہین کرتے۔

شعر۔ بہیک مانگنے والون کو دل کی صفائی سے کچہ بہی حاصل نہین ہوتا۔ سچے مذہب والے صبح کو خون آلودہ روٹی نصیب ہوتی ہے۔

خلاصہ۔ بہیک منگون کو دل کی صفائی پیدا کرنے سے کچہ بہی نہین ملتا اگر اتفاقاً کچہ مل بہی گیا تو ایسا ہی ملتا ہے جیسے صبح نے خون آلودہ نان آفتاب پائی ہے۔

شعر۔ کمینون کے ساجہے کی روٹی فریاد کی نوبت لاتی ہے (جیسے) ایک روٹی کے ٹکڑے پر کتا فقیر کا دشمن ہو جاتا ہے۔

خلاصہ۔ جیسے بہیک مانگنے والے کی مانگی ہوئی روٹی کے ٹکڑون پر کتا لپکتا ہے اور وہ دونون باہم لڑتے جہگڑتے ہین۔ اسی طرح کمینون کے ساجہے کی روٹی فریاد کی نوبت لاتی ہے۔

شعر۔ اپنی امیدون کی ڈوری کو تو کوتاہ کرے۔ اپنے پروبال کو شکنجہ مین رکھنا مت بُری
خلاصہؔ۔ لایعنی امیدون کو بڑہا بڑہا کر اونکے نتایج اور فوایذ سے محروم رہنا اور حسرت
ویاس سے دنیا چھوڑنا عاقلانہ کام نہین ہے۔

شعر۔ جس شخص کو اس مہمان خانۂ دنیا مین کہانے پینے کی کشادگی نہین ہے۔ زندگی
ہی مین وہ قبر کی تنگی مین گرفتار ہے۔
خلاصہ۔ سچ ہے انسان کو اوسکے اپنے ضروریات لاحقہ کی احتیاج عذاب قبر سے بھی
زیادہ عذاب دہ ثابت ہوتی ہے۔

شعر۔ جب دل اللہ تعالیٰ کی (یاد) سے غافل ہوگیا تو تن کا فرمان بردار ہوتا ہے گہوڑا
(اپنی پیٹھ) پر سوئے ہوئے سوار کو جہان چاہتا ہے لیجاتا ہے۔
خلاصہ۔ جیسے گہوڑا اپنی پیٹھ پر سوئے ہوئے سوار کو جہان چاہتا ہے لئے جاتا ہے
اسی طرح اللہ تعالیٰ سے دل جب غافل ہو جاتا ہے تو وہ تن کا فرمانبردار بنجاتا ہے۔

شعر۔ مالدار کے حصہ مین۔ مال کے جمع کرنے سے مجبوری ہی نصیب ہوتی ہے (جیسے) خزانہ
کے سانپ کا رزق پیچ وتاب کے سوا کچھ بھی نہین۔
خلاصہ۔ جیسے خزانہ کے سانپ کو سوائے پیچ وتاب کے خزانہ سے کچھ فائدہ نہین پہنچتا
اسی طرح مالدار کو مال جمع کرکے اوسکو چھوڑ جانے کے سوا کچھ بھی حاصل نہین ہوتا ہے۔

شعر۔ اپنے اوقات کو بے کاری مین تو صرف مت کر۔ اپنے کام کو توکل کے چہرے
کا پردہ بنا۔
خلاصہ۔ اپنے اوقات کو بے کاری مین صرف کرکے توکل کا دم بہرنا اور متوکل کہلانا اخلاق
اور مروت اور شیوہ کسب واکتساب سے بالکل بعید ہے۔

شعر۔ نعمت کے کہانے والے دانتون کو تو شکایت ہی مین گرا ڈالا۔ ان تیس پارون
کو ورق گردانی ہی مین کہنہ کر دیا۔
خلاصہ۔ جیسے قرآن مجید فرقان حمید کے تیس پارون کو تونے ورق پہیرنے ہی
مین پرانے کر دئے ہین اسی طرح نعمت کہانیوالے تیس دانتون کو تونے کفران نعمت
(ناشکری) مین گرا ڈالا۔ لب گور پہنچ گیا۔ مگر افسوس ہے کہ ابتک اے احسان فراموش اللہ
تعالیٰ کی نعمتوں کا کبہی تو شکر گزار نہین ہوا۔

شعر۔ ستارہ شماروں کی آنکھیں آفتاب کے جیسے روشن ہونگی۔ شب زندہ داروں کی پیشانی چاند کی طرح صفائی پیدا کرے گی۔

خلاصۂ۔ الک الملک۔ پروردگار عالم کی یاد اور اوسکی حمد و ثنا۔ اور تسبیح تہلیل تحمید و تمجید مین ساری رات جاگنے والوں کی آنکھیں فردائے قیامت آفتاب کی جیسی روشن اور تہجد گذاروں کی پیشانی چاند کی طرح چمکتی گی۔

شعر۔ ناامیدی کی ہوا بہت ہی بری ہے بہت پیٹھری رکھتی ہے۔ امیدواروں کو اپنی بارگاہ سے محروم مت لوٹا۔

خلاصۂ۔ سائل کے سوال کو ٹال کر اوسکو خالی ہاتھ واپس کرنا ادبار کی نشانی ہے۔

شعر۔ ہمارے مقصد کا دامن اسلئے کوتاہ ہے کہ ہمارے سوال کا ہاتھ مخلوق خدا کے آگے پھیلا ہوا ہے۔

خلاصۂ۔ اللہ پاک کی بے نیاز درگاہ سے نہ مانگ کر اوسکی مخلوق سے جو ہم مانگ رہے ہین اسلئے ہمارے مقاصد اور مطالب پورے نہین ہونے ہین۔

شعر۔ دل کا مطلب پیشانی ہی سے ہم پر ظاہر ہوجایا کرتا ہے۔ آئینہ کی طرح پوشیدہ اور ظاہر ہم پر سب ظاہر ہے۔

خلاصۂ۔ ہمارا دل آئینہ کی طرح روشن۔ صورت نمائے حال وقال ہے۔ اسلئے ہر ایک شخص کی پیشانی ہی سے ہم اوسکے دلی ارادون کو معلوم کرلیا کرتے ہین۔

شعر۔ جہان کا مال وزر عمر گذاران کو چھپائے ہوئے رکھتا ہے۔ مچھلی کے چھلکون کے موافق اوسکے پوست کے نیچے کانٹے ہوتے ہین۔

خلاصۂ۔ جیسے مچھلی کے چھلکے اوسکے پوست کے نیچے کانٹون کو پوشیدہ رکھتے ہین اوسی طرح روپیہ۔ پیسہ بھی عمر بیش بہا کے نقصان اور ضرر کو ظاہر نہین ہونے دیتا۔

خلاصہ یہ کہ انسان زر ومال کی محبت اور الفت مین گرفتار ہوکر اپنی بیش بہا زندگی اور عمر عزیز کو مفت رائیگان اور برباد کئے جاتا ہے۔

شعر۔ ہماری نادیدہ آنکھ موت کے سوا سیر نہین ہوتی۔ ہمارا دیدہ جال کی طرح خاک سے سیر نہین ہوتا۔

خلاصۂ۔ ہم ایسے طامع اور حریص ہین کہ ہماری طمع اور حرص مرنے مٹنے پر ہی کم ہو تو ہو ورنہ ہم اپنی زندگی مین تو قسام ازل کی تقدیر اور تقسیم پر کبھی قانع اور شاکر نہین ہوتے۔

شعر۔ میری امید خاموشی کے بجائے ایک کے دس گنا بڑھ گئی جبکہ مین نے یہ دیکھا کہ

گونگون کا ہاتھ اشارہ سے سارے کام پورا کراتا ہے۔

خلاصہ۔ جب گونگے بھی اشارون سے اپنے سارے کام دکاج پورے کرلیا کرتے ہین تو میری اتنی خاموشی سے کچھ بھی نتیجہ پیدا نہین ہوا۔

شعر۔ دریائے احسان پر میری آنکھین آنسو نہین بہاتین۔ قناعت کا تھوڑا اشتعال ہی مجھکو قانع بنادیتا ہے۔

خلاصہ۔ مین قسام ازل (اللہ تعالی) کے تقسیم رزق پر شاکر ہون اسلئے مجھکو کسی کے دولت اور ثروت پر رشک وحسد نہین ہے۔

شعر۔ جہان کے دوستون سے جو شخص دولت مند ہوجاتا ہے۔ ہمارے دوستون سے ایک دوست گھٹ جاتا ہے۔

خلاصہ۔ دولت دوستون مین تفرقہ پیدا کراتی ہے۔ دولت کے غرور سے دولتمند دوست کو دوست نہین خیال کرتا۔ اسلئے ہمارے دوستون سے جو دوست دولتمند ہوجائے ہم یہ خیال کرتے ہین کہ دوستون سے ہمارا ایک دوست کم ہوگیا۔

شعر۔ اے صاحب عمر کہ درخت کی بنیاد جسقدر کمزور ہوتی ہے مد (اوسی طرح) امیدون کی جڑین دل مین مضبوط ہوتی جاتی ہین۔

خلاصہ۔ انسان جسقدر نحیف وضعیف ہوتا جاتا ہے اوسی قدر وہ زیادہ حریص اور طامع ہوتا ہے۔

شعر۔ جس نے دولت پائی۔ اوس نے ہمارے نام کو اپنے لوح دل سے دھوڈالا۔ ہمارے زمانے مین دولت طاق نسیان بنگئی ہے۔

خلاصہ۔ ہمارے زمانہ کی دولت اور امارت سبق آموز فراموشی آشنائی آشنایان ہے

شعر۔ تو اپنی آنکھ اور دل مین غفلت کو راہ مت دے۔ لحد کی خلوت مین خواب راحت کو ڈال۔

خلاصہ۔ اس دوروزہ زندگی مین یاد الہی سے تو ہرگز غافل نہ رہو۔ خواب راحت کو لحد ہی کے لئے رکھ چھوڑ۔ یعنے تجھکو قبر مین دل بھرکر سونا ہی سونا ہے تو پھر اس دوروزہ زندگی مین کیون یاد الہی سے غافل رہنا اور اوسکو خواب غفلت سے ضایع کرتا ہے۔

شعر۔ دولت کے تیز رفتار گھوڑے کی باگ کو۔ مظلومون کے دعا کے ہاتھ

سے سنبھالے ہوئے رکھ۔

خلاصۂ۔ مجھکو اپنی دولت کے قیام کے لئے مظلوموں کی دعا لینی نہایت ضروری ہے

شعر۔ اینٹ کا تکیہ اور خاک پریشان کا بچھونا بنا۔ مخمل کے بچھونے سے غفلت کی نیند کو زیادہ نہ کر۔

خلاصۂ۔ عبادت اور ریاضت سے نفس امّارہ کو مغلوب بنا۔

شعر۔ موافق ہمراہیوں سے راستے مین جدا مت ہوجا۔ جدائی کے داغ کو ہرگز گہرا نہ بنا۔

خلاصۂ۔ نیکوں کے قدم بقدم چلکر منزل مقصود پر پہونچنے کی (نجات ابدی حاصل کرنے کی) تجھکو سعی کرنی چاہیے۔ ورنہ اپنے عزیزوں کی جدائی کا غم اور اون کی فرقت کا الم تیرے داغ غربت کو اور بھی گہرا بنا دے گا۔ جس کا اندمال (تلافی) ممکن نہیں ہے۔

شعر۔ جبکو آسمان مراتب و مناصب اعلیٰ عطا کرے۔ آفتاب کی طرح اوس کے زوال کا وقت سہارے آگے ہے۔

خلاصۂ۔ سچ ہے ہر کمالے را زوالے۔ مراتب اور مناصب۔ دولت و ثروت ہرگز قابل اعتماد اور لایق اعتبار نہین۔

شعر۔ سائل کے چہرے سے شرمندگی کی گرد کون صاف کرتا۔ اگر کریم کو شرم کرم نرم نہ کرتی۔

خلاصۂ۔ اگر مادۂ سخاوت۔ کریم النفس (مرد سخی) کے دل کو نرم نکرتا تو سائل کے سوال کو کون پورا کرتا۔ یعنے اگر مرد کریم سخاوت نکرتا تو مانگنے والونکو کون دیتا۔

شعر۔ پریشانی سے میرے دل پر کچھ بھی ملال نہین۔ برہنہ تلوار کی طرح میرے لئے تیغ کا جامہ ہے۔

خلاصۂ۔ جیسے کھلی تلوار میدان کا صفایا کرتی ہے اوسی طرح میرا دل و دماغ جور رنج و ملال کی گرد سے بالکل پاک و صاف ہے دنیا کی مشکلات اور رنج و آلام کی کچھ پروا نہین کرتا۔

شعر۔ دیوانگی مجھکو جنگل اور پہاڑوں کی طرف کھینچتی ہے۔ ہر ایک لالہ مجھکو جدا جدا پیالہ دیتا ہے۔

خلاصہ۔ عشق حقیقی مجھکو جنگل اور پہاڑون کی طرف کھینچے لیئے جاتا ہے اور اپنی پیالیون مین شراب الست کو بھر بھر کر پلاتا اور مست و مخمور کرتا یعنے مجھکو عشق حقیقی سے مست اور سرشار کرتا ہے۔

شعر۔ میرے قدر دانی کے کان مین زر کا حلقہ ہے جو شخص کہ مجھکو واجبی گوشمالی دیتا ہے۔

خلاصہ۔ مفید اور کارآمد نتیجہ اور نصیحت کو مین اپنی کمال عزت و آبرو سمجھتا ہون

شعر۔ وہ آزاد (قاطع تعلقات دنیاے دلی) بہت ہی بہلا ہے جو اپنی فقیری کو خلق کی نظرون سے محفوظ رکھے۔ گوشۂ تنہائی کو گوشۂ چشم توقع نہ بنائے۔

خلاصہ۔ وہ شخص بہت ہی اچھا ہے کہ جسکو گوشۂ تنہائی سے دنیا کے دنی اغراض پورے کرنے مقصود نہون۔

شعر۔ خود پسند ریشمی کپڑون پر ایسا فخر کرتا ہے۔ جیسے کسی نے مقاماتِ حریری کو از بر کر لیا ہے۔

خلاصہ۔ مقامات حریری کے (فارسی کی ایک اوق کتاب ہے) حافظ کو اپنی لیاقت اور فضیلت پر جیسے فخر ہوتا ہے ایسا ہی بیوقوف اور نادان شخص اپنے ریشمی کپڑون پر اتراتا ہے۔

شعر۔ شمشیر حوادث کے نیچے ہم مضبوط اور مستقل ہین۔ ہم دریا ہین سیلاب سے نہین موڑتے۔

خلاصہ۔ سیلاب اور تلاطم امواج کے تھپیڑون اور طمانچون سے دریا نہین موڑتا اسی طرح ہم بھی زمانے کے حادثات اور سانحات سے بالکل بیباک اور نڈر ہین۔

شعر۔ نفس کجرفتار کو تنگدستی سیدھا کر دیتی ہے پیچ و تاب سانپ کے راستے کو بڑھا دیتا ہے۔

خلاصہ۔ جیسے سانپ کے راستے کا پیچ و تاب اوسکو دوڑنے سے عاجز کرتا ہے اسی طرح کجرفتار نفس کو تنگدستی مجبور اور معذور بنالی ہے۔

شعر۔ کشادہ پیشانی والے (راست گو) کو راستی سے شرمندگی نہین ہوتی (جیسے) سیدھا نقش نگینہ کے چہرہ کو سیاہ نہین کرسکتا ہے۔

خلاصہ۔ جیسے سید الشش نگینہ کو سیاہ رو نہیں کر سکتا ہے اسی طرح راست باز کو دروغ گوئی کی خجالت اور ندامت کی سیاہی سیاہ رو نہیں کر سکتی۔ یعنے راست گو کو کبھی جھوٹ کہنے کی نوبت آتی ہے اور نہ وہ جھوٹ کی ندامت سے نادم ہوتا ہے۔

شعر۔ باپ کے گھر (جانے) سے فرزند کا مانع کون ہوگا۔ ہم سے اللہ تعالیٰ بہشت بریں کو کب دریغ کرے گا۔

خلاصہ۔ ہم ابن آدم ہیں۔ حضرت نبینا آدم علیہ السلام کا گھر جنت ہے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہمیں یقینی توقع رکھنی چاہئے کہ وہ ہم کو ہمارے باپ کے گھر (جنت) میں جانے سے نہیں روکے گا۔ ہم کو انشاء اللہ تعالیٰ ہمارا موروثی گھر (جنت) ضرور ملکر رہیگا۔

شعر۔ خوان غیب سے مہمان کے طفیل ہمارا رزق ہم کو پہونچتا ہے جو ہمارا مہمان ہوتا ہے (دراصل) وہ ہمارا میزبان ہے۔

خلاصہ۔ مہمان اپنے رزق کے ساتھ ہمارے رزق کو بھی ہمارے گھر لاتا آپ کھاتا اور ہمیں کھلاتا ہے۔

شعر۔ شراب (عشق حقیقی) تجھکو پریشان جہان سے فارغ کرتی ہے۔ ہر ایک پیالہ میں تجھکو دوسری ہی حالت میں لاتی ہے۔

خلاصہ۔ طالب مولیٰ کو اللہ تعالیٰ کے دیدار پاک کا عشق اس جہان فانی سے بالکل لاپروا کر کے دنیائے دنی کی قدر و منزلت کو اسکے نظروں میں بالکل ہی گھٹا دیتا ہے۔

شعر۔ اگر سفلہ آسمان تجھکو پہ ہیں غوطہ بھی دے تو تو راضی مت ہوجا آخر رشتہ کی طرح تجھکو لاغر کر ڈالے گا۔

خلاصہ۔ اگر سفلہ آسمان تجھکو گوہر میں غوطہ بھی دے یعنے تجھکو مالا مال بنادے تو اسکی اعتنا مت کر کیونکہ رشتہ کو گوہر کی مواصلت نے جیسے لاغر بنا دیا ہے اسی طرح تجھکو بھی بیوفا زمانہ ترددات اور تفکرات سے نحیف اور ضعیف کر ڈالے گا۔

شعر۔ انجام کار ایک گھونٹ پانی کے لئے تجھکو محتاج کرے گی۔ اگر دولت تجھکو دوقرن کا سکندر بھی بنائے۔

خلاصہ۔ اگر دولت دنیا تجھکو دوقرن کے لئے بادشاہ بنائے تو تو یہ یقین رکھنا کہ آخر کار سکندر کی طرح تجھکو بھی ایک گھونٹ پانی کا محتاج بنادے گی۔ دولت گھونٹ پانی کی احتیاج

سکندر کی مناسبت ظاہر ہے۔

شعر۔ اپنے پگہلانے کے لئے شمع کی طرح مستعد رہو۔ اگر سفلہ آسمان تجھکو زر کا تاج بھی پہنا دے۔

خلاصہ۔ جیسے شمع کو اوس کے تاج زر نے گلنے اور پگہلنے کی مصیبت دے رکھی ہے اوسی طرح اگر یہ آسمان تجھکو زر کا تاج بھی پہنادے (یعنے مالا مال کر دے) تو کچھ تیرے لئے باعث عزت وافتخار وموجب راحت وآسایش نہین بلکہ اولٹے مصیبت اوٹھانی پڑے گی۔

شعر۔ ہمراہیون سے مجھکو سبکباری کب غافل کر سکتی ہے۔ ہر شخص کا بوجھ زمین پر ہے اور میرا بوجھ میرے دل پر رہتا۔

خلاصہ۔ میری اپنی سبکباری مجھکو اپنے ہمراہیون سے ہرگز غافل نہین کر سکتی ہے ہر شخص کا بوجھ زمین پر ہے مگر میرے غم و درد کا بوجھ میرے اپنے دل پر۔

شعر۔ دولت کی بنیاد کو ظالم خود اپنے ہاتھون اوکھیڑتا ہے۔ ظالم اپنی رعیت کو بیگانے کا لشکر بناتا ہے۔

خلاصہ۔ ظالم ظلم و تعدی اور جبر و جفا سے اپنی بربادی کا خود خواستگار و طالب ہوتا ہے اور اپنی رعایا کو پریشان کر کے اپنے دشمن کا طرفدار بناتا ہے۔ پس اس سے یہ ثابت ہوا کہ ظالم اپنی برائی کو خود ہی اپنے ہاتھون مول لیتا ہے۔

شعر۔ تیرے عقل فزو فنون کو عقبے کا اندیشہ کہان ہے۔ ظاہر اور باطن مین تجھکو روٹی اور کپڑے ہی کا فکر لگا ہے۔

خلاصہ۔ جب انسان ہر دم و لحظہ روٹی کپڑون کی فکر مین مصروف اور منہمک رہے تو بھلا اوسکو آخرت کی فکر اور نجات کا اندیشہ کب اور کیسے ہو سکتا ہے۔

شعر۔ تو جسقدر پست ہوگا اوسی قدر بلند ہوگا۔ ہم نے بلندی اور پستی کے غبار کو آزمایا ہے

خلاصہ۔ زمین کی گرد جو انتہائے پست اور پستی کی حالت مین ہوتی ہے ہوا کے چلنے سے آسمان تک رسائی پیدا کرتی ہے ایسے ہی ہماری اپنی پستی ہم کو ضرور ایکدن بلندی و معراج ترقی پر پہونچا کر رہے گی۔

شعر۔ تسبیح پھیرنے والون کے مکر سے خدا پناہ مین رکھے۔ کیونکہ ایک کمند کے حلقے مین

یہان نثنو سر ہوتے ہین۔

خلاصۂ۔ صاحب کتاب فرماتے ہین کہ جس کمند کے حلقے نے نثنو سرون کو گا نٹھ لیتا ہو تو ایسے کمند والے یعنے مکار اور فریبی کے مکروفریب سے خدا ہی محفوظ رکھے یعنے ریاکار تسبیح پہیرنے والے از سرتا پا مکار اور دغاباز ہوتے ہین۔

شعر۔ تو نیند مین مست اور فیض کے پیالے دل شب مین + ہم تن منتظر کہ کوئی ہاتہہ یہان بلند ہو۔

خلاصۂ۔ عین آدہی رات کو اللہ تعالی اپنے فیض کے دروازون کو کہول کر فرماتا ہے کہ مانگنے والو مجہہ سے مانگ لو مین تمہاری دعائین قبول فرماتا ہون۔ اور تمہاری منہ مانگی مرادین دیتا ہون۔ مگر مانگے کون یہان تو خواب غفلت سے مست خواب ہو کر نیند کے غلبہ سے آنکہہ کہولنی مشکل پہر مردون سے شرط باندہ کر سونا اور انیڈا انیڈ کر خواب غفلت کے مزے لوٹنا آخر کس صاحب قسمت کا کام ہے۔

شعر۔ دلیرون کو لشکر کی کثرت روگردان نہین کرتی۔ نیستان شیرون کے کود نے پہاندنے کا مانع نہین ہے۔

خلاصۂ۔ جیسے شیرون کے کودنے پہاندنے کا نیستان مانع ومزاحم نہین۔ اسی طرح لشکر کی کثرت دلیرون اور جانبازون کو میدان کارزار مین مارنے مرنے سے نہین روکتی۔

شعر۔ مکہی کو مکڑی بلا فکر وتردد جال مین پہانس لیتی ہے + گوشہ نشینون کو روزی پیدا کرنے مین کمال حاصل ہے۔

خلاصۂ۔ جیسے مکڑی گوشۂ تنہائی مین بیٹہے بیٹہے اپنے شکار (مکہی) کو باسانی پہانس لیتی ہے اسی طرح گوشہ نشین گوشۂ عزلت مین بیٹہے ہوئے اپنے مقاصد ومطالب مین بآسانی کامیابی حاصل کر لیتے ہین۔

شعر۔ جیسا نمک سے زخم زیادہ ہوتا ہے (اسی طرح) دریافت اور تحقیق سے ایک کی ہزار مصیبتین پڑہ جاتی ہین۔

خلاصۂ۔ دریافت اور استفسار ہمارے زخم دل کے مندمل نہین۔ بلکہ زخم کو بڑہانے والے ہین۔

شعر۔ جان بوجہہ کر شہرت کے لیئے عقیق کی طرح تو (نقش ونگار سے) راستی مت ہو

کیونکہ ناموری کے لیئے روسیاہی لازم ہو گئی ہے۔

خلاصۂ۔ عقیق نے ناموری کے خیال خام بین نقش ونگار سے راضی ہو کر روسیاہ ہوا ہے اسی طرح تجھکو بھی اپنی شہرت کے لیئے روسیاہی اور انگشت نمائی اٹھانی پڑے گی۔ اس لیئے شہرت کا طالب اور طلبگار نہو۔

شعر۔ اپنے سینے کی صفائی مین جہان تک ہو سکے تو کوشش کر۔ اگر اپنے ساتھ دوستون کے سینے کو صاف چاہتا ہے۔

خلاصۂ۔ اگر تجھکو دوستون کی صاف دلی منظور ہو تو۔ پہلے اپنے سینے کو ریا اور مکر دغا و فریب سے پاک وصاف کرلے۔

شعر۔ کج بحثون کا خاموشی کے سوا کوئی علاج ہی نہین۔ گل کے دل مین لب بستہ مچھلی رنج وغم پیدا کرتی ہے۔

خلاصۂ۔ جیسے لب بستہ مچھلی گل کے دل مین رنج وغم پیدا کرتی ہے۔ جیسے اوسکو اوسکے مقصد سے محروم رکھتی ہے۔ اسی طرح تیز ہی بحث کرنے والون کا علاج خاموشی سے بہتر کچھ اور نہین ہے۔

شعر۔ جیسے کتے کا کاٹا ہوا آدمی پانی نہین دیکھ سکتا ہے۔ اسی طرح مجھے آدمی کے کٹے ہوئے کو آئینہ کاٹتا ہے۔

خلاصۂ۔ جیسے کتے کا کاٹا ہوا شخص پانی مین کتون کی شکلین دیکھکر گھبراتا ہے اسی طرح مین آدمیون کا ستایا ہوا ہون۔ آدمیون سے مجھکو تنفر ہے۔

شعر۔ ابراہیم ادہم سے، وہ شہد ار سبقت لیجاتا ہے۔ کہ جو دولت مین نفس سرکش کی باگ کو تھامے رکھے۔

خلاصۂ۔ جو دولت مند متکبر و مغرور نہو وہ ابراہیم ادہم سے اسلیئے سبقت لیجاتا ہے کہ اوس نے امارت مین اپنے نفس پر غالب رہا اور ابراہیم ادہم دنیا کی دولت کو چھوڑ کر نفس پر قادر ہوئے۔

شعر۔ تیری بُری خصلت سے تجھ پر جہان تنگ ہو گیا ہے۔ اپنے پیر سے اس تنگ جوتی کو نکال کر پھینک دے۔

خلاصۂ۔ جیسے تنگ پاپوش کو پیر سے نکال کر پھینک دیتے ہین اسی طرح تو اپنی بُری

عادات وخصائل سے باز آجا۔

شعر۔ اقبال کی قدرت سے کوئی کام نہین نکلتا۔ مگر دولت کے دامن کو مظلومون کی دعا کا ہاتھ تھامتا ہے۔

خلاصۂ۔ اقبال سے کوئی کام نہین بنتا۔ بلکہ مظلومون کی دعا دولت کی حفاظت کرتی ہے۔

شعر۔ جو عقلمند دیوانون کی محفل مین جائے۔ خود کو ہوشیار بتلانا خلاف مصلحت ہے۔

خلاصۂ۔ دیوانون مین دیوانہ بنجانا مصلحت اور عقلمندی ہے۔

شعر۔ کمینون کے اختیار مین حکومت کی باگ مت دے۔ کیونکہ اپنی بھلائی اور بہبود مین تجھکو صرف کر ڈالینگے۔

خلاصۂ۔ اگر تو کمینون کے ہاتھ مین حکومت کا اثر دیگا تو وہ ضرور تیری برائی مین اپنا فائدہ حاصل کرینگے۔

شعر۔ مخلوق کے قبولیت کی امید مین اللہ تعالیٰ سے تو غافل نہو جا۔ یوسف کو کیا کوئی کھوٹی چاندی کے بدل بیچتا بھی ہے۔

خلاصۂ۔ مخلوق کی نظر مین مقبول ہونیکے خیال سے اللہ تعالیٰ کی یاد مت بھولجا۔ کیا کوئی عقلمند شخص مخلوق کی خوشنودی کو خالق کی خوشنودی پر ترجیح دیتا ہے۔ یعنی تو اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کو چھوڑ کر مخلوق کی خوشنودی کا طالب وطلبگار نہو۔

شعر۔ سیپون کو خاموشی گوہر بہا خزانہ بناتی ہے۔ اس نکتہ کو مین نے صدف سے پایا ہے۔

خلاصۂ۔ توکل وقناعت رضا وتسلیم جیسے صدف کو گوہر آبدار اور روشنہوار سے معمور کرتی ہے اسی طرح خاموشی سے ہمارے سینے بھی معدن گوہر اور مخزن جواہر بنتے ہین۔

شعر۔ آسمان وجود مین قد خمیدہ نئے چاند کی طرح۔ اشارہ ہے کہ چلنے کے لئے تیار اور آمادہ ہوجا۔

خلاصۂ۔ آسمان پر جھکا ہوا نیا چاند جیسے مہینے کے آغاز ہونے کی خبر دیتا ہے۔ اسیطرح ہمارا خمیدہ قد ہم کو دنیا سے کوچ کرنے کا اشارہ کرتا ہے۔

شعر۔ سننا پردہ پوش اور کہنا پردہ در ہے۔ اس لئے عقلمند کہنے سے سننے کو بہتر سمجھتا ہے۔

خلاصۂ۔ کہنے سے سننا اچھا ہے چونکہ اللہ تعالیٰ نے کان دو دئے اور زبان ایک دی ہے اسکی یہی غرض وغایت ہے کہ سنو زیادہ اور کہو کم۔

شعر۔ دنیا۔ دنیاداروں پر رحم نہیں کرتی۔ آتش پرستوں کو آتش اٹھنے سے محفوظ نہیں رکھتی
خلاصہ۔ جیسے آتش پرستوں کو آتش نہیں بچا سکتی ہے۔ اسی طرح دنیا داروں کو دنیا (بدسلوکی یعنے ملیا میٹ کرنے سے) اماں نہیں دیتی۔
شعر۔ شراب سے روئے زمین کا فساد پیدا ہوتا ہے۔ کونسا دیو شراب کے شیشے میں نہیں ہے
خلاصہ۔ شراب سے ساری خرابیاں اور برائیاں پیدا ہوتی ہیں۔
شعر۔ سوتے آدمی گرم جگہ کی تلخی سے بیدار ہو جاتے ہیں۔ (اس لئے) اس پریشان خاکدان کو تو گرم مت کر۔
خلاصہ۔ دنیا فانی ہے انسان کو یہاں ہرگز دلچسپی نہیں لینی چاہیئے۔
شعر۔ غصہ میری خوراک اور عیب میرا لباس ہے۔ زمانہ سے یہ ہی میرا لباس اور میری غذا ہے۔
خلاصہ۔ زمانہ میرے خلاف ہے اسلئے غم میری خورش اور غصہ میری پوشش بنگئی ہے۔
شعر۔ جو شخص اپنے ساتھ رگ گردن کے دو گواہ رکھتا ہے۔ وہ سو جھوٹے دعووں کو بھی ثابت کرکے رہے گا۔
خلاصہ۔ غصہ کے وقت گردن کی رگیں پھول جایا کرتی ہیں۔ پس جو شخص غصہ کی حالت میں گردن کی رگیں پھلا کر چیخ چیخ کر بولے گا وہ اپنی اس حرکت سے جھوٹے دعووں کو بھی سچ ثابت کرکے رہے گا۔
شعر۔ اپنی قدرت اور طاقت پر مت اترا کہ ایک مٹھی اور بال اور پر نے۔ اصحاب فیل کی شوکت کو توڑ ڈالا ہے۔
خلاصہ۔ جب ابابیل جیسے حقیر اور ناچیز پرندے نے اصحاب فیل کی شوکت اور حشمت کو درہم اور برہم کر ڈالا ہے تو تیرا اپنی طاقت اور قدرت پر فخر کرنا اور اترانا محض بیکار اور فضول عبث ہے۔
شعر۔ زمین گیروں غفلت سے گفتگو کرنی لاحاصل ہے۔ سوئے ہوئے راستے کو گھنٹے کے آواز کی کچھ بھی پروا نہیں ہوتی۔
خلاصہ۔ جیسے قافلہ کا گھنٹہ راستے کو بیدار نہیں کرسکتا۔ اسی طرح غافل اور لاپروا لوگ پند و نصیحت سے بیدار اور باخبر نہیں ہو سکتے۔
شعر۔ جب دشمن دوست ہو جائے تو احتیاط سے تو غافل مت رہو۔ کیونکہ کنجال والے

پانی کی طرح مکر و فریب سے پوشیدہ رہتے ہین۔

خلاصۂ۔ جیسے کنجال کے نیچے آدمی ڈباؤ پانی پوشیدہ رہتاہے۔ اسی طرح دشمن کا دلی عناد اور بغض وحسد اوسکے ظاہری محبت اور الفت کے پردہ مین پوشیدہ رہتاہے۔ اس لیئے دشمن کی ظاہرداری سے سخت محتاط رہنا چاہیے۔

شعر۔ زلیخا کے ہوس کے ہاتھ سے جس نے پوری رہائی پائی + اپنے قیدخانے کے گوشہ کو دونون جہان سے کبھی نہین بدلتا۔

خلاصۂ۔ جیسے حضرت یوسف علیہ السلام نے زلیخا کے مکر و فریب سے نجات پاکر قیدخانہ کی مصیبت اور تکلیف کو پسند فرمایا تھا۔ اسی طرح جو شخص حرص و ہوا کی قید سے رہائی حاصل کی ہو۔ دونون جہان کی قدر و قیمت پر وہ اپنی اس رہائی کی فضیلت کو ترجیح دیگا۔

شعر۔ اللہ تعالی کی صنعت پر نظر کر اور لب کو بند رکہہ + اوستاد کے خط کا دیکھنا پڑہنے سے بہتر ہے۔

خلاصۂ۔ جیسے اوستاد کے خط کی عیب چینی مذموم اور معیوب ہوتی ہے اسی طرح اللہ تعالی کی صنعت کو صرف دیکھنا ہی اچھاہے اوسکی عیب جوئی اور نکتہ چینی ہرگز نہ کرنی چاہیئے۔ کیونکہ انسان ضعیف البنیان اسرار الہی سے محض نابلد اور رموز قدرت سے سراسر ناواقف ہے۔

شعر۔ پرہیزگارون کا کام ہرگز بند نہین رہتا۔ دیوار کے آگے حضرت یوسف علیہ السلام کے لیئے (خود بخود) راستہ پیدا ہوجاتاہے۔

خلاصۂ۔ اللہ تعالی نے حضرت یوسف علیہ السلام کی رہائی کے لیئے زلیخا کے مقفل گہر کے دیوارون مین جیسے دروازے پیدا کردیئے تہے اسی طرح پرہیزگارونکا کام کبہی رکا نہین رہتا۔

شعر۔ اللہ تعالی کی طلب خوشنودی مین سعی کر + خلق کی رضاجوئی کا خواستگار نہ ہو ان نفلون کی عوض واجب کو نہین چہوڑنا چاہیئے۔

خلاصۂ۔ مخلوق کی خوشنودی بمنزلہ نفل کے اور خدا تعالی کی رضاطلبی بمنزلہ واجب کے ہے تو انسان کو چاہیئے کہ وہ ایسا کام کرے جس سے اللہ تعالی (جو اوس کا حقیقی کارساز ہے) راضی اور خوش رہے کیونکہ مخلوق کی خوشنودی سے کوئی نتیجہ نہین نکلتا۔

شعر۔ بیوقوفون کے دولت کی ترقی کا ہرگز اعتبار نہین + خالی کوزہ بہت ہی جلد کوٹھے کے کنارے سے گرجاتاہے۔

خلاصہ۔ جیسے خالی کوزہ کوٹھے سے بہت جلد گر کر پھوٹ جاتا ہے اسی طرح بیوقوف لوگ اپنے مراتب و مناصب عالی سے بہت جلد ہٹ جاتے ہین۔

شعر۔ لنظر بہت نفقر کی پردہ داری کرتا ہون۔ اگرچہ بظاہر ہم صوف اور سنجاب کے لباس پہنے ہین

خلاصہ۔ صوف و سنجاب کا قیمتی لباس ہمارے فقر کا پردہ پوش ہے ہم اپنے فقر کو نظرون سے اوس مین چھپائے ہوے ہین۔

شعر۔ صبح کا منہ سحر خیزی کی وجہ۔ نورانی ہے۔ عالم ضعیفی مین دامن شب کو ہاتھ سے مت چھوڑ

خلاصہ۔ ذات صبح نے جب صبح اٹھنے کی عادت ڈالی تو اوس کے چہرہ پر نور پیدا ہوا یعنے سفیدۂ صبح نمودار ہوا۔ پس انسان کو چاہیے کہ عالم پیری مین ساری رات عبادت الٰہی مین صرف کرے کہ اللہ تعالیٰ اوسکو اوسکی ریاضت اور عبادت اور شب بیداری کے صلے مین اوسکے گور کی تاریکی کو انوار رحمت سے بدلدے۔

شعر۔ پاس صحبت نے مجھکو دوزخ مین ڈال ہی چکا تھا۔ (بارے) تنہائی کا گوشہ میرے لئے جنت دوامی ہوگیا۔

خلاصہ۔ صحبت کی خرابی مجھے مستوجب دوزخ کر چکی تھی۔ مگر مین نے جب تنہائی اختیار کرلی تو اوس نے مجھکو جنت کا مستحق قرار دیا۔ یعنے صحبت کی گپ شپ اور لغویات سے اوقات رائیگان جاتے ہین۔ عالم تنہائی مین انسان حضور قلب سے اللہ تعالیٰ کی عبادت اور ذکر و اذکار مین مصروف ہونے سے اوسکی رحمت و کرامت کا مستحق ہوتا ہے۔

شعر۔ درخت کا پھل اوس کے رگ و ریشہ سے خبر دیتا ہے + باپ کی پوشیدہ برائیان بیٹے سے ظاہر ہوتی ہین۔

خلاصہ۔ جیسے پھل سے درخت کے برے بھلے ہونے کا پتا چلتا ہے اسی طرح باپ کی شرافت و رزالت اوسکے لڑکے کی حرکات و سکنات سے ظاہر ہوا کرتی ہین۔

شعر۔ خود پسندون سے بینائی کی توقع نہ رکھنی چاہیے۔ مور کو اوسکے اپنے پاؤن کا عیب نظر نہین آتا۔

خلاصہ۔ مور کی طرح جو لوگ خود آرا ہین۔ اونہین اپنا موجودہ عیب نظر نہین آتا۔

شعر۔ تجھ سے جو کچھ رہ جائے اوس کا نتیجہ افسوس ہی افسوس ہے۔ اس افسوس کے سرمایہ کو تو کب تک جمع کرتا رہے گا۔

خلاصہ۔ انسان اپنی جمع کی ہوئی دولت کو جب اپنے ساتھ قبر مین نہین لیجا سکتا۔ بلکہ اوسکو افسوس کے ساتھ یہین چھوڑ جاتا ہے تو اس افسوس کے سرایہ کی فراہمی سراسر بے سود اور بے نتیجہ ہے۔ پس انسان کو لازم ہے کہ ہرگز ایسے افسوس کے سرایہ کو جمع نکرے۔

شعر۔ بیدار دولت اگر ایک مدت تک جاگتی رہی ہے تو ہمارے نصیبہ کے زمانہ مین نیند کی قطارکی ہے۔

خلاصہ۔ ہمارے زمانہ کے پہلے اگر دولت نے دوسرون کا ساتھ دیا ہے تو ہمارے زمانہ مین اوس نے ہم سے کنارہ کر لیا۔ یعنے ہمارے نزدیک پھٹکتی بھی نہین ہے۔

شعر۔ جب تک آرزو جل نہین جاتی۔ سینے مین دل صاف نہین ہوتا۔ آئینہ کا زنگ راکھہ ہی سے صاف ہوتا ہے۔

خلاصہ۔ جیسے راکھہ سے آئینہ صاف ہوتا ہے اوسی طرح آرزو جلکر خاک ہوجائے تو آرزو کی جلی ہوئی خاک سے دل کی صفائی حاصل ہوتی ہے۔ خلاصہ یہ کہ انسان جب اپنی خواہشات سے قطعًا دست بردار ہوجائے تو اوسکو اپنے قلب کی صفائی حاصل ہوتی ہے۔

شعر۔ جب صبح روشن ہوجائے تو خواب غفلت سے بیدار ہوجا۔ جامہ احرام کو توہرگز اپنا کفن نہ بنا۔

خلاصہ۔ جب صبح ہوجائے تو غفلت کی نیند سے بیدار ہوجا اگر سوتا ہی رہیگا تو جامہ احرام (سفیدہ صبح) تیرا کفن بنے گا۔

شعر۔ جب تیرے بال سفید ہوگئے تو عبرت کی آنکھہ کہول۔ اس چاندنی رات کو غفلت مین ضایع نہ کر۔

خلاصہ۔ جب تو بڈہا ہوگیا تو غفلت اور سستی کو چھوڑ کر ہمہ تن یاد آلہی مین مصروف ہوجا ایسی چاندنی رات (یعنی آخری عمر) کو غفلت سے ضایع مت کر۔

شعر۔ اجرائی حکم مین چرب اور نرمی ایک رتبہ رکھتی ہے۔ تیل پانی کو اپنا زیردست بناتا ہے۔

خلاصہ۔ جیسے تیل پانی کو اپنا زیردست بناتا ہے اسی طرح حکم کے اجرائی مین چرب و نرمی بہت مفید ثابت ہوتی ہے۔

شعر۔ نرم کمان کشاکش سے ہمیشہ سختی کہینچتی ہے۔ دوستون کے ساتھ ہلہ تحمل

سے متجاوز نہ ہوجا۔

خلاصہ۔ دوستوں کے ساتھ تحمل و برداشت کی حد سے نہ گذر جا یا کر ورنہ نرم کمان کی طرح تجھکو بھی سختیاں اُٹھانی پڑیں گی۔

شعر۔ جب بال سفید ہوگئے خضاب سے ہاتھ دھو ڈال۔ اندھیری رات میں صبح روشن کو مت چھپا۔

خلاصہ۔ جب تیرے بال سفید ہوجائیں تو ہرگز اُنکو خضاب سے کالے مت کرنا کیا روشن صبح کو اندھیری رات میں پوشیدہ کرنا اچھا ہے۔

شعر۔ دشمنوں کی ظاہرداری پر تو ہرگز دھوکہ نہ کھا۔ سوئی لگی ہوئی روٹی دیوانہ کتے کے آگے پھینک۔

خلاصہ۔ جیسے دیوانہ کتا بھولا بھالا نظر آتا ہے اور موقع پاکر کاٹ کھاتا ہے اسی طرح تو اپنے دشمن کے ظاہرداری پر دھوکا نہ کھا۔ اور دیوانے کتے کو جیسے سوزن دار روٹی سے مار ڈالتے ہیں تو بھی اپنے دشمن کو مکر و فریب سے مار ڈال۔

شعر۔ اگرچہ تنہائی میں بہت سارے فائدے ہیں۔ مگر احباب کی صحبت سے بجائے ایک سو عیش ہوجاتے ہیں۔

خلاصہ۔ اگرچیکہ تنہائی میں بہت سارے فائدے ہیں مگر دوستوں کی صحبت ہمارے آرام اور خوشی کو بہت کچھ بڑھاتی ہے۔

شعر۔ دل کی تنگی نے مجھ دہاں بس رکھا ہے۔ غنچہ کی طرح میرے حلق میں زبان ہل نہیں سکتی۔

خلاصہ۔ غنچہ کی زبان جیسے بند ہے اسی طرح میرے دل کی تنگی نے میری زبان کو حلق میں روک رکھا ہے۔

شعر۔ بیہودہ ہنسنے والا پھول اور بیہودہ رونے والا بلبل (تو) اس باغ میں میرا دل کیسے شگفتہ ہوگا۔

خلاصہ۔ دنیا مقام رنج و تعب اور موقع آفت و مصیبت ہے تو یہاں نا مینا کیسے خوش رہ سکتا ہوں۔

شعر۔ بندگی کا کاکو کیر طوق گردن پر بہتر ہے اوس انگوٹھی سے جو تجھ کو

سلیمان بنا دے۔

خلاصہ۔ ذاتی محنت و مشقت کی کمائی اوروں کی داد و دہش سے بدرجہا بہتر ہے

شعر۔ بدصورت شخص بُری خصلت کو اپنی طبیعت سے کیسے دور کرسکتا ہے (جبکہ) بدصورت شخص کیلئے بدخصلتین لازم ہوگئی ہین۔

خلاصہ۔ اکثر بدصورت بدسیرت ہی ہوتا ہے۔

شعر۔ خواہش کا ہاتھہ صدف کی طرح ناکسون کے سامنے مت کھول۔ جو کچھہ چاہتا ہے وہ عالم بالا سے طلب کر۔

خلاصہ۔ مخلوق سے نہ مانگ کر جو کچھہ تجھکو درکار ہے وہ اپنے خالق اکبر ہی سے مانگ۔

شعر۔ اہل ہمت کو دوبارہ تکلیف دینی غلطی ہے۔ ہر دو جہان کی آرزو ایک ہی جگہ سے طلب کر۔

خلاصہ۔ ارباب ہمت و سخا کو بار بار تکلیف دینی مناسب نہین۔ دونون جہان کی تمناؤن کو خالق اکبر ہی سے طلب کر۔

شعر۔ چنار کے مغز مین تہدستی سے یہ پیچ و تاب ہے (مگر) بیوقوف کی نظر اوسکو جوہر خیال کرتی ہے۔

خلاصہ۔ چنار کے مغز مین جو پیچ و تاب ہے وہ اوسکے تہی دست ہونے کے باعث سے ہے مگر بیوقوف اوسکو جوہر خیال کرتا ہے۔

شعر۔ اس سرائے خاکی مین بغیر رنج و محن کے کوئی راحت نہین ہے۔ پھول کی ہنسی گلاب کی طرح رونے کی تلخی رکھتی ہے۔

خلاصہ۔ گلاب کے مرجہانے کے بعد اوسکی تلخی زیادہ ہوتی ہے جیسے گلاب کا عرق تلخ ہوتا ہے۔ گویا گلاب کا کہلنا اوسکی تلخی کا موجب ہوتا ہے۔ اسی طرح انسان کو راحت کے بعد ضرور کلفت اٹھانی پڑتی ہے۔

شعر۔ اگرچہ کہ لوگون کو اپنی چرب زبانی سے مین نے بے حد فائدہ پہونچایا ہے مگر گفتگوئے چرب سے شمع کی طرح میرے حصہ مین کاہش ہی نصیب ہوئی۔

خلاصہ۔ اگرچہ کہ مین نے اپنے حسن اخلاق اور نرم کلامی سے لوگون کو دائم تق

کی طرح روشنی) فائدہ پہونچایا ہے مگر شمع کی طرح میرے حصہ مین کاہش ہی نصیب ہوئی۔

شعر۔ اے صائب تن پروردن کے ساتھ آسمان زیادہ تر مہربان ہے۔ قصاب کا پنجہ پہلوے چرب پر فخر کرتا ہے۔

خلاصۂ۔ اے صائب جیسے قصاب کا پنجہ پہلوے چرب ہی پر پڑتا ہے اسی طرح تن پروردن ہی کے ساتھ آسمان زیادہ تر مہربانی رکھتا ہے۔

شعر۔ سخت دل لوگون پر سائل کا واپس کرنا مشکل نہین ہے۔ پہاڑ باوجود ایسے سنگین لنگر کے حاضر جواب ہے۔

خلاصۂ۔ جیسے پہاڑ باوجود ایسے بھاری لنگر کے فوراً جواب دیدیتا ہے اسی طرح سنگدلون پر سائل کو محروم کرکے ٹالنا کوئی مشکل امر نہین ہے۔

شعر۔ دریا دلون کے نظر مین بادشاہ اور فقیر یکسان ہے۔ زمین کی پستی اور بلندی پانی مین پوشیدہ ہے۔

خلاصۂ۔ جیسے زمین کی پستی اور بلندی سطح آب مین پوشیدہ رہتی ہے اسی طرح دریا دلون کے نظر مین بادشاہ اور فقیر برابر رہتے ہین۔

شعر۔ غریبی مین سنگین دل دیدہ ور ہوتے ہین۔ ممکن نہین ہے کہ گوہر پانی مین اپنی بینائی کی آنکھہ کہول سکے۔

خلاصۂ۔ جسطرح پانی کے اندر موتی اپنی آب و تاب نہین دکہلا سکتا اسی طرح بغیر افلاس کے حالت تمول مین سنگدل نرم نہین ہوتے۔

شعر۔ روشن دلون کی روزی کو زخمی چشم لازم ہے۔ بغیر خون شفق ایکدن بھی آفتاب کو روٹی نہین ملتی۔

خلاصۂ۔ روشن دلون کی روزی کا نظر بد سے خون آلودہ ہونا لازمی ہے جیسے روشن دل آفتاب کی روٹی شفق آلودہ ہوتی ہے۔

شعر۔ تیز رفتار عمر سے دلبستگی نہ رکھہ کیونکہ رکاب مین پھیر جانے سے گھوڑے کی دوڑ مین کمی نہین ہوتی۔

خلاصۂ۔ تیز رفتار عمر سے دلبستگی نہ کر۔ جسطرح رکاب مین پھیر جانے سے گھوڑے کی دوڑ مین کمی نہین ہوتی اوسی طرح ہماری دلبستگی عمر کیساتھہ اوسکو بڑہا نہین سکتی۔

شعر- صاف باطنوں سے عیب پوشی کی امید نہ رکہہ + کہلے آئینہ سے عیب پوشی کی خواہش نہ کر۔

خلاصہ یعنے باطن لوگ آئینہ کی طرح جو بات سامنے آجائے ظاہر کئے بغیر نہیں رہ سکتے

شعر- آسمان کی چکی آب مروت سے خالی ہے + جب تک تیرا دل گیہون کو جیسا چاک نہو جائے روٹی مت طلب کر۔

خلاصہ یہ- چکی گیہون کے دانون کو جب تک بیس نہ ڈالے روٹی نہیں ملسکتی ہے اسی طرح اس بے مروت آسمان سے ہم کو رنج کے بغیر بہلائی کی ہرگز توقع نہ رکہنی چاہیئے۔

شعر- ریت سے روغن کہینچ اور لب کو طمع سے چکنا مت کر۔ سینے پر تیغ رکہہ اگر دریا سے پانی مت مانگ۔

خلاصہ یہ۔ ریت سے تیل نکالنا جیسے ایک غیر ممکن بات ہے تو ایسے غیر ممکن بات کے کرنے کی کوشش کر مگر طمع کو مطلقاً چہوڑ دے۔ سینے پر تیغ رکہہ لے یعنے مرجانے کے لئے تیار ہو جا مگر دریا سے پانی مت مانگ۔

خلاصہ اسکا یہ ہے کہ طمع کرنا اور کسی کا دست نگر بننا موت سے بدتر ہے۔

شعر- آئینہ ہو جا اور پہر پری چہرہ نکا وصال طلب کر + پہلے گہر کو صاف کر لے پہر مہمان کو بلا۔

خلاصہ یہ- پاک باز- پاک دل- پاک باطن- پاک طینت ہو کر اور ظاہر و باطن کو ایک کر کے عشق حقیقی کا طالب اور طلبگار رہو۔

شعر- دغا باز دوستون کی آزمایش ضرورت کے وقت ہے + تجربہ کے طور پر دوستون سے قرض مانگ۔

خلاصہ یہ- قرض مانگ کر سچے اور جہوٹے دوستون کو آزمالے۔

شعر- اے سیاہ باطن صبح کے فیض سے غافل مت رہو۔ اس بے غبار نفس کی صفائی کو معلوم کر۔

خلاصہ یہ- صبح کے بافیض وقت سے فائدہ اوٹہانا چاہیے۔

شعر- عمر کے قافلہ کی گرد گو کہ ظاہر نہیں ہے۔ مگر رات اور دن کے دو اسپ رفتار سے معلوم کر۔

خلاصہ یہ- رات اور دن جو روان اور دوان ہین یہ قافلہ عمر کی روانی ہے اس سے

باخبر ہو کر سفر آخرت کی تیاری سے غافل مت رہو۔

شعر۔ ظالم کو مر جانے تک خلق کے خون ریزی سے سیرابی نہیں ہوتی۔ جو شخص تشنہ سو جاوے آب رواں کو خواب میں دیکھتا ہے۔

خلاصہ۔ جیسے پیاسا خواب میں بھی پانی ہی پانی کو دیکھا کرتا ہے۔ اسی طرح ظالم خلق کی خون ریزی سے کبھی سیر نہیں ہوتا۔

ردیف بائے فارسی

شعر۔ آسمان کے فتنہ بار گنبد میں مت سو + موسم بہار میں پل کے سایہ میں مت سو۔

خلاصہ۔ دنیا فانی ہے اس میں تو ہرگز غافل مت رہو۔

شعر۔ آسمان کا کہکشون کی تیغ ہاتھہ میں لئے کہڑا ہے + آبدار شمشیر کے سایہ میں مت سو۔

خلاصہ۔ آسمان کا کہکشون کی تلوار ہاتھہ میں لیکر تیرے قتل پر مستعد کھڑا ہے تو تجھکو ہرگز غافل نہیں سونا چاہیئے۔

شعر۔ زمین مرمر مرگ کے پیہر کے نیچے پڑی ہوئی ہے + اس مستعار فرش پر ہرگز کسی طرح مت سو۔

خلاصہ۔ زمین پر رہنے والے سب کے سب فانی ہیں تجھکو ہرگز اس مقام میں غافل نہیں سونا چاہیئے۔

شعر۔ عناصر کے چار دن محرابون سے شکست برس رہی ہے + چار دشمنون میں تجھکو غافل نہیں سونا چاہیئے۔

خلاصہ۔ آب و آتش خاک و باد ایک دوسرے کے ضد اور دشمن ہیں تو تجھکو ان دشمنون میں غافل نہیں سونا چاہیئے۔

شعر۔ اگرچہ کہ رات کی تاریکی بے ادبی کی پردہ پوش ہے + مگر تو بے ادب اپنے ادب کا خیال رکھہ اور مت سو۔

خلاصہ۔ اگرچہ کہ رات کی تاریکی تیرے برے افعال کی پردہ پوش ہے مگر تجھکو اپنے ادب کا خیال رکھکر نہیں سونا چاہیئے۔

شعر۔ مچھلی کی دو روشن آنکھیں پانی میں۔ دو گواہ ہیں کہ ناپیدا کنار دریا میں مت سو۔

خلاصۂ۔ مچھلی کی کھلی ہوئی آنکھین اس امر کی گواہ ہین اور یہ جتلا رہی ہین کہ دنیا کی دریا ہین جسکا کنارہ نہین ہے جیسے کوئی تیراک تیر کر اس سے جانبر نہین ہوتا ہے تو اس سے غافل مت سو۔

شعر۔ جال کی آنکھون مین شکار کے شوق سے نیند نہین آئی۔ اگر تو شکار کی لذت پایا ہے تو مت سو۔

خلاصۂ۔ جال کی آنکھین شکار کے شوق مین کھلی ہوئی ہین اگر تجھکو رحمت رحمٰن کے شکار کا مزہ ملا ہے تو ساری رات عبادت مین مصروف رہو اور ہرگز مت سو۔

شعر۔ ناقہ لیلےٰ کی بانگ بلال شب رکھتا ہے۔ مجھ مجنون کی نصیحت کو یاد رکھ اور مت سو۔

خلاصۂ۔ انسان دن کے اہم مشاغل سے فارغ ہو کر جب رات کو عالم تنہائی مین حضور قلب سے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہے تو بارگاہ باری سے اوسکو مقبولیت کا شرف عطا فرمایا جاتا ہے اسلئے رات کو عبادت مین مصروف رہنا ہرگز غافل سونا نا چاہیے۔

شعر۔ آہ کے جھنڈے کے سایہ مین تو آپ اپنے کو پہونچا ایسی رات کو جسکی صبح مین لڑائی ہے ہرگز مت سو۔

خلاصۂ۔ چونکہ انسان کو ہر دم و لحظہ موت کا سامنا اور حساب و کتاب کا دغدغہ ہے اسلئے اوسکو کبھی اللہ تعالیٰ کے ذکر و تسبیح سے ہرگز غافل نہین رہنا چاہیے۔

شعر۔ بیمار دار پر خواب مست حلال نہین۔ اپنے زخمی دل پر رحم کر اور نہ سو۔

خلاصۂ۔ ہم کو اپنے دل زار پر رحم کرکے اس دوروزہ زندگی کو ہرگز غفلت مین ضائع نہ کرنا چاہیے۔

شعر۔ رات کو گناہ گارون کی صحبت سے علیحدہ ہو جا۔ جب تو آئینہ کی طرح دل رکھتا ہے تو زنگبار مین مت سو۔

خلاصۂ۔ رات کو عالم تنہائی مین اللہ تعالیٰ کی عبادت کر اور اپنے دلکو سیاہ کاری سے سیاہ نہ بنا۔

شعر۔ تو اپنے نفس کی حرکت کو دیکھ اور عبرت حاصل کر۔ دوست جا رہا ہے تو ہرگز مت سو۔

خلاصۂ۔ اپنے تنفس کی آمد و شد سے عبرت حاصل کر اور غافل نہ سو۔

شعر۔ عمر کی چوٹی کا پھول چشم بیدار ہے۔ برخلاف نگاہین زمانہ کی آنکھ کے تو مت سو۔

خلاصہ۔ تیری چشم بیدار مثل پھول کے ہے اسکو گلچین کے ہاتھ سے ضائع ہونے نہ دے یعنے عمر کو خواہشات نفسانی سے خراب مت کر۔

شعر۔ تیری زمین کا پانی کسی دہقان سے ہرگز کم نہیں ہے تو بھی آنسو کے دانے بو اور دانے

خلاصہ۔ اپنے اعمال اور افعال پر نادم ہو کر رات دن عبادت الٰہی مین مصروف ہوجا۔

شعر۔ تیرے جسم کا معمار آنکھ اور کانون کی سوراخون سے پُر رخنہ ہے۔ صاحب دل کی نصیحت سُن اور مت سو۔

خلاصہ۔ دراڑ۔ کھوکھلی۔ سوراخون والی دیوار جیسے ناپائدار ہوتی ہے اسی طرح تیرے قالب کی دیوار بن یعنی (اعضا جسم) آنکھون اور کانون کی سوراخون سے کمزور اور قریب الانہدام ہوگئی ہین یعنے تیری روح۔ قالب خاکی کو بہت جلد خالی کرنے والی ہے تو ایسی حالت مین تجھکو ہرگز غافل نہین سونا چاہیے۔

شعر۔ بیدار دولت تیرے بالین کا شمع بنی ہوئی ہے۔ دیبا کے نقش کی طرح ایک ہی حالت پر مت سو جا۔

خلاصہ۔ تیرے دولت کی بیداری شمع بالین کی طرح صرف صبح تک ہے دیبا کے نقش کی طرح سے تو غافل ہو کر مست سو۔

شعر۔ مطرب اور مئے کے ذوق وشوق مین تو ساری راتین جاگتا رہا۔ ایک رات مناجات کے شوق مین مت سو۔

خلاصہ۔ قوالون کی ہرزہ سرائی اور شراب وکباب کے ذوق وشوق مین تو ساری راتین جاگتا رہا ہے ایک رات اللہ تعالی کی پاک بارگاہ مین گڑگڑاتے اور تضرع وبکا سے التجا کرنے کے شوق مین بھی جاگتا رہو۔

شعر۔ مہندی کی رنگ کے شوق مین لڑکے رات کو نہین سوتے ہین۔ کیا (اچھا ہوگا) کہ اگر تو بھی اوس خالق کائنات کے محبت کے نقش ونگار کے شوق مین ایک رات نہ سو۔

خلاصہ۔ جیسے لڑکے مہندی کے رنگ کے شوق مین ساری رات جاگتے رہتے ہین تو بھلا تو بھی ایک رات اپنے مالک حقیقی کی محبت حقیقی کے نقش ونگار کو اپنے دل پر جمانے کے خیال سے نہ سو۔

شعر۔ دنیا مردہ دلون کی قبرستان بنی ہے۔ اس پژمردہ قبرستان مین تو مت سو۔

خلاصہ۔ دنیا مردہ دلوں کا قبرستان ہے تو تجکو اس قبرستان میں نہیں سونا چاہیے۔

شعر۔ خاک کا ذرہ ذرہ موسم بہار کی وجہ رقص میں ہے۔ تو بھی زمین کا ایک جزو ہے اس بہار میں مست سو۔

خلاصہ۔ موسم بہار میں خاک کا ذرہ ذرہ سرسبز اور شاداب ہو کر لہلہانے لگتا ہے تو تو بھی خاک کا ایک ذرہ ہے پھر کیوں اس دنیا کے مقام میں یاد خدا سے غافل رہتا ہے۔

شعر۔ اے صاحب مولوی کے اوس غزل کا یہ جواب ہے۔ کہ عمر کی ایک رات کم سمجھ اور مست سو۔

خلاصہ۔ اے صاحب میں نے مولوی کے اوس غزل کا یہ جواب لکھا ہے کہ عمر کی ایک رات کو کم گن اور مست سو۔

ردیف تاء فوقانی

شعر۔ جس نے خاک میں جس خزانہ کو پوشیدہ کرنا چاہیے۔ وہ خلق کی نظروں سے اپنی سخاوت کو چھپاتا ہے۔

خلاصہ۔ جس نے اپنی داد و دہش کو مخلوق کی نظر سے پوشیدہ رکھا در اصل در اوس کا مخفی خزانہ ہے۔

شعر۔ خشم جہان سوز کو زبان حلم سے کوتاہ کرنا آتش سوزان کو اپنا پرپانی بہانا ہے

خلاصہ۔ غصہ بہت خراب اس کا ضبط کرنا اچھا ہوتا ہے۔

شعر۔ ہر ایک ماتم و رنج کی اصل دنیا کی دلبستگی ہے ہمارے ہی تعلقات سے ہر ایک غم پیدا ہوتا ہے۔

خلاصہ۔ دنیا کے تعلقات اور اوس کی دلبستگی ہمارے رنج و محن کو پیدا کرتی ہے

شعر۔ اس جہان میں وہی لوگ بازی لے گئے۔ جنکی نقش کیا تہ مدا فقت کے

خلاصہ جو اپنے مقدر پر شاکر و صابر ہو وہی رحمت الٰہی کے مستحق ہوئے۔

شعر۔ گیہوں کے کہانے نے آدم علیہ السلام کو جنت سے نکالا۔ تاکہ تو سمجھے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایک جو کے برابر بھی اطاعت آسان نہیں۔

خلاصہ۔ تھوڑی سی عبادت بھی سہل اور آسان نہیں ہے۔

شعر - اولاد کے پیدا ہونے سے خوش ہونا کم فہمی ہے + کیونکہ اولاد کا وجود غم کی اصل ہے
خلاصطلب - اولاد کے ہونے کی خوشی کم فہم شخص ہی کرتا ہے -

شعر - آفرینش مین اگر مطمئین دل ہے تو وہی دل ہے - جو تعلقات سے فارغ ہے -
خلاصطلب - وہی شخص دنیا مین مطمئین ہے جو تعلقات سے فارغ ہے -

شعر - بغیر قسم کہائے بات سوچ سمجھ کر کہو + کیونکہ دروغ گوئی کی شاہد قسم ہے -
خلاصطلب - قسم کہا کر کوئی بات کہنی - اوسکے جہوٹے ہونے کی دلیل ہے -

شعر - خاک کے نیچے غنی کو فقیر کے مقابل اگر کچھ فوقیت ہے تو چند حسرتون کی ہے -
خلاصطلب - قبر مین غنی اور فقیر سب برابر ہین - غنی کو دنیا مین مال چھوڑ جانیکی حسرت باقی رہیگی

شعر - اے صاحب جو شخص ازل کی تقسیم پر راضی ہے - اوس نے عیش دائمی کا پتا لگایا ہے
خلاصطلب - جو شخص اپنی تقدیر پر راضی ہے اوسی کے حصہ مین دوامی عیش ہے -

شعر - گذرنے والی عمر کے ساتھ لوگون کی دل بستگی کیون ہے + اس آب روان مین سایہ کا قرار کیسے -

خلاصطلب - عمر ناپایدار سے دلبستگی اچھی نہین -

شعر - خزان کے موسم مین پتون کا جہڑنا ایک لحظہ سے زیادہ کم ہمیشہ نہین تو پہر اورونکو مرتے لوگ کیسے خوش ہوتے ہین -

خلاصطلب - جب موت سب کے لئے مقدر ہو چکی ہے تو ہم کو دوسرون کے مرنے اور اپنے زندہ رہنے پر ہرگز خوش نہین ہونا چاہیئے -

شعر - جب تیرا رزق سفرہ افلاک (لوح محفوظ) پر لکھا ہوا ہے تو پہر رزق کے لئے یہہ تیری تگ و دو فضول ہے -

خلاصطلب - بمصداق آیۂ کریمہ وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَی اللّٰهِ رِزْقُهَا انسان کو ہر حالتمین مطمئین رہنا چاہیئے کیونکہ اوسکا مقررہ رزق اوسکو بے کم وکاست ملتا رہیگا -

شعر - بے قید پانی شراب تلخ کا کام کرتا ہے + یہ بات دولتمندون کی مستی سے ظاہر ہے -
خلاصطلب - شراب کی طرح دولت بھی انسان کو مست کرتی ہے -

شعر - جنگلون مین درد کا علاج تو نہ پاسکے گا - البتہ ہر شہر کی بیماری حکیمونکے موافق ہوتی ہے
خلاصطلب - سچ ہے جہان جسقدر حکیم ہین وہان اوسیقدر بیماریان بھی ہوتی ہین -

شعر۔ کامل ہنروالے اپنے وطن مین غریب ہین۔ جیسے پشت صدف مین گوہر شہوار بھی یتیم ہے۔

خلاصۂ۔ سچ ہے ہنرمند لوگ اپنے وطن مین بے قدر ہوتے ہین۔

شعر۔ جب تک تجھکو اورون کی طرح صرف ظاہر بینی ہی سے کام ہے۔ تو تیری صورت پہ آنکھین ایسی ہین جیسا کہ دیوار پر آئینہ۔

خلاصۂ۔ اگر آنکھون سے صرف ظاہر بینی درکار ہے تو آنکھون کا ہونا اور نہونا برابر ہے۔

شعر۔ اے اسلام سے صرف گفتگو ہی پر تسلی پائے ہوئے شخص۔ لوگون کی خدمت کا تپکہ زنار سے کم نہین ہے۔

خلاصۂ۔ صرف زبانی جمع وخرچ سے اسلام کی تکمیل اور تتمیم نہین ہوسکتی تاوقتیکہ عمل نہ کیا جائے۔

شعر۔ بیماردل خواب سے تاریک ہوجاتا ہے۔ اس بیمار کے بالین کا چراغ چشم بیدار ہے۔

خلاصۂ۔ جسکے دل مین درد ہے۔ اوسکو نیند نہین آتی۔ اور جسکو نیند آتی ہے اوسکے دل مین درد نہین ہوتا۔

شعر۔ بیکار لوگون کے مرنے کی آسمان کو پروا نہین۔ درخت بے ثمر باغبان کے کندہے پر بار ہے۔

خلاصۂ۔ بیکار اور نالایق آدمیون کے مرنے کا زمانہ کو کچھ بھی غم نہین ہوتا۔

شعر۔ اسلئے سوئی کی آنکھ ہمیشہ دبنا لہ دار ہے۔ کہ اوسکی نظر کا قبلہ آرزونکے دہاگے ہین۔

خلاصۂ۔ حریص اور طامع بے خطر اور بے ضرر نہین رہتے۔

شعر۔ جن کی آنکھین دوسرون کی خرمن کی طرف لگی ہوتی ہین۔ غربال کی طرح اوسکے دل مین ہزار سے زیادہ سوراخین ہوتی ہین۔

خلاصۂ۔ لالچی کا دل لالچ سے ہمیشہ زخمی ہوا کرتا ہے۔

شعر۔ جو لوگ کے تیرے ہمرنگ اور ہم خیال نظر آتے ہین۔ اگر تو اپنے لباس سے باہر آجائے تو تجھکو پہچانینگے بھی نہین۔

خلاصۂ۔ ظاہر بینون اور ظاہری محبت اور الفت رکھنے والون سے حقیقی اتحاد اور اتفاق کی توقع نہ رکھنی چاہیئے۔

شعر۔ اگر بات کان سے گذر کر دل تک نہیں پہونچتی ہے تو یقین کر کہ تیرے سخن کی نارسائی کا باعث ہے۔

خلاصۂ۔ سنجیدہ کلام دل نشین ہوتا ہے اور بیکار و فضول باتین دل مین جگہ نہین پاتین۔

شعر۔ دل کا مطلب بغیر سختی کے جہان سے نہین نکل سکتا۔ پتھر سے آگ نکالنے کا کام لوہے ہی کا ہے۔

خلاصۂ۔ زمانہ مین سختی کے بغیر کوئی کام نہین نکلتا۔

شعر۔ جب تجھ سے کوئی غلطی ہو جائے تو شرمندہ ہو جایا کر۔ غلطی کر کے نادم نہ ہونا تیری اور دوسری ایک غلطی ہے۔

خلاصۂ۔ غلطی کا اقرار کرنا اور اوس سے نادم ہونا نہایت ہی ضروری ہے۔

شعر۔ تخت جمشید اور ملک سلیمان کی مجھے آرزو نہین۔ میری آرزو یہ ہی ہے کہ معشوق حقیقی کے گوشہ دل کی راہ ملجائے۔

خلاصۂ۔ مین عشق حقیقی کا طالب ہون۔

شعر۔ عنبر بن شب کی بہار صبح کی سفیدی ہے۔ وہی شخص خوشحال ہے جو اس بہار سے بہرہ اندوز ہے۔

خلاصۂ۔ سحر خیزی اور صبح کے فورا ای وقت کی عبادت سے جو شخص فائدہ اوٹھاتا ہے وہی شخص خوشحال اور صاحب نصیب ہے۔

شعر۔ اے صائب بے غم لوگ درد کی سر نہین رکھتے ورنہ صندل کا احسان درد سر بدتر ہے۔

خلاصۂ۔ ہمدرد لوگ اور ون کے ساتھ ہمدردی کرتے ہین مگر دوسرون کا بار احسان نہین اوٹھاتے۔ اے صائب تو جس شخص کو جو چیز دے اوسکا ذکر نہ کر کیونکہ احسان کا عوض چاہنا گدائی سے کم نہین۔

شعر۔ ناقص کے حق مین اظہار عجز سے بڑھکر کوئی کمال نہین۔ ڈوبنے والے کی دستگیری اوس کا اپنا ہاتھ اونچا کرنا ہے۔

خلاصۂ۔ ناقص اور نادان کو عجز و انکساری ہی بھلی ہوتی ہے۔

شعر۔ اگر تجھکو بقا چاہیے تو اس جہان فانی سے منہ پھیرے۔ اگر تجھے لطف دوتا چاہیے تو کونین سے قطع تعلق کر۔

خلاصہ۔ اگر تو طالب مولا ہے تو کونین کی آرزوؤن سے دست بردار ہو جا۔

شعر۔ آنکھون کی روشنی کی امید لوگون کے کحل الجواہر سے مت رکھ۔ اگر تجھے سرمہ چاہئے تو اپنی ذات کو شکستہ اور سائیدہ بنا۔

خلاصہ۔ لوگون سے بھلائی کی توقع رکھنی فضول اور بے سود ہے۔ اگر تجھکو اپنی غفلت کی بھلائی منظور ہو تو اپنی خواہشات کو مطلقاً چھوڑ دے

شعر۔ دلون کے جوش کی سرگرمی داغ دل سے ہوتی ہے۔ مجلس قیامت مین گرمی پیدا کرنے والا سورج ہوگا۔

خلاصہ۔ عشق حقیقی کا داغدار دل نجات کا باعث ہوگا۔

شعر۔ ہمارے بلند پہاڑ جیسے گناہون کے سایہ مین خلقت قیامت کی حرارت سے آسودہ رہے گی۔

یعنے ہم اسقدر گناہ کے مرتکب ہوئے ہین کہ ہمارے ایک ایک گناہ کو جمع کیا جاوے تو اسکے مجموعون کا ایک پہاڑ ہو جاوے گا۔ پس مخلوق تپش آفتاب محشر سے ہمارے گناہون کے پہاڑ کے سایہ کا سہارا پکڑے گی۔

خلاصہ۔ ہمارے گناہگار ہونے مین کوئی کلام نہین ہے کہ صاحب کتاب نے اسکو ایک سایہ دار پہاڑ قرار دیکر مخلوق کو حرارت قیامت سے پناہ مین رکھنے کا مذاق جو کیا ہے وہ شاعر کی مذاقانہ طبع آزمائی ہے۔

شعر۔ اپنے نفس کی باگ کو کھینچ رکھنا مردون کا جہاد ہے۔ سوچ سمجھہ کر سانس لینا اہل عرفان کا کام ہے۔

خلاصہ۔ خواہشات نفس پر غالب رہنا مردون کا کام ہے۔

شعر۔ عمر تو گذر گئی مگر تو نے اپنے کلام کو نرم نہین کیا۔ اس دانتون کی تیزی سے آخر تجھکو کیا حاصل ہوا۔

خلاصہ۔ یہ منہ صرف کھانے پینے کے لئے نہین بلکہ اسکی غرض وغایت نرم کلامی ہے

شعر۔ تیری سخت طبیعت مین سوہان کا اثر نہین ہوتا۔ ورنہ زمانہ کا انقلاب خود سوہان کا حکم رکھتا ہے۔

خلاصہ۔ ہر طبیعت کی اصلاح کے لئے زمانہ کا انقلاب ہی کافی ہے۔

شعر۔ جب نفس عقل کے ہاتھ سے باگ چھین لیا تو بلا ہو جاتا ہے (جیسے)
حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ سے جب عصا زمین پر گر پڑا تو اژدہا بنجاتا ہے۔
خلاصہ۔ انسان کے عقل کی سلامتی اوسی وقت تک ہے کہ جب تک وہ نفس پر غالب ہے
شعر۔ اگر تو جوان مرد ہے تو آرزو کے منہ پر دروازہ بند کردے۔ ورنہ سد سکندر کا
باندھنا بھی آسان ہے۔
خلاصہ۔ ترک آرزو وحرص ہی سے انسان کی جوانمردی ثابت ہوتی ہے۔
شعر۔ اے صائب روٹی کے واسطے اپنی عزت برباد نہ کر۔ کیونکہ جب ابر دجمع ہو گئی
تو وہی آب حیات ہے۔
خلاصہ۔ آب حیات کے مقابل عزت کو ترجیح اور فضیلت ہے۔
شعر۔ مجلسون مین بایکدیگر کانا پھوسی کرنی گویا نفاق کا بیج سیتھون کی زمین مین بونا ہے
خلاصہ۔ مجلسون مین کانا پھوسی نفاق پیدا کراتی ہے۔
شعر۔ انسان کے لئے قرب الٰہی حاصل کرنے کے بہت سارے راستے ہین۔ مگر
قریب کار استہ لوگون کا دل ہاتھ مین لانا یعنے انہین خوش رکھنا ہے۔
شعر۔ تو جو کچھ مانگتا ہے ہنس مکھ لوگون سے مانگ۔ جسکے پیشانی پر میں نہین ہوتا وہ
صبح کی طرح فیض بخشتا ہے۔
خلاصہ۔ خوش اخلاق لوگون سے فیض کی توقع ہو سکتی ہے۔
شعر۔ باوجود سخت ضرورت کے خلق سے بے پروائی اچھی ہے دریا کے کنارے خشک
دہان مرنا اچھا ہے۔
خلاصہ۔ کمال احتیاج اور ضرورت پر بھی نہ مانگنا جوانمردی کی دلیل ہے۔
شعر۔ مست لوگون کا نعرہ کشتی مے کا بادبان ہے۔ شراب خواری کی مجلس مین
مے کشون کا ہائے وہو اچھا ہوتا ہے۔
خلاصہ۔ شراب معرفت کے مست ومخمور۔ لوگ جب ہائے وہو کے ذکر واذکار کے
شغل سے تزکیہ قلب کا شوق کرتے ہین تو انہین منزل مقصود کو رسائی کی قوت وقدرت حاصل ہو جاتی ہے
شعر۔ بچون کو شنبہ کا فکر جمعہ کی لذت کو بدمزہ بنا دیتا ہے۔ اگر آج کی خوشی مین کل کا
اندیشہ نہو تو اچھا ہے۔

خلاصہ ہے۔ موجودہ خوشی کو آیندہ کا فکر و اندیشہ بدمزہ کر دیتا ہے

شعر۔ اے صائب کوئی کام بے تامل کرنا اچھا نہین ہوتا۔ مگر بے تامل دنیا کا چھوڑ دینا بہت ہی اچھا ہے۔

خلاصہ یہ کہ غور و خوض اور فکر و تامل دنیا سے دست بردار ہونا بہت ہی اچھا ہے۔

شعر۔ ارباب دولت کی غفلت کیلیے کسی سبب کی ضرورت نہین۔ ایام بہار مین نیند کہانیونکی محتاج نہین ہوتی

خلاصہ یہ۔ دولت باعث غفلت اور موجب خواب راحت ہے۔

شعر۔ بے ادب جاہلون سے گفتگو کرنی عقل کے بالکل خلاف ہے۔ جو شخص بچون کا ساتھ دیتا ہے وہ دیوانہ ہے۔

خلاصہ یہ۔ سچ ہے جواب جاہلون بہ شد خموشی۔

شعر۔ آسمان بہت جلد مطلب جو کو دور کر دیتا ہے۔ جب مہمان بیکار ثابت ہوا تو صاحب خانہ پر بار ہوتا ہے۔

خلاصہ یہ مطلب جو خود غرض بہت جلد ذلیل و خوار ہوتے ہین۔

شعر۔ حلال شے کا حرام مین صرف ہونا ممکن نہین۔ حرام و حلال کے جمع و خرچ سے ظاہر ہے

خلاصہ یہ۔ حلال۔ حلال ہی مین اور حرام حرام ہی مین صرف ہوتا ہے یہ ممکن نہین ہے کہ حلال حرام مین صرف ہو۔

شعر۔ صاف دلون کو خاک سے اٹھانا چاہیے۔ بے گرہ بلکے موتی پرونے کے قابل ہین

خلاصہ یہ۔ صاف دلون کو افلاس غربت کی مصیبت سے بچا لینا چاہیے۔

شعر۔ اس جہان مین جس کا انجام گھر خالی کرنا ہے۔ جو عمارت قایم رہنے والی ہے وہ خود سازی (یعنے روحانی اصلاح) ہے۔

خلاصہ یہ۔ سچ کہا ہے۔ شعر۔ رہنے والے تھے نہان یا کہ تھے جانے والے۔ خاک سمجھے تھے مکانون کے بنانے والے۔

خانہ سازی دنیا ہی مین رہ جایے گی خود سازی ساتھ دینوالی ہے اسلیے ہم کو خود سازی (اصلاح روحانی) کی فکر کرنا چاہیے۔

شعر۔ تیرا دل جب تک آرزو کا خام رشتہ رکھے گا۔ مکڑی کے جال کی طرح تجھکو تار تننے سے کام ہے۔

خلاصہ - تیری آرزون کا انجام اور نتیجہ مکڑی کے جال سے بھی بود اہے -
شعر - اہل زمانہ کو دولت کی مصیبتون کا حال معلوم نہین - جیسے موٹے لقمے مین ہڈی نظر نہین آتی -
خلاصہ - دولت اور ثروت باعث بلائے جان ہے
شعر - بچہ دایہ کو بہشت کی حور اور دودھ کی نہر خیال کرتا ہے - کیونکہ کم عقلون کو اہل جہان کی برائیون کا حال معلوم نہین -
خلاصہ - کم عقل ہی دنیا کو دوست رکھتا ہے -
شعر - جاہلون کی گفتگو سننے سے زیادہ ہوتی ہے - غافل شخص کا خرچ آمد سے زیادہ ہوتا ہے -
خلاصہ - جاہل سنتے کم اور کہتے بہت ہین -
شعر - زندگی کا زمانہ نقش برآب سے زیادہ ناپائدار ہے - دریا سے موج کی تقدیر مین پیچ وتاب سے زیادہ نہین ہے -
خلاصہ - زندگی بالکل ہی بے اعتبار ہے -
شعر - خودآرائی مین بہت سارے خطرے پوشیدہ ہین - مور کے شکار بند کا حلقہ اوسی کے پر زنکا ہے -
خلاصہ - خودآرائی مین بہت سارے نقصان ہین -
شعر - دوسرونکی آتش بیگانہ کا دودھ ہے - ان کا دودھ اپنا شور با ہے -
خلاصہ - باراحسان سوہان جان ہے -
شعر - جب تک سخاوت غرض کی آمیزش سے پاک نہو مفید نہین ہے - نام آوری کی غرض سے روپیہ اور اشرفی دینا سخاوت نہین ہے
خلاصہ - خلوص نیت اور بے غرض سخاوت اچھی ہوتی ہے -
شعر - جب تک سانس کی آمد ورفت ہے - جان چل چلاؤ مین ہے - عمر کے گھوڑے کیلئے ایک تازیانہ ہے -
خلاصہ - عمر تیز رفتار کا مطلق بھروسہ نہین ہے -
شعر - خاکساری زمانہ کے بزرگون سے بھلی معلوم ہوتی ہے - زمین سے آسمان کی افتادگی زیب دیتی ہے -

خلاصہ۔ سچ ہے گردن فرازان تواضع نکواست + گدا اگر تواضع کند خوے اوست۔
شعر۔ اگر ہمارے سینے غرض کے میل کچیل سے پاک و صاف ہون۔ کوئی دل افزا باغ دوستون کی دیدار سے بہتر نہین ہے۔
خلاصہ۔ صاف دل شخص کے لئے دوست کی ملاقات نہایت دل خوش کن ہے۔
شعر۔ اگرچہ صبح کے طرح روشن دلون کی زندگی ایک دم کی ہے۔ لیکن وہ دم جو ایک عالم کو زندہ کرنے کا باعث ہے۔
خلاصہ۔ روشن دل اصحاب کا وجود نہایت ہی برکت اور سعادت کا موجب ہے۔
شعر۔ جس دل مین آرزو نہو اوس مین غم اور تشویش کو دخل نہین۔ بے پروائی کے جہان مین کوئی شخص محتاج نہین ہے۔
خلاصہ۔ آرزو آدمی کو پریشان کرتی ہے بے آرزو دل کبھی محتاج نہین ہوتا۔
شعر۔ بخیل کی قسمت مین مال جمع کرنے کی وجہ سے پریشانی ہی پریشانی ہے شہد کی مکھی سے لینے جو کچھ باقی رہ جاتا ہے وہ ڈنک ہے۔
خلاصہ۔ بخیل کے حصہ مین جمع مال کی پریشانی اور دنیا میں اوسکے چھوڑ جانے کے افسوس کے سوا کچھ بھی نہین ہے۔
شعر۔ جسم کے پیچ و تاب سے جان کو ملال نہین ہے۔ سازکی گوشمالی کی خبر نغمہ کو نہین ہے۔
خلاصہ۔ جسم کے پیچ و تاب سے جان بے تعلق ہے۔
شعر۔ مجھکو دوزخ مین ڈال اور گناہ کے نام کو مشہور مت کر۔ کیونکہ شرمندگی کے پسینہ کی گرمی کے مقابل آگ کوئی چیز نہین ہے۔
خلاصہ۔ جسمانی تکلیف سے گناہون کی بدنامی جان کو زیادہ عذاب دہ ہے۔
شعر۔ جس کارخانہ مین کام کی قدر نہین جانتے۔ جو شخص کام کرنے سے ہاتھ کھینچ لے وہی بڑا کاردان ہے۔
خلاصہ۔ جس مقام مین انسان کے ہنر و کمال کی قدر نہین وہان سے اوسکا علیحدہ ہو جانا ہی عقلمندی مین داخل ہے۔
شعر۔ مین نے مانا کہ تو سارے جہان سے بازی لے گیا۔ لیکن آخر وقت سب کو

چھوڑ جانا چاہیے۔

خلاصۂ۔ اگر دنیا اور مافیہا کے ساری کامیابیون سے تو کامیاب بھی ہوگیا تو کچھ بھی فائدہ نہیں۔ اس لیئے کہ آخر وقت ان سب کو یہین چھوڑ کر خالی ہاتھ تجھکو جانا ہے

شعر۔ صرف زندہ دلی کی وجہ سے مردون سے تو ممتاز ہو سکے گا۔ ورنہ زندہ کا سینہ اور لوح مزار دونون ایک ہین۔

خلاصۂ زندہ اور مردہ مین صرف زندہ دلی ہی کا امتیاز ہے۔

شعر۔ دیوار کے نیچے سے باہر آنا بہت آسان ہے۔ لیکن سنگدلون کے ہاتھ سے دامن چھڑا لینا مشکل ہے۔

خلاصۂ۔ سنگدلون سے نجات حاصل کرنا سخت مشکل ہے۔

شعر۔ شہد کے کبھی کو اپنی جگہ کی نسبت کچھ شکایت نہین۔ گھر جس قدر مختصر ہو اوسی قدر دخترہا تر دلچسپ ہے۔

خلاصۂ۔ ہر چہ گیرید مختصر گیرید۔

شعر۔ کوئی خط ایسا نہین جس کا عنوان اوسکے باطن کو ظاہر کرے۔ سخاوت اور بخل زبان کی پیشانی سے ظاہر ہے۔

خلاصۂ۔ یہ قول مشہور ہے الظاہر عنوان الباطن۔

شعر۔ ہر چند کہ سخاوت کریم سے بھلی ہے۔ مگر سائل مغرور کو ٹالنا ہی بھلا ہے۔

خلاصۂ۔ مغرور سائل کا ٹال دینا اچھا ہے۔

شعر۔ جو شخص غافل کو نصیحت کرتا ہے وہ دیوانہ ہے۔ غفلت کی نیند کے سوئے ہوئے کو کوچ کا طبل ایک قصہ کہانی ہے۔

خلاصۂ۔ غافل کبھی غفلت سے بیدار نہین ہوتا اسلیئے ایسے غافل کو نصیحت کرنی بے سود ہے

شعر۔ نفس خاین مجھہ پر زندگی کو تلخ کر دیا ہے۔ اوس شخص پر افسوس ہے کہ جسکا چور اوسی کے گھر مین موجود ہے۔

خلاصۂ۔ نفس امّارہ انسان کا جانی دشمن ہے اسلیئے اسکے مکر و فریب سے محتاط رہنا ضروری ہے۔

شعر۔ بیگانون کو دولت بیگانہ بنا دیتی ہے۔ دوستون سے جو شخص دولت کو

پہونچتا ہے وہ ہم سے خارج ہو جاتا ہے۔

خلاصہ۔ دولت دوستون مین جدائی پیدا کرتی ہے۔

شعر۔ مہمان کے موافق غیب سے نعمت نازل ہوتی ہے۔ جسقدر اس ویرانے مین مہمان آئین وہ ہمارے لیے مفت ہین۔

خلاصہ۔ مہمان اپنی روزی خود لاتا کہاتا اور ہمین کہلاتا ہے۔

شعر۔ خوش خوئی نے جہان کے دشوار کام مجھ پر آسان کر دیے ہین۔ اور تازہ روئی مجھ پر آگ کو گلزار بنا دی ہے۔

خلاصہ۔ خوش خوئی اور تازہ روئی بہت ہی اچھی صفتین ہوتی ہین۔

شعر۔ گذرے ہوؤن کا نقش پا راستے کو ہموار بناتا ہے۔ عزیزون کے داغ نے مجھ پر موت کو آسان کر دیا ہے۔

خلاصہ۔ جیسے راہ روؤن کے نقش پا سے راستہ ہموار ہو جاتا ہے اوسی طرح عزیزون کے داغ جدائی نے مجھ پر موت کو بالکل آسان کر دیا ہے۔ ہم کو اپنے عزیزون کی جدائی اسقدر ناگوار اور رنج دہ ہوئی ہے کہ اب ہم دنیا مین رہنا پسند نہین کرتے موت کا راستہ دیکھ رہے ہین کہ اللہ تعالی موت بہیجدے اور ہم مرجائین اور اپنے مرے ہوئے عزیزون سے جا کر ملین اور جدائی کا رونا دل کہولکر رو ئین۔

شعر۔ اے بخیل تجھکو مال کا غم جان سے زیادہ عزیز ہے۔ دستار کے ساتھ تیرا تعلق سر سے زیادہ ہے۔

خلاصہ۔ بخیل کو جان سے زیادہ زر مال سے محبت ہوتی ہے۔

شعر۔ خم مین بکی ہوئی شراب پیالہ مین چہلکتی ہے۔ باپ کے تمام اسرار بیٹے سے ظاہر ہوتے ہین۔

خلاصہ۔ اسی کے مطابق کسی کا قول اَلْاِنَاءُ یَتَرَشَّحُ بِمَا فِیْہِ یعنے برتن سے وہی چیز ٹپکتی ہے جو اس مین ہے۔

شعر۔ محرم مین لوگون کے دلون کا کسقدر خون ہوتا۔ دنیا عجب محنت آباد ہے کہ اوس کی عید دربدر پہرتا ہے۔

خلاصہ۔ دنیا مصیبت اور شقت کا مقام ہے۔
شعر۔ سرکش لوگ خوشی کے انجام سے غافل ہین۔ اس نقل سرکش کا اثرہ دندان نما ہنسی (یعنے کہل کہلا کر ہنسا) ہے۔
خلاصہ۔ دولت سرکشون کو عروج پر پہنچا کر ایسے ادبار و فلاکت مین مبتلا کرتی ہے کہ سکڑون کے محتاج ذلیل و خوار گلی گلی بہیک مانگتے پہرتے ہین۔
شعر۔ اگرچہ ظاہر مین اہل دولت کا ہاتہہ بلند ہے۔ لیکن دعا کرنے والون کا ہاتہ سب ہاتہون سے اونچا ہے۔
خلاصہ۔ یہ ہے کہ اہل دعا جو کام کرتے ہین وہ اہل دولت نہین کرسکتے۔
شعر۔ اے صاحب! اوس شخص کا رزق عالم بالا سے از خود پہونچ جاتا ہے جو صدف کی طرح پاک طبیعت ہے۔
خلاصہ۔ جو صابر اور شاکر ہے اوس کا رزق پردہ غیب سے اوس کو خود بخود پہونچ جایا کرتا ہے۔
شعر۔ عاجزی اور عالم غربت مین بار دل ہوتا ہے۔ وہ شخص جو ایام دولت مین دل سے بوجھہ نہ اوٹھایا۔
خلاصہ۔ جو خوشحال شخص اپنے خوشحالی مین تنگدستون کی خبر نہ لے گا تو ایسا شخص اگر محتاج ہوجاسے تو اوسکے تنگ حالی اور محتاجی پر کسی شخص کو بہی رحم نہین آئیگا۔
شعر۔ جب مین نے سوال کیا تو روزی کا راستہ بند ہوگیا۔ کرم کی فیاض طبیعت نے سائل کی ضد کو گوارا نہین کیا۔
خلاصہ۔ روزی بلا طلب پہونچ جایا کرتی ہے اگر ضرورت سے زیادہ طلب کرے تو مقدار مقررہ مین بہی کمی واقع ہوتی ہے۔
شعر۔ نادان کا عیب خاموشی کے زمانہ مین زیادہ گویا ہے جیساکہ بے مغز پستہ لب بستگی مین زیادہ رسوا ہے۔
خلاصہ۔ نادان کی خاموشی اوسکی نادانی کو ثابت کرتی ہے۔
شعر۔ جسکے پاؤن مین کانٹا چبہے سوئی اوسکو نکالتی ہے جو شخص زیادہ بینا ہے وہی خون دل زیادہ کہاتا ہے۔

خلاصہ۔ بنا یعنے عاقل اور فہیم ہی لوگون کو اس دنیا مین زیادہ تر تکالیف و مصائب اوٹھانے پڑتے ہین۔

شعر۔ زیادہ کہنے سے میرا دل سیاہ ہو گیا۔ اس نفس کی پریشانی سے میرا آئینہ تاریک ہو گیا۔

خلاصہ۔ زیادہ کہنے سے دل مردہ ہو جاتا ہے۔

شعر۔ مجھے دوزخ سے ڈر نہین ہے۔ کیونکہ میرے بدن پر ہر بال ابر گہر بار ہو گیا ہے۔

خلاصہ۔ مجھکو اسلئے دوزخ سے خوف نہین کہ میرے بدن کا ہر بال عرق انفعال کا ایک ایک دریا بن کر بہنا شروع کردے گا تو دوزخ کی آگ سرد ہو جاے گی۔

شعر۔ نوجوانی کی بہار سے جو کچھ رہگیا ہے میری بساط مین یہ ہی غفلت کی گہری نیند ہے۔

خلاصہ۔ مینے اپنی نوجوانی مین اللہ تعالی کی عبادت کچھہ بہی نہین کی بلکہ غفلت کی گہری نیند کے مزے لینے مین اپنی بیش بہا ایام جوانی کو ضایع کرتا رہا۔

شعر۔ موت کا طبل بجنے اور دست و پا کو گم کرنے سے پہلے۔ اے بے خبر جب تجھے فرصت حاصل ہے تو کچھ زاد راہ جمع کرلے۔

خلاصہ۔ انسان کو لازم ہے کہ مرنے سے پہلے آخرت کا سامان فراہم کرے۔

شعر۔ ناداری اور افلاس مجھکو شرر کی طرح مجبور کر رکھے ہین۔ ہمارا اپنی ذات سے باہر نکلنا صرف ایک نظر سے وابستہ ہے۔

خلاصہ۔ انسان کو افلاس اور تنگدستی مجبور کر رکھتی ہے اگر اوسکو ذرا سا بھی سہارا ملجاتا ہے تو جہٹ پٹ اپنے تیور بدلنے اور فرعونت پیدا کرنے لگتا ہے۔

شعر۔ موت کے نقارہ کا آواز اوسکے لیئے خوشی کا آواز ہے جس نے سفر کے اندازہ کے موافق توشہ باندہا ہے۔

خلاصہ۔ جس نے مرنے سے پہلے اپنے آخرت کا توشہ فراہم کرلیا ہو اوسکی موت اوسکے لیئے رنج و غم کا باعث نہین بلکہ اوسکے کمال مسرت و سرور کا موجب ہے۔

شعر۔ اور دن کا غم مجھکو کیون پریشان کرتا ہے۔ اگر جانون کا رشتہ ایک

دوسرے سے وابستہ نہین ہے۔

خلاصۂ۔ سچ ہے۔ بنی آدم اعضای یکدیگر اند۔ انسان ہی انسان کی تکلیف سے متاثر ہوتا ہے۔

شعر۔ میرا ہم خیال ساتھی مجھے وجد مین لاتا ہے، میرے سفر کا ارادہ ہم سفر کے ساتھ وابستہ ہے۔

خلاصۂ۔ مین اپنے دوست کا ساتھی ہون اور دوست بھی میرے ساتھی ہین۔

شعر۔ اے صائب جس شخص کی دلچسپی سکہ کی طرح روپیے پیسے سے ہے۔ آخر اس جہان کی گردش مین وہ گرفتار ہوگا۔

خلاصۂ۔ دنیا سے دلچسپی اچھی نہین ہے۔

شعر۔ جس نے خواہش کی آنکھہ دل پسند تماشے سے بند کرلی (اونہوں اپنے) آسودہ دل پر جہان کو پریشان کرنے والا راستہ بند کر دیا۔

خلاصۂ۔ جس نے تنہائی اختیار کرلی اور دنیا کے ساری تکالیف سے نجات پالی۔

شعر۔ مین نے قصد کرلیا تھا کہ آخر عمر مین دنیا چھوڑ دون۔ مگر بڑھاپے کے لالچ نے میرا ہاتھہ عصا کی لکڑی سے باندہ دیا۔

خلاصۂ۔ انسان عالم پیری مین حریص اور طامع ہوکر دنیا سے زیادہ تر دلبستگی پیدا کرتا ہے۔

شعر۔ عالی ہمت لوگون کو بے سروسامانی کا کیا غم ہے اس جماعت کا سروسامان عالی ہمتی سے ہے۔

خلاصۂ۔ عالی ہمت کبھی پست ہمت نہین ہوتے۔

شعر۔ کنجوسون کے حصہ مین اہل دعا کی لعنت ہے، خالی دسترخوان کی فاتحہ تکبیر فنا ہے۔

خلاصۂ۔ بخیلون پر اہل زمین (مخلوق خدا) اور اہل آسمان (فرشتگان سما) کی لعنت ہی لعنت ہے۔

شعر۔ جس شخص نے تہ دل سے دنیا کی طرف توجہ کرلی ہے، اوس نے کوتاہ بینی سے آخرت کی طرف پیٹھ پھیر لیا ہے۔

خلاصہ۔ جس نے دنیا کے طرف ہمہ تن مشغول اور مصروف ہو گیا ہے یقین کرو کہ اوسکو آخرت کا مطلق خیال نہین۔

شعر۔ اس لیے لوگ اپنی زندگی سے کانپتے ہین کیونکہ ہمیشہ بہ شمع سانس کی آمد و رفت کے باعث ہوا کے راستے مین ہے۔

خلاصہ۔ زندگی کا دار و مدار صرف سانس پر ہے۔ سانس کا اعتبار ہی کیا آئی آئی اور نہین آئی نہین آئی۔

شعر۔ تیری آنکھین سرمہ سلیمانی سے خالی ہین۔ اگر بینا ہو تین تو شیشہ گردون ہر بزاوسے خالی نہین ہے۔

خلاصہ۔ سچ ہے۔ برگ درختان سبز در نظر ہوشیار۔ ہر ورقے دفترے است معرفت کردگار۔

شعر۔ سخت رو یون کو تکلیف کا زیادہ خطرہ ہے۔ کیونکہ زنگ فولادی آئینون کو شکست ہے۔

خلاصہ۔ فولادی آئینہ زیادہ سخت ہے اسوا سطے وہ زنگ سے زیادہ متاثر ہوتا ہے اسی طرح سخت رو زیادہ تکلیف اوٹھاتے ہین۔

شعر۔ ہر شخص کی حقیقت کا پتا اوسکے پیشانی سے لگایا جا سکتا ہے۔ کیونکہ رنگین گلزار کا گواہ گلدستہ سے بہتر نہین ہے۔

خلاصہ۔ ہر شخص کے برے اور بھلے ہونے کا اوسکی پیشانی سے پتا چلتا ہے۔

شعر۔ جس شخص نے آہ سحری سے تیرے وصل کی آرزو نہین کی۔ اوس نے اپنی زندگی کے درخت سے پھل نہین کھایا۔

خلاصہ۔ جس نے فیضان عبادات سحری سے فیضیاب نہوا اوسکی زندگی کا کچھ بھی نتیجہ نہین

شعر۔ وہی شخص اچھا ہے جس نے اس جہان مین دل کے دروازہ کے سوا اپنے کام کی کشایش کا (کسی) اور دروازہ سے خواستگار نہین ہوا۔

خلاصہ۔ دنیا مین وہی شخص اچھا جو سدا برادر شاکر رہا۔ دوسرون کے سامنے اپنی حاجت پیش نکرے۔

شعر۔ جو رشتہ جہان کے نشیب و فراز کی گرہ سے صاف اور ہموار ہے امید ہے کہ وہ رشتہ

موتیون کا شیرازہ ہوجائے۔

خلاصۂ۔ جو آدمی پاک باطن اور صاف دل ہو وہ مصلح قوم ہو سکتا ہے۔

شعر۔ دل کے غم کو ہنسی سے دور نہین کرسکتے ہین۔ پھول کے ہنس مکھ ہونے سے گلاب کی تلخی نہین گئی۔

خلاصۂ۔ دلی رنج و غم ظاہری ہنسی اور خوشی سے جا نہین سکتا۔

شعر۔ جب تک کہ اپنے دامن سے عاریتی موتیون کو نہ جھٹکا + بادل کے چہرہ سے تیرگی کا غبار نہ گیا۔

خلاصۂ۔ ظاہری آرایش و نمایش۔ اصلی جوہر و کمال کو چھپا دیتی ہے۔

شعر۔ جس جال کا دانہ خون پینا ہے + آج سطح زمین پر صحبت کا جال ہے۔

خلاصۂ۔ آج کل کی صحبت بہت بُری ہے۔

شعر۔ ہماری زبان پر زمانہ کے ظلم و ستم کی شکایت نہین ہے + یا قوت کی طرح ہماری آگ مین شعلہ نہین ہے۔

خلاصۂ۔ ہم زمانہ کے انقلاب اور گردش کے شاکی نہین ہین۔

شعر۔ جس وقت سے کہ دل نے اپنے ہاتھہ سے توکل کی باگ چھوڑدی ہے استخارہ کے سبب اپنے کام مین سینکڑون گرہ پایا ہے۔

خلاصۂ۔ توکل چھوڑکر خواب خیال سے اپنے کام کے انجام کا حال دریافت کرنا اپنے خیالات کو گویا پریشانیون مین ڈالنا ہے۔

یعنے جو شخص خدا پر بھروسہ نہین کرتا اوسکے کام مین سیکڑون رخنے پیدا ہونے ہین۔

شعر۔ معتبر اور گران قدر ہونے کے باعث چمکیلا موتی بھی سیاہ دل ہوجاتا ہے + حکومت کے سبب مُہر کے حصہ مین روسیاہی سے زیادہ اور کچھ نہین۔

خلاصۂ۔ دنیا کی حکومت اور اوسکا اعتبار اہل دنیا کو روسیاہ کردیتا ہے۔

شعر۔ باخبر رہنا ہزارون تفرقون کا باعث ہے۔ وہی شخص اچھا ہے جو زمانہ کی وضعداری سے بے خبر ہے۔

خلاصۂ۔ وضعداری اچھی نہین ہوتی ہے۔

شعر۔ اگرچہ کہ شرارے نے میرے بال و پر کو توڑدئے ہین۔ مگر میرے جہان طے کرنیوالے

خیال کے پاؤن کو تو نہین باندہے ہین۔
خلاصہ۔ آدمی ضعیف ہوکر بھی اپنے خیالات باطلہ کو گھٹا نہین سکتا۔
شعر۔ جس نے دولت کی تاج سے آسایش کی امید رکھی۔ اوس نے اوندہے پیالہ سے شراب سرخ کی آرزو کی۔
خلاصہ۔ بے وفا دولت کسی کا ساتہ نہین دیتی۔
شعر۔ نعمت کے موافق اگر اللہ تعالی شکر کا خواستگار ہوتا، تو کم عمری کے سبب اس ذمہ سے کون باہر آتا۔
خلاصہ۔ اللہ تعالی کی بے حساب نعمتون اور اوسکے بے گنتی احسانون کا شکر کون ادا کر سکتا ہے۔
شعر۔ اے صاحب جس نے دنیا کے بخیلون سے سخاوت چاہی۔ اوس نے کاغذ ابری سے برسات کی توقع کی۔
خلاصہ۔ بخیلون سے سخاوت کی امید رکھنی محض بیکار و بے سود ہے۔
شعر۔ ہمارے مجنون دل پر بچون کے جھگڑے سے بار نہین ہوتا۔ صورتون کی کثرت سے آئینہ کا گھر تنگ نہین۔
خلاصہ۔ جیسے خانہ آئینہ صورتون کی کثرت سے تنگ نہین ہوتا ہے۔ اسی طرح ہماری پریشان طبیعت لڑکون کی کثرت سے پریشان نہین ہوتی ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ جو لوگ صاف دل پاک طینت ہین اونکو کوئی امر پریشان نہین کر سکتا۔
شعر۔ معرفت کی گفتگو کم کر۔ کیونکہ اہل حال کیلئے گفتگو کا ترک کرنا ہی معرفت کی قطعی دلیل ہے۔
خلاصہ۔ اہل حال اہل قال نہین ہوتے۔
شعر۔ بخیلون پر سیم و زر کا جمع کرنا مشکل نہین ہے۔ کیونکہ حمال کے دل پر بہاری بوجہ سے کچہ ملال نہین ہوتا۔
خلاصہ۔ جیسے حمال گران باری سے خوش ہوتے ہین۔ اوسی طرح بخیل بھی سیم و زر کے جمع کرنے سے خوش ہوتے ہین۔
شعر۔ تو نے سنا ہوگا کہ یوسف مصری نے اپنے بھائیون سے کیسی مصیبت اٹھائی پھر دوسرے عزیزون سے کیا امید رکھنی چاہیے۔
خلاصہ۔ سچ کہا ہے۔ بھاگ ان بردہ فروشون سے کہان کے بھائی، بیچ ہی ڈالین جو یوسف سا برادر ہووے۔ اب تو یہ زمانہ ایسا ہے کہ بیٹا باپ کا دشمن ہے تو پھر دوسرے عزیز و اقارب کی محبت اور شفقت معلوم اور ظاہر ہے۔

شعر۔ بغیر بیداری دل کے ذکر کرنا۔ نفس جلانا ہے، تسبیح کا خیال سوراستون سے رکھنا چاہیے۔

خلاصہ۔ تزکیہ قلب و حضوری دل کے بغیر ذکر و تسبیح بیکار ہین۔

شعر۔ قلم کی طرح میری زندگی کی درازی قیل وقال ہی مین گذر گئی۔ میری بیکار زندگی خط وخال کی تعریف مین بسر ہوگئی۔

خلاصہ۔ مین اپنی زندگی کو فضول گفتگو اور جھوٹی تعریف اور توصیف مین صرف کیا

شعر۔ افسوس ہے کہ میرے رخساروں کے بالون کی تمام سیاہی۔ میرے بدکاری اور بداعمالی کے سبب اعمال نامہ کے لکھنے مین صرف ہوگئی۔

خلاصہ۔ میری جوانی سیاہ کاری مین گذر گئی۔

شعر۔ کھڑی کے جال سے کبھی پر اوس قدر ستم نہین کرسکتا میری امیدون سے میرے دل پر جو کچھ ستم ڈھایا ہے۔

خلاصہ۔ مجھکو میری اپنی امیدون نے برباد کر چھوڑا ہے

شعر۔ میرے سرمایہ عمر مین سوائے کف افسوس کے کچھ بھی باقی نہین رہے گا۔ اگر میری باقی عمر اسی طرح سے گذر جائے گی۔

خلاصہ۔ میری گران بہا اور عزیز عمر بالکل بیکاری مین برباد ہوگئی۔

شعر۔ ہمارے زمانہ مین تنگ چشمی اسقدر عام ہوگئی ہے کہ چھلنی کی سوراخون سے پانی بھی باہر نہین جاسکتا ہے۔

خلاصہ۔ ہمارے زمانہ مین بخل انتہا درجہ کو پہنچ گیا ہے۔

شعر۔ آسمان کے نیچے ہر ایک کمال کو زوال ہے، جب ہلال ماہ کامل (بدر) ہوگیا تو گھٹنا شروع کر دیا۔

خلاصہ۔ ہیچ ہر کمالے را زوالے۔ ہر ایک کمال کو زوال لازم ہے۔

شعر۔ آلودہ معاصی مجبور حق نہین۔ خلقت کا گناہ کرنا اختیار کی روشن دلیل ہے۔

خلاصہ۔ گناہ گار اپنے گناہون کا خود ذمہ دار اور جواب دہ ہے۔

شعر۔ جب میرا روئے سخن حیرت زدہ لوگون کی طرف ہے، میری صحبت کا طرف ثانی صورت دیوار بس ہے۔

خلاصۂ۔ صاحب حال محتاج قیل و قال نہین ہے۔

شعر۔ ایسا چہرہ جس سے آبرو نہ گئی ہو کہان ہے + جس سے جان تازہ ہو وہ ابر تر کہان ہے۔

خلاصۂ۔ صاحب عزت دنیا مین کم یاب ہین۔

شعر۔ حریم کعبہ کے طواف کی طرح مین اوسکے اطراف پہرون۔ اے اللہ تعالیٰ! اس جہان مین بے آرزو دل کہان ہے۔

خلاصۂ۔ اس جہان مین بے آرزو دل نایاب ہے۔

شعر۔ دنیوی امتیازات کا رنگ گویا بجلی کی چمک ہے۔ لوگون کی دستار پر ایک دم سے زیادہ پہول تازہ نہین رہتے۔

خلاصۂ۔ دنیا کے تکلفات بالکل ناپائدار ہین۔

شعر۔ جس دل مین استخارہ کا وسوسہ نہین۔ تسبیح کی طرح سو طرف سے سرگشتگی کہینچتا ہے

خلاصۂ۔ وسواس اور خیالات باطلہ انسان کو پریشان کرتے ہین۔

شعر۔ روئے زمین سیل حوادث کی گذرگاہ ہے + جو یہان آیا پہر واپس نہین ہوا۔

خلاصۂ۔ دنیا مقام فنا ہے جو یہان آیا وہ فنا ہو کر ہی رہا۔

شعر۔ خدا کی درگاہ مین تعلق کا سجدہ مقبول نہین ہوتا۔ اس عبادت کا وضو تو دونون جہان سے ہاتھ دہونا ہے۔

خلاصۂ۔ یہ بالکل ہی درست ہے۔ زبان در ذکر دل در فکر خانہ۔ چہ حاصل زین نماز پنجگانہ۔

شعر۔ آلودہ دامن لوگون کے واسطے پردہ پوشی لازم ہے۔ حضرت یوسف علیہ السلام کے پیرہن کا چاک کیا رفو کا محتاج ہے۔

خلاصۂ۔ بدکارون ہی کی پردہ پوشی لازم ہے۔ نیک لوگون کے اعمال محتاج پردہ نہین ہوتے۔

شعر۔ اگر تو اس قرینہ سے مجلس آرائی کا تکلف کرتا ہے تو جلد یگانون کو بیگانہ بنا دے گا۔

خلاصۂ۔ تکلیف مین جو تکلیف ہے وہ محتاج اظہار نہین اس قسم کے برتاو سے

یگانہ بھی بیگانہ ہوجاتا ہے۔

شعر۔ حضرت آدم علیہ السلام نے گیہون کے لئے بہشت کی نعمتون کو چھوڑ دیا۔ کیونکہ اقسام اقسام کے نعمتون کا چھوڑ دینا ممکن ہے مگر روٹی کا چھوڑ نا ممکن نہین۔

خلاصہ۔ اقسام اقسام کی نعمتین انسان چھوڑ سکتا ہے مگر روٹی کو ادنی ایک معمولی غذا ہے نہین چھوڑ سکتا۔

شعر۔ کوتاہ بین آنکھین اپنے احوال کی صورت نہین دیکھین۔ جنہون نے سنگدلی سے ہمارے آئینہ کو توڑ ڈالا یعنے ہمکو صدمہ پہونچایا۔

خلاصہ۔ کوتاہ بین آنکھین جو ہمین صدمہ پہونچاتین وہ اپنے حال پر نظر نہین کین یعنے کوتاہ بین شخص اپنے حال کو نہین دیکھتا۔ اور دوسرون کی عیب چینی کرتا ہے۔

شعر۔ اہل ظاہر کی نکوکاری مین بہت سارے مکر و فریب پوشیدہ ہین۔ ان خرقہ پوشون دریا کارون سے اپنے کو دور رکھنا چاہیے۔

خلاصہ۔ ریاکارون کے مکر و فریب سے بچنا چاہیے۔

شعر۔ منہ کھولنا گرفتاری کے جال کا حلقہ ہے۔ لب بستہ مچھلی کو کل گرفتار نہین کر سکتی۔

خلاصہ۔ طمع اور حرص اور لالچ انسان کو ذلیل اور رسوا کرتی ہے۔

شعر۔ کم عقل کا دل اوسکو خیالی بلندی کے طرف لیجاتا ہے + طفل نا افتادہ کو کوٹھے کا اندیشہ نہین ہوتا۔

خلاصہ۔ ناتجربہ کار کو نشیب و فراز کی تمیز۔ نفع و نقصان اور خوف و خطر کا خیال مطلق نہیں ہوتا۔

شعر۔ اگرچہ اس وسیع جنگل مین شکار بہت ہین۔ مگر زمانہ سے مجھے عبرت لینی ہی کافی ہے۔

خلاصہ۔ انسان عاقل کو زمانہ کے انقلاب سے عبرت لینی ضروری ہے۔

شعر۔ جب بلا نازل ہو تو چین بجبین مت ہو۔ غیب کے مہمان کے منہ پر دروازہ بند کرنا اچھا نہین

خلاصہ۔ مصائب و آفات پر انسان کو ہر طرح صابر و شاکر رہنا ضروری ہے۔

شعر- وہ آرہ کہ جسکے دانتوں کی تیزی سے نہ ہرتی ہے وحشت زدہ لوگوں کے نزدیک
مین سلام کا حرف سین ہے۔
خلاصہ- وحشی لوگ موافق کو مخالف سمجھتے ہین۔
شعر- عزیزون کے داغ (جدائی) نے روح کو بیقرار کر دیا ہے۔ ورنہ سو برس تک
تن کو چھوڑ کر سفر کرنے کا ارادہ نہین کرتی تھی۔
خلاصہ- عزیزون کی جدائی انسان کو موت پر آمادہ کرتی ہے۔
شعر- سخت دلون کی ملاقات سے اس جہان مین یہی فایدہ ہے کہ زندگی کا ترک
کرنا آسان ہو گیا۔
خلاصہ- سنگدلون کی ملاقات روح فرسا ہوتی ہے۔
شعر- حلق کا میدان معاش کی وسعت کے موافق ہوتا ہے۔ اگر مفلسون کا حلق تنگ
ہے تو کچھ عجب نہین۔
شعر- بڑہاپے کے زمانہ مین نسیان کی شکایت کیسے کرون۔ یہ بھی کم عمری کی بات ہے
جو جوانی یاد نہین ہے۔
شعر- سخت کلامی کو چھوڑ دے اور کشادہ رو رہو۔ کیونکہ کھلے دروازہ پر کوئی پتھر نہین مارتا۔
خلاصہ- کشادہ رو شخص کو کوئی برا نہین کہتا۔ اس لئے ہر شخص کو کشادہ روئی
اختیار کرنی چاہیئے۔
شعر- لہرون کا سلسلہ ایک دوسرے سے ملا ہوا ہے۔ جس نے ہمارے دل کو توڑا
اوس نے اپنے آپ کو توڑا۔
خلاصہ- جس شخص نے ہماری دل آزاری کی یقین ہے کہ اوسکے دل کو بھی ضرور آزار
پہونچے گا۔
شعر- اگر تو تلخ بات کو حلق سے نیچے اتارتا ہے تو مرد ہے فراخ حوصلگی کا دعوے
صرف قدح نوشی نہین ہوسکتا۔
شعر- ناگوار اور ناقابل برداشت باتون کا انسان اگر متحمل ہو تو جوانمردی کا دعویٰ
بجا اور درست ہے۔
شعر- عادت ہے کہ پہل کے ابہرنے سے ہنسی ختم ہو جاتی ہے۔ اسے بڑہے مین گریہ

قد سے تجھکو کیا حاصل ہے۔

خلاصہ۔ انسان جب صاحب اولاد ہو کر عمر طبعی کو پہونچ جاوے تو چاہیئے کہ منکسر المزاجی پیدا کرے۔

شعر۔ ہنسی سے آنکھون مین پانی بھر آتا ہے۔ اس زمانہ کے خوشی اور غم ایک ہین۔

خلاصہ۔ اس زمانہ کی خوشی اور غم ایک ہوگئے ہین۔

شعر۔ بے ثمری سے اس باغ (دنیا) مین سرسبز رہا۔ سرو کی طرح تہیدستی نے مجھکو قایم رکھا

خلاصہ۔ بے عقلی انسان کو ہمیشہ خوش و خرم رکھتی ہے۔

شعر۔ جو کوتاہ اندیشی مظلومون کا ہاتھ دراز کرا تی ہے۔ حقیقت مین وہ ایک ظالم نہین بلکہ کئی ظالم ہے۔

خلاصہ۔ کوتاہ اندیش درحقیقت کئی ظالمون کا ایک ظالم ہے۔ یعنے اوسکو اپنے کوتاہ اندیش کے پاداش مین کئی ایک ظالمون کے مظالم کے برابر مواخذہ مین گرفتار ہونا پڑے گا۔

شعر۔ سربلندی آزاد رہنے کا ثمرہ ہے۔ اس جنگل کے راستے کا خضر سرو کافی ہے۔

خلاصہ۔ آزادی موجب سربلندی ہے۔

شعر۔ اللہ تعالیٰ ہم بدکارون کے گناہ سے بے پرواہ ہے۔ پرہیز کے توڑنے سے طبیعت کا کیا نقصان۔

خلاصہ۔ اللہ تعالیٰ کو ہم بدکارون کے گناہ سے کیا پروا خرابی تو اپنی ہماری ہے۔

شعر۔ وہی شخص چمک دار موتی ہے کہ جس نے خوب و زشت کو آئینہ کی طرح اپنے اوپر ہموار کر دیا ہے۔

خلاصہ۔ جس شخص نے خوب و زشت کو اپنے دل مین یکسان تصور کرنے کا مادّہ پیدا کر لیا ہو وہی مرد کامل ہے۔

شعر۔ جس چہرہ سے دل کی کشایش نہ ہو وہ دیکھنے کے لایق نہین جو حرف کے بے معنی ہو وہ سننے کے لایق نہین۔

خلاصہ۔ زشت رو کریہ منظر صحبت کے لایق نہین ہے

شعر۔ ایک وقت کا دیکھنا ہمیشہ دیکھنے کے لئے ضروری ہے۔ اگرچہ دنیا کے

لوگون کی صورت دیکھنے کے لائق نہین ہے۔

خلاصہ۔ ہمیشہ نہ دیکھنے کے لئے ایک وقت دیکھ لینا ضروری ہے۔

شعر۔ قیمتی عمر سوز وگداز کے قابل نہین ہے۔ اس رشتۂ عمر کو مت جلا کہ چندان دراز نہین ہے۔

خلاصہ۔ انسان کی قیمتی عمر سوز وگداز کے لائق نہین ہے۔

شعر۔ جب کل آج سے زیادہ غم پہونچنے والا ہے تو آج کل کا غم کہانے کی کیا حاجت ہے

خلاصہ۔ جب کل آج سے زیادہ رنج وغم پہونچنے والا ہے تو کل کا غم آج کہانے کی ضرورت ہی کیا۔

ردیف ثاء مثلثہ

شعر۔ جب کامل نے ناقص کے ساتھ سنجیدہ کلام کیا اوس نے اپنے آبدار موتی کو سخت پتھر پر ٹکڑا یعنے پہوڑا۔

خلاصہ۔ مرد کامل کو ناقص سے گفتگو نہ کرنی چاہیئے۔

شعر۔ اے صائب صاحبدلون نے مجھکو یہ نصیحت کی ہے کہ جب تک صلح ممکن ہے بحث اختیار مت کر۔

خلاصہ۔ جب تک صلح ممکن ہو بحث نکرنی چاہیئے۔

ردیف جیم تازی

شعر۔ معمار جب پہلی اینٹ کو زمین پر ٹیڑہی رکھے اگر دیوار آسمان تک بھی پہونچے تو وہی ٹیڑہی رہے گی۔

خلاصہ۔ بنیاد ہی جب ٹیڑہی رکھے تو دیوار کا سیدہا ہونا ممکن نہین یعنے ہر چیز کی ترقی کا دارومدار بنیاد پر موقوف ومنحصر ہے۔

شعر۔ راست مزاج۔ کج مزاجون کی صحبت سے کجی اختیار کرتے ہین ناہموار یاد کی صحبت سے سیدہی جوانا بہی ٹیڑہی ہوجاتی ہے۔

خلاصہ۔ سچ ہے صحبت صالح ترا صالح کند صحبت طالح ترا طالح کند۔

شعر۔ بڑھاپے میں تلوار اپنے قد کو سیدھا نہیں کر سکتی جو شخص آسمان کے نیچے ہو مجبوراً وہ بھی ٹیڑھا ہو جاتا ہے۔

شعر۔ ممکنات کے چہرہ پر احتیاج کی گرد ہمیشہ رہتی ہے۔ اس عالم کے واسطے احتیاج کا درد لازمی ہے۔

خلاصہ۔ جو چیز ممکن ہوگی ضرور وہ غیر کی محتاج ہوگی۔

شعر۔ شجاعت میں اگرچہ آدمی رستم کے طرح ہو۔ مگر احتیاج کی جنگ میں بڑھیا کی طرح عاجز ہو جاتا ہے۔

خلاصہ۔ سچ ہے۔ آنکہ شیران را کند روباہ مزاج۔ احتیاج است احتیاج است احتیاج

شعر۔ عرق آلودہ چہرہ گوہر کا محتاج نہیں ہے۔ خداداد حسن زیور کا محتاج نہیں۔

ردیف جیم فارسی

شعر۔ مکار زاہد سے کمال کی تمنا مت کر کیونکہ بے مغز کا کمال داڑھی جبہ اور دستار ہے اور باقی ہیچ۔

شعر۔ اے صائب اس عالم فانی کی خوشیوں سے ہم ہیں اور دیدار کی لذت ہے اور باقی ہیچ ہے۔

ردیف حاء حطی

شعر۔ ہم کسی کے پیشانی پر نکوکاری کے انوار نہیں دیکھتے۔ نکوکاری کی نشانیوں سے صرف داڑھی اور دستار باقی رہ گئی ہے۔

شعر۔ صبح کی سپیدی کا نمک غفلت کی آنکھوں میں لگا۔ کیونکہ صبح کے دفتر میں گفتگو کی سیکڑوں کتابیں ہیں۔

شعر۔ تو ہرگز احرام کے کپڑے کا کفن نہ بنا۔ تو مردہ دل لوگوں کی طرح صبح کے سپیدے سے غافل نہ رہو۔ خلاصہ۔ صبح کے وقت اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل نہ رہنا چاہیے

ردیف دال مہملہ

شعر - ہمارا بہاگا ہمارا دل - وطن سے شکوہ رکہتا ہے - ہمارا عقیق یمن سے تازہ زخم رکہتا ہے

شعر - جوانی کی تازہ بہار مین خدا کی اطاعت کر - کیونکہ لکڑی جب خشک ہوگئی تو پہر خمیدہ نہین ہوسکتی -

شعر - حساب کے واسطے یوم حساب - یوم عید ہے - بے جرم آدمی حاکم سے زرد رو نہین ہوتا

یہ ہے آنرا کہ حساب پاک است از محاسبہ چہ باک -

شعر - کیا اچہا بہشت ہے کہ وہ اپنی قبا کے بند کہولین - ہمارے روئے دل پر فردوس کا دروازہ کہولدین -

شعر - بخیل کا بخل مے خواری سے اور بہی زیادہ ہوتا ہے - جب گرہ تر ہوتی ہے تو زیادہ سخت ہوتی ہے -

شعر - حرص کی پیاس روپیہ پیسے سے اور زیادہ ہوتی ہے - آئینہ کی آنکہ تصویروں کے دیکہنے سے کہان سیر ہوتی ہے -

خلاصہ یہ ہے آنکہ غنی شد نگردد محتاج تر اند -

شعر - مالدار کے حصہ مین مال سے محنت کے سوا اور کچہ نہین - بہاری بوجہ سے حمال کے حصہ مین پسینہ ہی پسینہ ہے -

خلاصہ یہ کہ - جیسے گران باری سے حمال کے حصہ مین پسینہ کے سوا اور کچہ نہ ملا اسی طرح جمع مال سے مالدار کے حصہ مین بجز پریشانی اور اوسکے چہوڑ جانے کی حسرت کے اور کچہ بہی نہین -

شعر - صاف دل لوگون کی عزت کے پاس و لحاظ سے غافل مت ہو - کیونکہ نہر کے کنارے سرو کو کہڑا رہنا ہی چاہیئے -

خلاصہ یہ کہ صاف دل اور روشن ضمیر بزرگون کا ادب ضروری ہے -

شعر - نفس کی باگ قابو مین نہ رکہنا کوردلی کی بات ہے - کیونکہ پہاڑنے والا کتا زنجیر مین مقید چاہیئے -

خلاصہ یہ - بے قابو نفس مثل سگ گزندہ ہے اوس کا مقید رہنا ضروری ہے -

شعر - جب کام مین پیچیدگی واقع ہو تو دعا کے واسطے ہاتہ اٹہا - کنگہے کا ہاتہ عقدہ کشائی مین بڑہا ہوا ہے -

خلاصہ یہ - پیچیدگی کے وقت کنگہے کی طرح عقدہ کشائی کے واسطے ہاتہ بڑہا -

شعر۔ دنیا کا غم اور خوشی ایک دوسرے کے ہم آغوش ہیں۔ عید کی خوشی کے بعد محرم آتا ہے۔

خلاصہ۔ مصرعہ۔ جہاں بجتے ہیں نقارے وہاں ماتم بھی ہوتے ہیں۔

شعر۔ جو آزاد آدمی شادی بیاہ میں پھنسا۔ ایک تیراک ہے کہ جسکے پاؤں میں پتھر باندھ دیا گیا

خلاصہ۔ آزاد کے لئے شادی اور بیاہ اوسکی پریشانی اور غلامی کا باعث ہے۔

شعر۔ جنگ کے روز آہ کے دامن سے ہاتھ مت روک کیونکہ یہ [illegible] کے بیچ کے حصہ کو توڑ دیتا ہے۔

خلاصہ۔ مظلوم کی آہ ظالم دشمن کی صف شکن ہے۔

شعر۔ خود شکنی (نفس کو مطیع بنانا) بڑی جوان مردی اور مردانگی ہے۔ اس کا ہاتھ چوم جو شخص یہ بت (نفس) کو توڑتا ہے۔

خلاصہ۔ نفس شکن عالی مرتبہ آدمی ہے جس نے بڑے موذی کو مارا نفس امارہ کو زیر کیا۔

شعر۔ رخساروں پر خط پیدا ہونے کے زمانہ میں زلف دلوں کی نگہبانی کرتی ہے جب عامل معزول ہو جاتا ہے تو تسبیح پھیرنا شروع کرتا ہے کمال شے زوال شے کی دلیل ہے۔

خلاصہ۔ عادت ہے کہ جب حسن کا زوال آتا ہے تو معشوق عاشق کی طرف متوجہ ہوتا ہے

شعر۔ فرمان روائی کا معنے حکم جاری کرنے کے بغیر نہیں ہے۔ ہر ایک چیونٹی اپنے مکان میں سلیمانی کرتی ہے۔

خلاصہ۔ فرمان روائی بغیر حکومت کے غیر ممکن ہے۔

شعر۔ بڑھاپے نے مالدار کے اعضا میں لرزہ پیدا نہیں کیا۔ مال کے ساتھ دلی تعلق رکھنے سے مال کے سرہانے چلاتا کانپتا ہے۔

خلاصہ۔ جسقدر عمر زیادہ ہوتی ہے دنیوی تعلقات بھی بڑھتے جاتے ہیں۔

شعر۔ برہنگی کے سبب صاحبدل درویش کے بدن سے پسینہ ٹپکتا ہے دولتمند پر تکلف لباس سمور۔ قاقم۔ سنجاب میں کانپتا رہتا ہے۔

خلاصہ۔ دولتمند باوجود سامان آسائش کے محتاج ہی محتاج ہے اور صاحبدل درویش بے سامانی کے حالت میں بھی کسی کا محتاج نہیں۔

شعر۔ ہماری آنکھوں کے واسطے ابروے سفید غفلت کا پردہ ہو گیا۔ سفید بالوں کے

اس ناگفتنی سے باز رکھا۔

خلاصہ مطلب۔ ناز و خطا میں معمولی تناسب کا مطلب یہ ہے کہ بیمار کرنے پر بیمار نہ ہونا کمال قدرت کی دلیل ہے۔

شعر۔ اگرچہ اس پیالہ سے دوسروں کے لئے آگاہی کی صبح ظاہر ہوئی۔ لیکن ہمارے دل میں اس سبب سے غفلت کا سامان زیادہ ہو گیا۔

خلاصہ مطلب۔ پیالہ نے دوسروں کی غفلت کو دور کیا مگر ہماری غفلت کو اور بھی بڑھا دیا

شعر۔ وہ دل بہت مبارک ہے جو آب ہو جاتا ہے کہ ایک قطرۂ شبنم آفتاب کا آئینہ ہو جاتا ہے۔

خلاصہ مطلب۔ جو دل خوف الٰہی سے پانی پانی ہو جاتا ہے وہ ایک قطرۂ شبنم ہے جس میں آفتاب وحدت کے انوار تجلی ہیں۔

شعر۔ دوستوں کی ملاقات کے وقت غافل مت رہو۔ کیونکہ اس وقت جو دعا کرو گے وہ قبول ہوگی۔

خلاصہ مطلب۔ دوست مخلص کی ملاقات باعث سود و بہبود ہے۔

شعر۔ گفتگو کو چھوڑ دے تاکہ تجھے ہوش کا پیالہ دیں۔ خاموش رہنے سے قفل دہن جنت دیں جسکا دروازہ ابتک کھلا نہو۔

خلاصہ مطلب۔ حدیث شریف۔ مَنْ سَکَتَ سَلِمَ وَمَنْ سَلِمَ نَجٰی۔

یعنی جو خاموش ہوا وہ سلامت رہا۔ اور جو سلامت رہا اوس نے نجات پائی۔

شعر۔ تیرے بہرے پن کی وجہ سے تجھکو یہ دنیا اچھی معلوم ہوتی ہے۔ اگر تجھے کان دیں تو ابھی شور و فریاد کرنے لگے۔

خلاصہ مطلب۔ بہرا آدمی دنیا کو پسند کرتا ہے۔ گوش ہوش رکھنے والا دنیا کو ہرگز پسند نہیں کرتا ہے۔

شعر۔ جو لوگ چاند کی طرح آسمان کے احسان سے بڑھتے گئے۔ وہ گھٹنے سے بہت جلد انگشت نما ہو جاتے ہیں۔

خلاصہ مطلب۔ ہر کمالے را زوالے۔ دوسروں کے احسان سے بڑھنا اور گھٹنا خفت پیدا کرتا ہے۔

شعر۔ اگر باغ دنیا مین گل بے خار تہا تو وہ اہل دنیا سے ترک صحبت کا دامن تہا۔
خلاصۂ۔ اہل دنیا سے دامن کشی باعث امن وعافیت ہے۔
شعر۔ دنیا کی دولت روشن دلونکو گوارا نہین ہے۔ جبتک شمع کے سر پہ زرین تاج ہے اوسکو لرزہ ہے۔
خلاصۂ۔ دنیا کا تکلف روشن ضمیرون کا ضرر رسان ہے۔
شعر۔ خاکساری سے دل ذرا کا بہشت ہوگیا۔ بتیمی کی گرد سے موتی بیش قیمت ہوگیا
خلاصۂ۔ خاکساری سے دل آراستہ ہوتا ہے اور خلوص سے اعمال مین صلاحیت پیدا ہوتی ہے۔
شعر۔ آج میری کشتی بے بادبان ہوگئی۔ کیونکہ فرصت کا دامن میرے ہاتہ سے چھوٹ گیا۔
خلاصۂ۔ جبتک فرصت حاصل ہے ہم اپنی شکستہ حالت کی اصلاح کر سکتے ہین۔
شعر۔ جو صورت کہ لالچ سے کہربا کی طرح زرد ہوگئی۔ وہ نظرون مین گہانس کی پتی جیسی ہلکی ہوگئی۔
خلاصۂ۔ لالچی ہمیشہ سے ذلیل وخوار رہتا ہے۔
شعر۔ گناہ کی شرم سے میرا دل رایج ہوگیا۔ شرمندگی کا غبار میرے واسطے کیمیا ہوگیا
خلاصۂ۔ گناہ سے منفعل ہونے کے بعد انسان کا مرتبہ بڑہ جاتا ہے۔
شعر۔ جو شخص کورگرداب کی طرح عاجز اور بے دست وپا ہوگیا۔ اسے صاحب لہرون کی جوش سے کنارہ پر پہونچ جاتا ہے۔
خلاصۂ۔ سبکسار مردم سبکتر روند۔
شعر۔ کاہلی سے جوان آدمی نظرون مین گران ہو جاتا ہے۔ جو شخص پیدل ہو جاے وہ قافلہ پر بار ہو جاتا ہے۔
خلاصۂ۔ کاہلی آدمی کو ذلیل وخوار بناتی ہے۔
شعر۔ اگر تجہہ مین مروت نہین ہے تو تکلف بہی مت کر۔ کیونکہ میزبان کی صورت سے مہمان شرمندہ ہو جاتا ہے۔
خلاصۂ۔ میزبان کی کشادہ روئی مہمان کے مسرت کا باعث ہے۔
شعر۔ اگر تیرا کردا احسان ہے تو یہ دوستی مین شمار نہین۔ کیونکہ چکی کی آنکہہ دانہ پیسنے کی طرف

لگی رہتی ہے۔

خلاصہ۔ اغیار کی صحبت ضرر رسان ہے۔

شعر۔ نسیم سحری کے جان بخش جھونکے حاصل کر لے۔ اس سے پہلے کہ لوگون کی سانس آنے جانے سے مکدر ہو جائے۔

خلاصہ۔ مفید چیزون سے اسوقت فائدہ حاصل کر کہ غیر مفید کی ادس سے آمیزش نہو۔

شعر۔ افتادگی اختیار کر کیونکہ شبنم اسی بال و پر کے ساتھ اس پست زمین سے آفتاب تک پہونچ گئی۔

خلاصہ۔ عاجزی کے بدولت انسان مثل شبنم درجہ اسفل سے درجہ اعلیٰ کو پہنچ جاتا ہے

شعر۔ عشق کی بدولت مخالف دل مہربان ہو جاتے ہین۔ جیسا کہ آگ سے شیشہ کے دھاگے مل جل کر ایک زبان ہو جاتے ہین۔

خلاصہ۔ عشق کی بدولت سخت دل بھی نرم ہو جاتے ہین۔

شعر۔ جوانون کے واسطے پیرون کی صحبت عاقبت کا قلعہ ہے جب تیر کمان سے دور ہو جاتا ہے تو خاک وخون مین ملجاتا ہے۔

خلاصہ۔ پیرون سے دور رہنا ذلت و خواری کا سبب ہے۔

شعر۔ یہ زاہد مرقع پوش خدا سے بیخبر ہین۔ یہ لوگ صرف ہاتھ اور منہ دھونے والے اور بدن کو پاک وصاف رکھنے والے ہین۔

خلاصہ۔ ظاہری صفائی کے مائل خدا سے بیخبر رہتے ہین۔

شعر۔ فائدہ لوگون (فقیرون) سے مدد چاہ۔ کیونکہ یہ لوگ باوجود بے پروبال رکھنے کے دوسرون کے پروبال (مددگار) ہو جاتے ہین۔

خلاصہ۔ جو لوگ ظاہر مین خراب ہوتے ہین وہ باطن مین آراستہ ہوتے ہین۔

شعر۔ اے صائب اگر عاقبت اندیشی کی نظر رکھتا ہے (تو یہ سمجھ لے) کہ جہان مین بے ساز و سامان نہ رکھنے والے نیک انجام ہین۔

خلاصہ۔ سبکسار مردم سبکتر روند۔

شعر۔ عقل کی سزا بدلے کو ہاتھ مین رکھتی ہے۔ گالی دینے والے کا منہ گالی سے پہلے خراب ہو جاتا ہے۔

خلاصہ۔ چاہ کن را چاہ درپیش۔

شعر۔ شیرین کلامی کا اثر اسکے لب شیرین پر رہتا ہے۔ کیونکہ تونے دیکھا ہوگا چیونٹے کے پاؤں کا نقش شکر مین رہتاہے۔

خلاصہ۔ شیرین کلامی۔ شیرین دہنی کی دلیل ہے۔

شعر۔ دلون کی صحبت مین رہو کیونکہ ہزار برس پانی سوئی مین رہے تو کمد نہین ہوتا

خلاصہ۔ صاف دل پاک باطنون کی صحبت سے دل کی صفائی اور پاک باطنی حاصل ہوتی ہے

شعر۔ عمر کا دفتر طے ہوا کوشش کر کہ قلم کی طرح ہر قدم مین تیرا اثر رہے۔

خلاصہ۔ جبتک زندہ رہے ایسا کام کر کہ تیرے لئے وہ یادگار ہو جائے۔

شعر۔ آرام کا گوشہ کہان ہے کہ نگین کی طرح دونون جہان کے پوچ خیالات دروازہ کے باہر ہی رہین۔

خلاصہ۔ گوشہ آرام میرا بیہودہ خیالات سے نفرت کرنی چاہیے۔

شعر۔ ہنسی مین اپنی زندگی کو برباد مت کر۔ کیونکہ گلشن مین ناشگفتہ پھول زیادہ دن رہتاہے۔

خلاصہ۔ ہنسی کا انجام بُرا ہے۔

شعر۔ چہرہ یوسفی اوس روز جہان کو روشن کرتاہے۔ جب بھائیون کے طپانچون سے برافروختہ ہوتاہے۔

خلاصہ۔ اگر مردی احسن الی من اسٰی۔ اگر تو مرد ہے تو جس نے تیرے ساتھہ برائی کی ہو تو اوسکے ساتھہ نیکی کر۔

شعر۔ جو شخص نیک بات غفلت کے خیال سے سنتاہے۔ وہ حکمت کی باتین بھی سنتا ہے تو جہالت کا سرمایہ ہو جاتاہے۔

خلاصہ۔ غفلت سے نیک بات کا سننا جہالت مین داخل ہے۔

شعر۔ سچ بات زہرآلودہ تیر ہے۔ جو شیر کا جگر رکھتاہے وہی جرأت سے سنتاہے۔

خلاصہ۔ الحق مُرٌ۔

شعر۔ یہ وہ زمانہ ہے اگر کوئی صبح سے بھی صداقت کی باتین سنے تو تصدیق نکرنی چاہیے۔

خلاصہ۔ اس زمانہ کی صداقت بھی قابل اعتبار نہین۔

شعر۔ تلوار کا ہموار ہونا صحیح و سالم جانون کے لئے آفت ہے اوس بد اصل دشمن سے محتاط رہو جو ہموار نظر آتا ہے۔

خلاصہ۔ ہموار دشمن زیادہ فریب دہ ہوا کرتا ہے۔

شعر۔ پاک روح جسم کی قید سے جلد باہر آتی ہے۔ نیند مین بے گناہ یوسف قید خانہ سے باہر آتا ہے۔

خلاصہ۔ صفائی اور پاکی سے آزادی جلد حاصل ہوتی ہے۔

شعر۔ جس جگہ کہ ہر گدا کو پادشاہی بخشتے ہین۔ وہ کیسی اچھی دولت ہے کہ ہم کو ہماری موروثی چیز بخشتے ہین۔

شعر۔ تو ہر گز کمینون کی سخاوت سے دہوکا مت کہا۔ کیونکہ جب عطیہ بخشتے ہین تو تیری آبرو بھی گہٹاتے ہین۔

خلاصہ۔ کمینون کا بار احسان آبرو ریز ہے۔

شعر۔ اگر تجہکو دربستہ جنت دین تو کچھ بڑی بات نہین ہے۔ کیونکہ تجہکو تو عالم رضامندی کا ایک گوشہ بخشتے ہین۔

خلاصہ۔ عالم رضامندی کا گوشہ گوشہ جنت سے بہتر ہے۔

شعر۔ جسکی دعا کے سرپنجہ مین قوت بخشتے ہین۔ اسکے حکم کے سامنے آسمان موم کے نرد کی طرح ہے۔

خلاصہ۔ اثر دار دعا کے مقابلہ مین ہر چیز مطیع ہے۔

شعر۔ اے صائب تو اپنے سفالی تن کو توڑ دے کہ اسکے عوض مین تجہکو جام جہان نما بخشینگے

خلاصہ۔ ظاہری نمایش ترک کرنے سے اسرار باطنی کا انکشاف حاصل ہوتا ہے۔

شعر۔ جس نے دولت کے زمانہ مین دوستون کو یاد کیا۔ اوس نے ناپائدار زمانہ سے دشمن کی کامیابی کا داغ نہ دیکھا۔

خلاصہ۔ دولت مندون کے لئے دوستون کی دلجوئی دشمنونکی ناکامیابی کا باعث ہے۔

شعر۔ بغیر ریاضت کے سرکش نفس کب راہ نما ہو سکتا ہے۔ فرعون کے ہاتھ کا عصا کب اژدہا ہو سکتا ہے۔

خلاصہ۔ ریاضت سے نفس سرکش مطیع اور منقاد ہو جاتا ہے۔

شعر - یہان کی داودی درہ تیر کے لئے بڑا راستہ ہے - تیر قضا کی مانع سخت جانی کب ہوسکتی ہے -

خلاصہ - تیر قضا کا کوئی مانع نہین ہوسکتا -

شعر - گہر کو آراستہ رکہنے والے لوگ دل کی تعمیر سے غافل ہوگئے - کیونکہ اونکی اصل آب و گل سے تہی اسواسطے آب و گل مین مصروف ہوگئے -

خلاصہ - دل کی آراستگی بدن کی آراستگی سے اولے ہے -

شعر - کیا تو نے نہین سنا کہ پتہر کو پتہر توڑتا ہے ۔ تم پتہر سے زیادہ ایک دوسرے سے پرہیز کرو

خلاصہ - دو سنگین چیزون کا تصادم باعث شکستگی طرفین ہے -

شعر - جو لوگ خاک کے نیچے پاک دل لیجاتے ہین - وہ خاک کے نیچے اپنے ساتہہ جنت کو لے جاتے ہین -

خلاصہ - دل کی صفائی انسان کے لئے ہرحال مین باعث مسرت ہے -

شعر - جو شخص سادہ عقیق کی طرح نامور ہونا چاہتا ہے وہ الماس کے ناخن کے سامنے سینہ کو سپر بناتا ہے -

خلاصہ - ناموری کیلئے اصلاحی تراشون سے متاثر ہونا پڑتا ہے -

شعر - دنیا مین نفس کے واسطے جس چیز کی عادت ہوتی ہے اوسکی مثال ایسی ہے کہ ایک شیطان نفس کا قایم مقام ہوجاتا ہے -

خلاصہ - خوئے بد و نفسانی خواہشات کا نتیجہ برا ہے -

شعر - اے صائب جس شخص سے تجہکو کچہہ رنجش ہو اوسکا اظہار کر کیونکہ جب ایسی شکایت کی گرہ بجاتی ہے تو وہ تکلیف کا بیج ہوجاتا ہے -

خلاصہ - مزرعۂ دل کو تخم کینہ سے پاک و صاف رکہنا چاہئے -

شعر - ہر رنگ اپنے کو دن کی روشنی مین ظاہر کرتا ہے - لیکن سفید بالون نے مجہکو سیاہ کاری سے آگاہ کیا -

خلاصہ - عالم پیری مین انسان کمزور ہوکر اپنی سیاہ کاری کو یاد کرتا ہے -

شعر - قضا و قدر نے تجہکو سر بزانو آئینہ کی طرح دیا ہے ۔ دیکہہ یہہ آئینہ تجہکو کس کام کے لئے دیا ہے -

خلاصہ۔ انسان مثل آئینہ سر بزانو اپنی حالت کا نگران رہے۔

شعر۔ اگرچہ تو ظاہر مین تن کی چار دیواری مین قید ہے لیکن اس حصار کے باہر تجھکو (جولان کرنیکی) کو دینے پھاندنے کی اجازت دی ہے۔

خلاصہ۔ اگر بظاہر روح جسم مین قید ہے مگر در باطن اوس کی سیر د طبہر عرش سے اوپر تک ہے۔

شعر۔ تو اپنی دوزخ کو جنت بنا سکتا ہے کیونکہ سر دست آنسو بہانے والی آنکھون کا چشم کوثر تجھکو دیا ہے۔

خلاصہ۔ تو دل کی تاریکی کو آنسوؤن سے دھوکر باغ جنت بنا سکتا ہے۔

شعر۔ بیدار آنکھون سے دولت طلب کرنی چاہیئے۔ دو پہر رات کو شمع کی طرح چپ چاپ رونا چاہیئے۔

خلاصہ۔ شب بیداری اور گریہ وزاری سے دولت ابدی حاصل ہوتی ہے۔

شعر۔ ہڈی ہرگز تنہا شہپر کے برابر نہین آسکتی تو پھر کسواسطے حسب کے ساتھ نسب کو ظاہر کرنا چاہیئے۔

خلاصہ۔ ان کے خاندان کو حسب اور باپ کے خاندان کو نسب کہتے ہین یعنے اپنی علوی خاندان پر فخر کرنا فرومایگی ہے۔

شعر۔ بارش کا نزول پتھر سے بند نہین ہوتا + پھر سخی لوگون سے کیون طلب کرنا چاہیے

خلاصہ۔ سخی لوگون کی سخاوت کسی کے روکنے اور بند کرنے سے بند نہین ہوتی۔

شعر۔ اچھے اخلاق سے آدمی کا عیب پوشیدہ ہوجاتا ہے + نافہ تاتار سے کوئی خون کی بو نہین سونگھتا۔

خلاصہ۔ عمدہ اخلاق عیب پوشی کا باعث ہے۔

شعر۔ کم نصیب عبرت حاصل کرنے کی پروا نہین رکھتا + کیونکہ جلا ہوا بیخ تازہ بہار کی حاجت نہین رکھتا۔

خلاصہ۔ کم نصیب ہی غیرت کے فوائد سے محروم رہتا ہے۔

شعر۔ تو کوردلی سے خلقت کی طرف سے منہ نہ پھیر لے + کیونکہ آئینہ کی پیٹھ زنگ آلودہ ہونے سے وحشت نہین رکھتی۔

خلاصہ۔ انسان کو اپنی بدباطنی کے سبب لوگون سے روگردانی نکرنی چاہیئے۔
شعر۔ جو لب زمانہ کے اوضاع و اطوار کی شکایت نہین رکھتے۔ ہمیشہ ان کے منہ کی مہر ذکر خفی کا حلقہ ہے۔
خلاصہ۔ آہستہ آہستہ خدا کا ذکر کرنے سے انسان کا منہ شکوہ و شکایت سے محفوظ رہتا ہے
شعر۔ لالچیون کے حصہ مین مال سے رنج و الم کا غبار رہے، آسٹے کے گرد و غبار کے سوا چکی کو کچھ نہین پہونچتا۔
خلاصہ۔ لالچی مال جمع کرکے اوسکے فوائد سے محروم رہتا ہے۔
شعر۔ احسان کی زرد روئی جگر گداز ہوتی ہے + خدا کرے کہ ہمارا تانبا کیمیا سے نکلے۔
خلاصہ۔ یہ بالکل درست ہے۔ اگر آب حیات بعوض آبرو دہند دانا نخرد۔
شعر۔ جس شخص مین اپنی سانس کی طرح حرکت و اضطراب ہے۔ وہ خدا کی یاد سے کیون غافل ہوگا۔
خلاصہ۔ دم آخر یاد الہی سے غافل رہنا سراسر کم عقلی ہے۔
شعر۔ صائب کسی کو اپنے دل کا بھید نہین کہتا + کوئی شخص بیکار زمین مین کیون موتی بکھیرے گا۔
خلاصہ۔ افشائے راز۔ انسان کو ذلیل بناتا ہے۔
شعر۔ زہر مین بجھی ہوئی تلوار سے نجات کی امید ہے + وہی شخص لاعلاج ہے جو زبان کی تلوار کا زخمی ہے۔
خلاصہ۔ زبان کی تلوار کا زخم کبھی چنگا نہین ہوتا۔
گر صد ہزار لعل و گہر میدہی چہ سود دل را شکستی نہ کہ گوہر شکستی
شعر۔ تدبیر عقل دل کا علاج نہین کرسکتی + اس ویران محل کو آباد نہین کرسکتی۔
خلاصہ۔ عقلی تدبیر سے دل کی اصلاح ممکن نہین ہے۔
شعر۔ بے ترتیبی اور موزونی دونون ملے جلے ہین۔ سرو اپنے ساز و برگ کو بدل نہین سکتا۔
خلاصہ۔ ہر ایک چیز مین موزونی اور غیر موزونی کا مادہ فطرۃً ودیعت ہے
کوئی چیز اپنی فطرت کو ہرگز نہین بدل سکتی۔

شعر۔ پیر و جوان کی صحبت باہم قایم نہین رہ سکتی کیونکہ تیر کیدم کمان کیساتھ اتفاق نہین کرسکتا۔

خلاصہ۔ ناموافق صحبت مین اتفاق ممکن نہین ہے۔

شعر۔ اے صائب اس گلشن دنیا مین کوئی شخص نہ دل سے غنچہ تصویر کی طرح ہنس نہین سکتا۔

خلاصہ۔ دنیا کے انقلاب دیکھکر کوئی شخص دل سے ہرگز خوش نہین ہوسکتا۔

شعر۔ سونا چاندی اور لعل اور سونا کچھ نرہیگا۔ تیرے فرش پر یہی سفر کی گرد اور مٹی رہ جائے گی۔

خلاصہ۔ دنیا سے جانے والے دولتمند کے پاس قیمتی جواہر کے عوض صرف قبر کی گرد اور مٹی رہ جائے گی۔

شعر۔ اگرچہ تیرے پاس سینکڑ دن نرم تکئے رہین۔ لیکن تیرے نوکر چاکر تیرے سرہانے اینٹ کا تکیہ رکھینگے۔

خلاصہ۔ آرام پسند۔ قبر مین آرام سے محروم رہتا ہے۔

شعر۔ یہ جہان آئینہ اور ہماری ہستی نقش و نگار ہے آخر یہ نقش و نگار آئینہ مین کب تک رہے گا۔

خلاصہ۔ دنیوی سب تکلفات فنا پذیر ہین۔

شعر۔ دلی تعلق کی گرہ آہستہ آہستہ کہول۔ ورنہ موت اس رشتہ سے ایکبار غافل کردیتی ہے۔

خلاصہ۔ زندگی ہی مین دل کے پیچ و پاپیچ کو نکال دے ورنہ مرنے کے بعد ان پیچون کی کشایش سے نجات ممکن نہین ہے۔

شعر۔ اے صائب جب کوئی شخص نفس کو حکم کے حلقہ مین کہینچ لیتا ہے تو وہ غرانے والے شیر کی گردن کو زنجیر مین کس لیتا ہے۔

خلاصہ۔ بڑے موذی کو مارا نفس امارہ کو گر مارا۔

شعر۔ جو شخص تماشے کے واسطے یہان گردن کو اٹہاتا ہے۔ وہ قیامت مین سر جہکائے ہوئے زمین سے اٹہے گا۔

خلاصہ۔ دنیا کے سیر و تماشے کے لئے سربلند رہنا قیامت کی سربلندی سے محروم رکھتا ہے۔

شعر۔ تو بوڑھا ہو گیا اور تیری امید کی کھیتی زرد نہین ہوئی + تو کافور کی بو سونگھا مگر تیرا دل سرد نہین ہوا۔

خلاصہ۔ بڑھاپے مین لالچ کی بیخ کنی اور دل کی صفائی ضروری ہے۔

شعر۔ کافور کی بو ان مردہ دلون سے آتی ہے۔ کون اس جماعت سے ملا جو نامرد نہین ہوا

خلاصہ۔ صحبت طالع ترا طالع کند۔

شعر۔ یہ بھی لالچ کی طفلانہ طبیعت سے ہے۔ جو سو برس مین دانت نکلتے ہین۔

خلاصہ۔ عالم پیری مین ہوس بازی۔ طفلانہ حرکت ہے۔

شعر۔ تو اس پر آشوب مقام مین اوس شخص کا ہاتھ پکڑتا ہے کہ وہ زندگی کے چراغ کے لئے حمایت کا ہاتھ ہوسکے۔

خلاصہ۔ چراغ زندگی کا کوئی شخص حامی نہین ہوسکتا۔

شعر۔ جو شخص تیرے عیب کا نقشہ تیری آنکھون کے سامنے کھینچ دے تو اوسکی آنکھون کو چوم کیونکہ تجھ پر حق رکھتا ہے۔

خلاصہ۔ عیب کے اظہار کرنے والی کی قدر کرنی چاہیئے۔

شعر۔ جو شخص رات کے دامن کو ہاتھ سے نہین چھوڑتا۔ اس کا گریبان غم کے ہاتھ سے مبتلا نہوگا۔

خلاصہ۔ جو شخص ذکر الٰہی مین شب بیدار رہے گا وہ غم مین مبتلا نہوگا۔

شعر۔ وہی شخص بزرگ ہے جو زمین پر ابر کے سایہ کی طرح ایسا چلے کہ چیونٹی کا دل بھی نہ دکھے۔

خلاصہ۔ کم آزار نیک انجام ہوتا ہے۔

شعر۔ اس جہان مین کون شخص صاحب خرمن ہے + جو آنسو کے بغیر اور دانہ نہین بوتا۔

خلاصہ۔ اپنے اعمال پر گریہ وزاری کرنے سے نیک ثمرات حاصل ہوتے ہین۔

شعر۔ اہل سخن مین صرف اوسی شخص کی گفتگو ہے جو کسی فریق کو محروم نہین چھوڑتا۔

خلاصہ۔ اہل علم اوسی کو پسند کرتے ہین جس سے ہر فریق کو برابر فائدہ پہنچتا ہے۔

شعر۔ جو شخص آفتاب کی طرح روشن ضمیر ہو۔ تمام جہان کے ذرّے اوسکے فرمان پذیر ہو جاتے ہین۔

خلاصہ۔ روشن ضمیر شخص کی ہر چیز مطیع و منقاد ہوتی ہے۔

شعر۔ نرم کلام دشمن سے ضرور پُرخطر رہو۔ کیونکہ جب کتا خاموش رہتاہے تو اچانک پکڑ لیتا ہے۔

خلاصہ۔ دشمن کی نرم کلامی بھی مکر و فریب سے خالی نہین ہوتی۔

شعر۔ تنگ کنجوسون سے جو کام نکلتا ہے اوس پانی کی طرح ہے جو کنوین سے چھلنی مین آتا ہے۔

خلاصہ۔ کنجوسون سے بڑی دقت سے کام نکلتا ہے۔

شعر۔ جب لالچی کے دانت سو برس مین نکلتے ہین۔ اوسکی قسمت کے دسترخوان پر قبر کا کنارہ گویا روٹی کا ٹکڑا ہے۔

خلاصہ۔ طفلانہ مزاج لالچی کی لالچ مرنے تک نہین جاتی۔

شعر۔ درہم و دینار اور جواہر سے کچھ بادشاہی نہین ہے۔ جسکے پاس جان بچنے کے موافق غذا ہو وہ سکندر ہے۔

خلاصہ۔ دولت قناعت دوسری ساری دولتون سے بدرجہا بہتر ہے۔

شعر۔ سب کے ساتھ ادب سے برتاؤ کر کیونکہ بادشاہ اور گدا کا دل یاداش عمل کی میزان مین برابر ہے۔

خلاصہ۔ ہر ایک کے ساتھ ادب کا برتاؤ قرین انصاف ہے۔

شعر۔ جس جماعت کا دل احسان سے جلا ہوا ہے اسکے سامنے تشنہ لب مرنا اقبال سکندری مین داخل ہے۔

خلاصہ۔ سچ ہے بگرسنگی مردن بہ کہ حاجت پیش کسے بردن۔

شعر۔ اے صائب شورش دلی اور تشنہ لبی پر صبر کر کیونکہ جب دل آب ہو جاتا ہے تو چشمہ کوثر بن جاتا ہے۔

خلاصہ۔ مصائب اور آفات پر صبر و شکر کرنا خوشنودی اور تازگی طبیعت کا باعث ہے

شعر۔ باوجودیکہ زرین تاج رکھنے کے شمع کو رونے سے آرام نہین ملا۔ آرام کی امید

بیدار دولت سے نہ رکھین۔

خلاصۂ۔ بیدار دل۔ دولت مند ہونے سے آرام طلب نہین ہوتا۔

شعر۔ نرم زمین مکر کے حال کو چھپا لیتی ہے بظاہر موافق دشمن سے پرہیز کرین۔

خلاصۂ۔ بظاہر موافق دشمن کے مکر سے کم نجات ملتی ہے۔ مکار اور منافق دشمن سے مجتنب رہنا چاہیے۔

شعر۔ ضرورت کے وقت اپنا حلق بند کرکے دوسرے کو دینا ہمت کی بات ہے ورنہ سیری کے وقت ہر شخص کتے کے سامنے روٹی ڈالتا ہے۔

خلاصۂ۔ اپنی ضرورت پر دوسرے کی ضرورت کو مقدم سمجھکر اوسکی حاجت پوری کرنیکو ایثار کہتے ہین۔

شعر۔ جسکو بخشش کی شرم دامن کے نیچے پالتی ہے وہ آدھی رات کو فقیرون کے دامن مین زر ڈالتا ہے۔

خلاصۂ۔ جو شخص بخشش کرکے فقیرون سے شرماتا ہے وہ شخص چھپ چھپا کر خیرات کرتا ہے

شعر۔ ضعیفون پر رحم کرنا گویا اپنے اوپر رحم کرنا ہے۔ اوس شیر پر افسوس ہے جو جھاڑی مین آگ لگا دیتا ہے۔

خلاصۂ۔ هَلْ جَزَاءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ۔ احسان کا بدلہ احسان ہے۔

شعر۔ جس چین کے بادشاہ کا اقبال دونون جہان کے ملک کو ایک کاسہ سمجھتا ہے اوسی کی پیشانی سے لالچ کے آثار ظاہر ہوتے ہین۔

خلاصۂ۔ آنانکہ غنی تر اند محتاج تر اند۔

شعر۔ جب بال سفید ہوجائین تو مرنے کے لئے تیار رہو جب ابرو سفید ہوگئے تو زندگی کو خراموشی کے لحاف مین رکھدے (زندگی کو بھول جا)۔

خلاصۂ۔ سفیر موت آنیکے بعد انسان کو ہرگز غافل نہین رہنا چاہیے۔

شعر۔ تاریک شب کی طرح پردہ پوش ہونا صبح کا کام نہین ہے جب بال سفید ہوجائین تو سیاہ کاری سے ہاتھ اوٹھالے۔

خلاصۂ۔ عالم پیری مین سیاہ کاری کوردلی کی نشانی ہے۔

شعر۔ جو گناہ گار ہے اوس سے وہی گناہ آخرت مین ظاہر ہوگا۔ یہ غیر ممکن ہے کہ نابینا

سورہنے سے بینا ہو جائے۔

خلاصہ۔ خواب غفلت سے سیاہ کاری زیادہ ہوتی ہے۔

شعر۔ اگر بزرگ لوگ لالچ کی طرف اس طرح ہاتھ بڑھائیں تو دُھنکی ہوئی روئی کی طرح بادل دریا سے پیدا ہو۔

خلاصہ۔ بزرگ لالچ اختیار کرنے سے نا امید کی گھٹا چھائی ہے۔

شعر۔ خشک سالی میں سوئی کی آبداری کم نہیں ہوتی۔ آسمان کی کنجوسی اہل قناعت کے ساتھ کیا کر سکتی ہے۔

خلاصہ۔ قانع کو زمانہ کے نشیب فراز کی کچھ بھی پروا نہیں ہوتی۔

شعر۔ بے موقع بارش کھیتی کو فائدہ نہیں بخشتی، بڑھاپے میں ندامت کے آنسو بہانے سے کیا فائدہ۔

خلاصہ۔ سچ ہے بانگ بے ہنگام ہیچ فائدہ ندہد۔

شعر۔ کوئی قفل ایسا نہیں ہے جو آدھی رات کی آہ سے نہ کھلے۔ جس جگہ مشکل پیش آوے وہاں دل کا دامن پکڑ۔

خلاصہ۔ رات کو تضرع و کہاسے التجا کیجائے تو وہ مقبول بارگاہ باری ہو جاتی ہے۔

شعر۔ اس دنیا میں آگاہ رہنا کامیابی کا لباس ہے جو شکار غافل ہوتا ہے وہ خون میں غوطہ لگاتا ہے۔

خلاصہ۔ بیدار دل بیدار نصیب۔

شعر۔ ناتوانوں سے دوستی اور محبت رکھنی روشندلی کا باعث ہے، جب موم رشتہ سے موافقت کرتا ہے۔ تو شمع محفل بنجاتا ہے۔

خلاصہ۔ ناتوان کی دوستی بھی روشن دل بناتی ہے۔

شعر۔ اگر کعبہ کی آبرو زمزم کے چشمہ سے ہے تو دل کے کعبہ کی صفائی بھی نم آنکھوں سے ہی ہے

خلاصہ۔ انسان کا اپنے سیاہ کاری پر اشکبار رہنا دل کو صاف کرتا ہے۔

شعر۔ اپنی آرائش میں رہنے والوں کو دنیا سے ہاتھ جھٹکنا مشکل ہے۔ جس ہاتھ میں انگوٹھی ہو وہ زور سے چھٹتا ہے۔

خلاصہ۔ بالکل سچ ہے۔ ہر کہ ہیچ ندارد ہیچ غم ندارد۔

شعر۔ جس نے پہلے شعر کہا وہ حضرت آدم صفی اللہ تھے۔ اولاد آدم کے موزون طبیعت ہونے کی دلیل ہے۔

شعر۔ توبہ نصوح سے نفس دم عیسیٰ ہوجاتا ہے۔ پرہیزگاری کی ہیبت سے ہاتھ ید بیضا ہوجاتا ہے۔

خلاصہ۔ التائب من الذنب کمن لا ذنب لہ یعنے گناہوں سے توبہ کرنے والا بالکل پاک و صاف ہوجاتا ہے۔

شعر۔ خمیدہ پشت زمین گیر آدمی آسمان کی کمان نہیں کھینچ سکے گا۔ جب تک تو تیر کے جیسے سیدھا نہو یہ کمان نہیں کھینچ سکے گا۔

خلاصہ۔ پست ہمت کچھ نہیں کرسکتا بلند ہمت ہی ترقی کے زینہ پر قدم جماتا ہے۔

شعر۔ جو شہد کی مکھی کی طرح چھوٹا سا گھر رکھتا ہے۔ وہ ہمیشہ حلاوت زندگی سے شہد کا خزانچی ہے۔

خلاصہ۔ ہر چہ گیرید مختصر گیرید۔

شعر۔ جو شخص قناعت کے دسترخوان سے ایک روٹی کا ٹکڑا اٹھاتا ہے ہر شام ہلال عید کی صورت پر اوسکی نظر پڑتی ہے۔

خلاصہ۔ قانع کے لئے ایک روٹی کا ٹکڑا خوش حالی کے اعتبار سے ہلال عید کا حکم رکھتا ہے

شعر۔ شریعت کے مستقیم راستے سے پاؤں باہر مت رکھ۔ جب سوئی کا دھاگا ٹوٹ گیا ضرور وہ گم ہوجائے گی۔

خلاصہ۔ خلاف پیمبر کسے راہ گزید۔ کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید۔

شعر۔ صدر نشینی کا خیال دروازہ کے باہر چھوڑ دے اور خوشی سے بیٹھ کیونکہ اکثر بالا نشینوں کو تنگ جگہ ملتی ہے۔

خلاصہ۔ تکلف مین اکثر تکلیف ہوا کرتی ہے۔

شعر۔ اس چمن مین وہی شخص سرسبزی رکھتا ہے جو سرو کی طرح جاڑون موسم مین ایک ہی قبا رکھتا ہے۔

خلاصہ۔ موجودہ حالت پر صابر اور شاکر رہنا باعث خوشحالی ہے۔

شعر۔ لالچی کو دونوں جہان کی نعمت سیر نہیں کرسکتی۔ جلانے والی آگ ہمیشہ بھوک رکھتی ہے

خلاصہ۔ کاسہ چشم حریصان پُر نشد۔
شعر۔ جو شہید قیامت کے روز خون کا بدلہ رکہتا ہے اوسکو خود فروشون کے پہلومین جگہ دینگے۔
خلاصہ۔ جس نیک کام مین خلوص نہو وہ بیکار ہے اوسکا کچہ بہی نتیجہ نہین۔
شعر۔ سخی کے آستانہ پر روزی کی شکایت مت لیجا کیونکہ مسجد مین ہر جگہ اکثر فقیر رہتے ہین
خلاصہ۔ فقیر کی شکایت فقرا کی دل شکنی کا باعث ہے۔
شعر۔ اگر نماز مین حضور قلب کی شرط لگائی جائے تو تمام روے زمین کی عبادت لوٹانے کے قابل ہوگی۔
خلاصہ۔ لا یکلف اللہ نفسًا الا وسعہا۔
شعر۔ اے صائب مین نفس کے رگڑے سے اسقدر بہاگا ہون کہ جس مسجد مین بوریا ہو وہان قدم بہی نہ رکہونگا۔
خلاصہ۔ ریا سے اجتناب اولی تر ہے۔
شعر۔ میرے دل کی روشنی چاند و سورج کی نور سے بے پروا ہے۔ جس دل مین روشنی ہو وہ پہر شمع کو نہین چاہتا۔
خلاصہ۔ جسکا دل منور ہو وہ خارجی نور کا محتاج نہین ہے۔
شعر۔ تو دولت کے زمانہ مین عاجزون کی خبر سے غافل مت ہو تو پاؤن کے نیچے نظر کر تاکہ تیرا چراغ روشن رہے۔
خلاصہ۔ ہند شاخ پر میوہ سر بر زمین۔
شعر۔ لالچی کڑوی بات سے اپنا سر نہین پہیرتا۔ کتا کہانے کی لالچ سے روٹی کے ساتہ سوئی بہی کہا جاتا ہے۔
خلاصہ۔ لالچی نیک و بد کی تمیز نہین کرتا۔
شعر۔ روٹی کہانے سے میرے تمام دانت گہس گئے۔ لیکن دل بیوقوفی سے پہر روٹی کا غم کہاتا ہے۔
خلاصہ۔ لالچی کی نظر نتیجہ پر نہین گرتی۔
شعر۔ جہلکتے ہوئے پیالے سے عاشق کا دل کہان شاد ہوتا ہے آب حیات سے تشنہ

دیدار کے لب کب تر ہوتے ہین۔

خلاصہ۔ عاشق کی نظر مین بجز معشوق کے سب ہیچ ہے۔

شعر۔ تا دار پیاسے کے منہ کو نیسان گوہر سے بہر دیتا ہے جو صدف کی طرح سال مین ایک دفعہ منہ کہولتا ہے۔

خلاصہ۔ تا صدف قانع نہ شد پر در نشد۔

شعر۔ زمانہ کی بیرحمی سے جگر مین آہ بہی نہ رہی جس درخت کو سرانے جلا دیا اوس سے دہوان نہین نکلتا۔

خلاصہ۔ کمال بیرحمی مظلوم کا منہ بند کر دیتی ہے۔

شعر۔ توفیق کی کشش جس شخص کو دل بینا عطا کرتی ہے وہ پہلے دونون عالم کو پشت پاسے طلاق دیتا ہے۔

خلاصہ۔ جس کا دل توفیق الٰہی سے منور ہے وہ بے پرواہ ہے۔

شعر۔ اگر حضرت عیسٰی اپنے جان بخش دم سے چمگادڑ مین جان ڈالتے ہین تو اوس کی آنکہون مین روشن جہان کو احسان سے تاریک بنا دیتے ہین۔

خلاصہ۔ زیادہ احسان اٹہانے سے دل سیاہ ہو جاتا ہے۔

شعر۔ جو نرم دل آدمی صبح سے پہلے نیند سے اوٹہتا ہے آسمانی تازہ بتازہ فیض سے لغزشون کو روک دیتا ہے۔

خلاصہ۔ صبح کی بیداری نرم دل آدمی کو لغزشون سے محفوظ رکہتی ہے۔

شعر۔ اگر ہوا حضرت سلیمان علیہ السلام کی طرح تیری مطیع ہو جائے تو اسوقت تو تاج و تخت کے قابل ہوگا۔

خلاصہ۔ کمال سے ترقی کرتا ہے۔

شعر۔ اگر تیرا کلام ہر نکتہ مین شکر کے سو کوزے رکہتا ہے لیکن خاموشی کا شہد نظرون مین اور نشان رکہتا ہے۔

خلاصہ۔ خاموشی شیرین کلامی سے بہتر ہے۔

شعر۔ جن لوگون نے اپنے حد سے باہر قدم رکہا ہے ہزارون تفرقون کا دروازہ اپنے اوپر کہول دیا ہے۔

خلاصۂ مطلب۔ حد سے باہر قدم رکہنا تو ڑتے ہین گرفتار ہوتا ہے۔

شعر۔ زمانہ نے جہان کو مٹی کیچڑ کے کام مین لگا دیا ہے اسلئے بالکل باغ وعمارت ہین گرفتار ہین۔

خلاصۂ مطلب۔ ہر یکے را بہر کارے ساختند۔

شعر۔ جس ہاتہہ کو ظالمون نے ظلم وستم کے واسطے کہولا ہے۔ آخرکار وہی ہاتہہ نادم ہوکر سر پر مارینگے۔

خلاصۂ مطلب۔ جب ظالم نادم ہوتا ہے تو سر پیٹتا ہے۔

شعر۔ دانتون کی لڑی سالم رہے تاک گفتگو باگوہر غلطان ہے جس عمر رسیدہ کو دانت نہون وہ فضول گو ہے۔

خلاصۂ مطلب۔ ہیچ پیر توبہ پیری با دصد عیب۔

شعر۔ جبکہ اشجار غنچہ کی طرح ایک دوسرے سے دلی تعلقات توڑتا ہے تو ہم کو عیش و نشاط کا سامان نہونا ہی اچھا ہے۔

خلاصۂ مطلب۔ فانی کے واسطے عیش پسندی ہرگز نہین چاہیئے۔

شعر۔ وہی شخص اچھا ہے جو جگر کے خون سے وضو کرتا ہے اور اپنے سینہ کو آرزو نکے اشکون کے ذریعہ پاک کرتا ہے۔

خلاصۂ مطلب۔ وہی نیک ہے جو عشق الٰہی مین سینہ بریان اور چشم تر رکہتا ہے۔

شعر۔ دنیا سے دست بردار ہوکر جس شخص نے اپنی ذات کو شیشو کی طرح سبکسار بناتا ہے لوگ اسکو عزت سے اپنے کندہون پر جگہ دیتے ہین۔

خلاصۂ مطلب۔ بے تعلق آدمی ہر دل عزیز ہوتا ہے۔

شعر۔ تو صاف دلی سے دشمن کی مدد مت کر۔ کیونکہ تلوار سنگ فسان لنسان کے پہلو کو سیاہ رو بنا دیتی ہے۔

فوٹ ۔ ایک قسم کا پتہر ہے جسکو گردش دیکر اوسپر تلوار اور چہری کو تیز کرتے ہین ہندی مین سان کہتے ہین۔

خلاصۂ مطلب۔ دشمن کی مدد کرنے سے دل مین کدورت پیدا ہوتی ہے۔

شعر۔ وہ پہول کہ بال و پر والی بلبل جس سے عیش ونشاط رکہتی ہے۔ وہ رنگ و بو مین

ہزار درجہ زیادتی رکہتا ہے۔

خلاصۂ۔ صاحب کمال فقیر بے کمال امیر سے بہتر ہے۔

شعر۔ اوس عالم آرا حسن کی جس نے خبر پائی ؛ وہ جسطرف رخ کرتا ہے اسی کا رُخ پاتا ہے۔

خلاصۂ۔ باخبر جس چیز کو دیکہتا ہے اسی کا جلوہ پاتا ہے۔

شعر۔ خوف وامید کے درمیان مین عاشق کی ایسی حالت ہے کہ ظاہر مین ہنستا ہے اور باطن مین روتا ہے۔

خلاصۂ۔ گاہے گریہ اور گاہے خندہ عاشق کے اضطراب کی دلیل ہے۔

شعر۔ حیات ابدی (ہمیشہ کی زندگی) سے صرف آبرو پر قناعت کرین۔ کیونکہ جس شخص کو آبرو ہے وہ خضر وقت ہے۔

خلاصۂ۔ وہی خضر وقت ہے جو صاحب آبرو ہے۔

شعر۔ گفتگو سے بے وقوف کی حالت کو سمجہ جاے گا۔ جو چیز کدو مین ہوتی ہے وہی پیالہ مین

خلاصۂ۔ آدمی کی گفتگو سے اسکے عیب وہنر کا پتہ لگتا ہے۔

شعر۔ جو شخص بلبل کی طرح رنگ وبو سے تعلق رکہتا ہے اسکے جوش وخروش کی سرگرمی دو ہفتہ سے زیادہ نہین ہوتی۔

خلاصۂ۔ ظاہری آرایش کی سرگرمی ناپایدار ہے۔

شعر۔ بیچارگی کے سبب چارہ ساز سے جاملے گا۔ وہ شخص زحمت مین ہے جو صرف چارہ جوئی کرتا ہے۔

خلاصۂ۔ ہر کہ دارد درد آن نازالش درمان مے کند۔

شعر۔ رنگین لباسون کا دل تیرگی کو گہات مین رکہتا ہے۔ جیسا کہ زنگی کے ہاتہہ کی مہندی کہ آستین مین سانپ کو رکہتی ہے۔

خلاصۂ۔ دنیا کی رنگینی سے دل مین تاریکی پیدا ہوتی ہے۔

شعر۔ جن خداشناسون نے تسلیم ورضا کے ساتہہ موافقت کی ہے انہون نے آنکہہ کی پتلی کو قضا کے تیر کی سپر بنائی ہے۔

خلاصۂ۔ عارف لوگ جو کچہ بُرائی اور بہلائی دیکہتے ہین خدا کی طرف سے سمجہتے ہین۔

شعر۔ جو شخص بالکل اپنے کو شکستہ حال بناتا ہے وہی کامل ہے اسی واسطے چاند کو

انگشت نما بنایا ہے۔

خلاصۂ۔ شکستہ حالی صاحب کمال ہونے کی دلیل ہے۔

شعر۔ ممکن نہیں کہ افتادگی سے کسی کو نقصان پہونچے۔ جب بادل کی آنکھ سے قطرہ گرتا ہے تو موتی ہوتا ہے۔

خلاصۂ۔ افتادگی سے قدر افزائی ہوتی ہے۔

شعر۔ جس شخص کا دل زبان کے موافق ہوتا ہے۔ وہ تیر کے پھل کی طرح فولادی ذرہ میں سوراخ کرتا ہے۔

خلاصۂ۔ دو دل ایک شود بشکند کوہ را۔

شعر۔ ممکن نہیں کہ لالچ کی آنکھ مٹی سے سیر ہو۔ جال زمین کے نیچے بھی تاک میں رہتا ہے

خلاصۂ۔ چشم حریص کسی حالت میں سیر نہیں ہوتی۔

شعر۔ خدا کے کام کو راستی سے انجام دے سکے گا۔ حضرت موسیٰ عصا کے سوا اور ہتیار نہیں رکھتے

خلاصۂ۔ راستی خدا کو بھی پسند ہے اور بندہ کو بھی۔

شعر۔ مفلسی سیاہ کاروں کی صورت کو محراب کی طرف لاتی ہے۔ جب عامل معزول ہو گیا تو دعا سے باز نہیں آتا۔

خلاصۂ۔ گنہگار جب عاجز ہوتا خدا کو پکارتا ہے۔

شعر۔ اگر کعبہ کے حرم کی صفائی زمزم سے ہے۔ تو کعبہ دل کی زمزم چشم پُرنم ہے۔

خلاصۂ۔ حرم دل کی صفائی چشم گریان سے ہوتی ہے۔

شعر۔ جب تک بات چیت سے لبوں کو بند نہ کرے دل گویا نہ ہوگا۔ حضرت عیسیٰ کی گویائی حضرت مریم کے روزہ کا نتیجہ ہے۔

خلاصۂ۔ خاموشی سے روحانی قوت حاصل ہوتی ہے۔

شعر۔ جو شخص جہان سے بیگانہ ہوا۔ وہ خدا کا آشنا ہوا۔ جو شخص اس دریا سے نکلا وہ گوہر ایک دانہ ہوا۔

شعر۔ سبک خیال آدمی غرور کی سیڑہی سے جلد گرتا ہے۔ چھت کے کنارے پر خالی کوزہ کسطح رہنے لگا۔

شعر۔ دولت کے ساتھ بختگی کا جمع ہونا محال ہے۔ پروبال کے سایہ میں پلا ہوا خام

شعر۔ کھلیان رکھنے والوں میں گھاس کی پتی برابر مروت نہیں ہے۔ ورنہ ایک دانہ چیونٹی کے منہ کا قفل ہو جاتا۔

خلاصہ۔ دولت مندوں میں اگر مروت ہوتی تو قانع ہوتے۔

شعر۔ پست ہمت آدمی دردمندوں کو اپنا محتاج رہنا چاہتا ہے۔ بیمار کی صحت سے خود طبیب بیمار ہوتا ہے۔

خلاصہ۔ پست ہمت اپنے نفع کے لیے دوسرے کے نقصان کا خواستگار رہتا ہے۔

شعر۔ بادشاہوں کی خاک وہی بلند آوازی کی خواہاں ہے۔ آخر شاہ چین کا سر چینی پیالہ ہو جاتا ہے۔

خلاصہ۔ سربلندوں کی خاک بھی بلندی کی خواہاں رہتی ہے۔

شعر۔ اعتبار سے جہان میں عزیز ہونا آسان ہے۔ لیکن اعتبار سے جو گذر جاتا ہے وہی عزیز ہے۔

خلاصہ۔ دنیوی اعتبار چنداں لائق افتخار نہیں۔

شعر۔ صاف دل آدمی اچھے اور برے کو نہیں جانتا کہ کیا ہے۔ کیونکہ سب کے منہ پر آئینہ دروازہ کھلا رکھتا ہے۔

خلاصہ۔ صاف دل آئینہ کی طرح ہر ایک کی حقیقت صاف ظاہر کر دیتا ہے۔

شعر۔ جو شخص ذکر کے حلقہ سے قدم باہر رکھتا ہے۔ وہ تسبیح جیسا سو طریقے سے آنکھ کھوتا ہے۔

خلاصہ۔ جماعت سے خارج ہونے والا سرگردان رہتا ہے۔

شعر۔ کوردلی سے رہنما کے بازو کا سایہ پڑتا ہے۔ دولت کا متوالا کہانتک گریگا اور کہانتک اڑے گا۔

خلاصہ۔ نااہل کی تائید خلاف عقل ہے۔

شعر۔ جو شخص بوجہ تنگدستی کے کسی دامن کو پکڑتا ہے۔ میں نہیں جانتا کہ وہ رات کے دامن کو کیوں مضبوط نہیں پکڑتا۔

خلاصہ۔ شب بیدار رہ کر خدا کو کیوں نہیں پکارتا۔

شعر۔ جو لوگ کے طرہ دستار فروش و خود نما ہیں وہ اپنی بے کمالی کے عذر کو پیش کرتے ہیں

خلاصہ (اپنی بے کمالی ظاہر کرتے ہین)

شعر۔ یوسف کی طرح کمینون کی امداد سے راستہ مت چھوڑ، کیونکہ وہ لوگ کنوین سے نکالتے ہین تو بازار مین بیچتے ہین۔

خلاصہ۔ کمینون کی امداد عزت ریزی کا سبب ہے۔

شعر۔ وہ صابر آدمی کے گھر ہمیشہ عید ہوتی ہے، جو نظر مین پارہ نان کو ماہ نو کی طرح رکھتا ہے

شعر۔ محتاجی کے سبب ہنر عیب کے لباس مین ظاہر ہوتا ہے، کیونکہ فقیر کی گیہون کی روٹی مین جو کا مزہ ہوتا ہے

شعر۔ ملک عدم کا قافلہ متفرق نہین ہوتا۔ عالم وجود کہ ہر جلد چلا ورکہتا ہے۔

خلاصہ۔ عالم وجود کے مسافر ملک عدم مین جمع ہوتے ہین۔

شعر۔ جو شخص جلوت چھوڑ کر خلوت اختیار کرتا ہے وہ خوف وخطر کے بھنور سے اپنے کو آرام کے گہوارہ مین پہونچاتا ہے۔

شعر۔ ضعیفون کی آہ سے سرکش لوگون کو بہت خوف ہے، کیونکہ بادل کا اٹھنا بجلی کو فوقیت سے گرا دیتا ہے

شعر۔ اے صاحب میرا اسواسطے تنہائی کے گوشہ سے باہر نہین آتا، مین ڈرتا ہون کہ دولت کا ہما میرے سر پہ سایہ ڈالے۔

خلاصہ۔ دولتمندی سرگردانی کا باعث ہے۔

شعر۔ نامردون سے زیادہ مردون کو زوال دنیا پہونچتا ہے، کہ یوسف کے دامن سے زلیخا ہاتھ نہین کھینچتی۔

خلاصہ۔ طالب الدنیا مخنث۔

شعر۔ اگرچہ تمام جہان بادشاہ کے زیر نگین ہو، مگر فقیرون کی درگاہ مین استمداد کے واسطے آتا ہے۔

شعر۔ جس شخص کا گھر شہد کی مکھی کے گھر کی طرح چھوٹا ہو، تو اسکی زندگی کے تمام دن حلاوت سے گذرتے ہین۔

خلاصہ۔ ہرچہ گیرید مختصر گیرید۔

شعر۔ جب زمین اچھی ہو بیج بونے سے دریغ مت کرو، کیونکہ ندامت کے آنسو بہائے

بغیر جو صبح گذرتی ہے وہ افسوس کے قابل ہے۔

خلاصہ۔ سیہ کار اپنی سیہ کاری پر ہمیشہ روتا ہے۔

شعر۔ ہم نے جو کچھ اس باغ مین دیکھا وہ نہ دیکھنا ہی اچھا تہا۔ ہم نے جو تازہ پہول چنا نہ چننا ہی اچھا تہا۔

شعر۔ ہم نے جسکو منزل آرام خیال کیا وان ٹہرنے سے بہاگنا ہی اچھا تہا۔

شعر۔ ہم نے اوقات عزیز کے عوض مین جو سامان خریدا اگر وہ یوسف مصری تہا تب بہی نہ خریدنا اچھا تہا۔

شعر۔ راہ فنا مین دشواری تو نہین ہے لیکن جس راستہ مین ساتہی نہ ہو دشوار نظر آتا ہے

خلاصہ۔ جس راستہ مین ساتہی نہ ہو وہ دوبہر ہو جاتا ہے۔

شعر۔ یہ طمع کار لوگون مین وہی کامل مرد ہے جو دوزخ کے تاریک بوتہ سے صاف و پاک نکل آوے۔

خلاصہ۔ گلنے اور پگہلنے کے بعد کہوٹا اور کہرے کا پتہ چلتا ہے۔

شعر۔ خدا کے شکر سے غافل مت ہو ٭ کیونکہ خدا کفر سے بندہ کی نعمت کو بند نہین کرتا لیکن شکر نہ کرنے سے بند کرتا ہے ٭

شعر۔ روشن ضمیرون کے پاس غیر جنس صحبت ایک بلا ہے ٭ جب آگ کا شعلہ نمک مین گرتا ہے تو آواز نکلتی ہے۔

شعر۔ بڑہاپے نے اگرچہ موتی جیسے میرے دانت چہین لئے ٭ لیکن مین اس بات سے خوش ہون کہ خلال سے مجہکو بے پروا کیا۔

شعر۔ تو ہرگز اپنے منہ کو گالی سے آلودہ مت کر ٭ کیونکہ یہ کہوٹا سکہ جسکو دے گا وہ واپس کرے گا۔

شعر۔ تو اثر سے ہاتہ مت روک کیونکہ جب تک جام جہان نما ہے لوگ بے اختیار جمشید کو یاد کرتے ہین۔

خلاصہ۔ انسان کا نیک اثر اسکا عمدہ یادگار ہے۔

شعر۔ اس باطل زمانہ مین جو شخص حق کہتا ہے (وہ پہانسی پہننے) کے واسطے رسی باٹتا ہے

شعر۔ تو اسلئے مغلوب ہے کہ اپنے پر غالب نہین ہے ٭ اگر تو اپنے پر غالب آوے گا تو

تمام جہان تیرا مغلوب ہوگا۔

خلاصہ۔ نفس پر غالب آنیوالا جوانمرد ہے۔

شعر۔ چونکہ دل نے قبولیت خلق کے سررشتہ کو بھول گیا تھا، اس لئے روکا ہاتھ ہمارے سینہ پر اوستاد کا طمانچہ تھا۔

خلاصہ۔ قبولیت خلق کا تارک لایق سرزنش ہے۔

شعر۔ احتیاط سے خریدار کو نقصان نہین پہنچتا۔ یہ قیمتی متاع سے ہرگز نقصان نہین ہوتا

شعر۔ یہ مت کہو کہ روپیہ پیسہ خوش ہونے کے قابل ہین۔ (دولت سے خوش ہونیوالا) اس قیدی کی مانند ہے جو بھاری بیڑی پر فخر کرتا ہے۔

شعر۔ پنج ظاہری و باطنی حس سے ایکدم آرام نہ دیکھا، اوس ملک مین کیا آسایش ہوگی۔ جس کے دس فرمان روا ہون۔ (حس ظاہر پانچ ہین) سامعہ۔ باصرہ۔ ذایقہ۔ شامہ۔ لامسہ حس باطن پانچ ہین۔ واہمہ۔ مدرکہ۔ متخیلہ۔ حافظہ۔ مشترکہ۔

شعر۔ جو لوگ جنت کے واسطے دنیا سے گذرتے ہین، وہ ایک ہوا سے دوسری ہوا کے ساتھ وابستہ ہین۔

شعر۔ زندہ دلون کا کام مٹی کے دانون کا شمار کرنا نہین ہے۔ تسبیح کی جگہ اپنے سانس کو شمار کرنا چاہیئے۔

شعر۔ نمدہ کی ٹوپی بے مغز سر پر سے نکال۔ کیونکہ یہ خالی خوان کو سرپوش کی حاجت نہین ہے۔

شعر۔ جب زمین کے پردہ مین قارون چھپ گیا۔ تو اس روز کنجوسی کے رگ و ریشے بھی دوڑ گئے۔

شعر۔ جو لوگ نیکون کی صحبت مین بیٹھتے ہین۔ اونکو بھی نیک سمجھتے ہین۔ اور جو شخص بدونکی صحبت مین بیٹھتا ہے نیکون کو بد سمجھتا ہے۔

شعر۔ ایک ظالم کا ذخیرہ دوسرے ظالم کو پہونچتا ہے۔ جب عقاب سے پر جدا ہوتا ہے تو تیر کے حوالہ ہوتا ہے (عقاب ایک شکاری جانور ہے۔)

شعر۔ دو بیگانون کے ساتھ نہ رہ سکے گا۔ دل تو ایک شہر کی طرف بھاگتا ہے۔ پھر دوست کیا کرے گا۔

خلاصہ۔ دو بیگانون کی صحبت پریشانی کا باعث ہے۔

شعر۔ تو اپنا گوہر صاحبِ نظر کو بتلا۔ کیونکہ چند گدہون کی تصدیق سے کوئی مینی نہین ہوسکتا۔

شعر۔ دشمن کی زبان میری نرمی سے کند ہوگئی۔ سانپ کا دانت نمدہ سے اکھاڑ سکتے ہین (کھینچ سکتے ہین)

شعر۔ اے شخص جب مسواک سے ہر وقت دانتون کو سفید کرتا ہے تو اپنے منہ کو بھی لوگون کی غیبت سے پاک کر۔

شعر۔ عمر کا جو حصہ کہانے اور سونے مین صرف ہوتا ہے۔ وہ ہمارے بیہودہ کامون کی نسبت کرتے عبادت ہے۔

شعر۔ خاموشی کے شہد کے سوا وہ کون سی شیرینی ہے کہ جسکی حلاوت سے لب سے لب چپک جاتے ہین (ملجاتے ہین)۔

شعر۔ جن لوگون نے خاموشی کا شہد حلق مین اتارا۔ اسکی حلاوت سے لب کہل نہ سکینگے

شعر۔ ملک درویشی کی قدر ابراہیم ادہم سے پوچھ۔ کیونکہ طوفان دیکہا ہوا آسائش کے کنارہ کی خبر رکہتا ہے۔

شعر۔ رات کی سیاہی مین امید کی صبح ہے۔ کیونکہ خضاب کے نیچے سے سفید بال نکلتے ہین

شعر۔ جو سخی سوال کی تلخی سے آگاہ ہے وہ سائل کے لب کہولنے کی فرصت نہین دیتا۔

شعر۔ سب لوگ دل سے خاموش رہنے والون کی امت ہین۔ خاموشی مہر نبوت کا مرتبہ رکہتی تہی۔

شعر۔ بے سامانی کے لئے سرو جیسا آزردہ دل رہنا چاہیئے۔ تنگدستی بید کو اسی وقت دیوانہ بنا دیتی ہے۔

شعر۔ دوسرون کے جانے سے کیون خوشدلی ہے کیا اس سے غافل ہے کہ تمام لہرین ایک دوسرے سے ملکر گذر رہی ہین۔

شعر۔ بادشاہون کے خزانہ مین بے نیازی کا عقیق نہین ہے۔ سکندر جہان کے گرد پانی کے ایک گہونٹ کے واسطے پہرتا ہے۔

خلاصہ۔ تواضع زگردن فرازان نکوست۔

شعر۔ اخیر میں کوشش کر۔ کیونکہ آئینہ کے سوا اوس چراغ مین بھی دلسوزی نہین ہے
جو سکندر کی قبر کے سرہانے لیجاتا ہے۔

خلاصہ۔ ذی اقتدار آدمی لوگون کے ساتھہ دلسوزی سے پیش آتا ہے۔

شعر۔ تو کمزور دشمن کو بھی حقارت کی آنکھہ سے مت دیکھہ، کیونکہ ایک مچھر نمرود کو ہلاک
کر ڈالا۔

شعر۔ جو شخص ہونٹون کے رخنے بند نہین کرتا۔ وہ جلد مچھر کی طرح اپنا سر برباد کر دیتا ہے۔

شعر۔ مین بدلہ لینے کے تلخ جام کا کیا شکر کہون۔ کہ میرے دل سے روز جزا کا دغدغہ دور کیا

خلاصہ۔ انتقام کی تلخی سے قیامت کی تلخی یاد آتی ہے۔

شعر۔ ہمارا رزق ہمارے بیکار خیالات سے تنگ ہے۔ وہی شخص یہان روٹی کھاتا ہے
جس نے روٹی کا غم نہین کھایا۔

شعر۔ وہی شخص صاف دل صوفی ہے جو خرقہ پھینکدیتا ہے نہ وہ جو کندھے پر شال رکھتا ہے

شعر۔ اس زمانہ کے سب سر سے گذرے ہوئے ہین۔ وہ سب سے گزرا ہوا کہان ہے جو دنیا
سے گذر جائے۔

خلاصہ۔ دنیا کی وضعداری کے لحاظ سے سخاوت بیکار ہے۔

شعر۔ دستار اور پیٹ کے چکر سے کام پڑا ہے۔ اس محفل کا خم افلاطون سے لاف زنی کرتا ہے

خلاصہ۔ خم شکم کے مقابلہ مین خم افلاطون کی کچھہ ہستی نہین۔

شعر۔ مین کنجوسون کا شکر سخیون سے زیادہ کرتا ہون۔ کیونکہ وہ روک تھام کے طریقہ سے
میری عزت کی حفاظت کرتے ہین۔

شعر۔ دل قیامت کے خوف سے (خون آلودہ ہو گیا ہے) خلقت کی صحبت وہی بہتر ہے
جسکا نتیجہ نہ ہو۔

شعر۔ جو شخص خلقت کا مردود ہے وہ خدا کا مقبول ہے۔ وہ خوش وقت رہے جو
ہمکو نظرون سے گراتا ہے۔

شعر۔ دور دور از رہنے والون کو احسان سے یاد کرنا ہمت کی بات ہے ورنہ ہر ایک
درخت اپنے نیچے پھل جھاڑتا ہے۔

شعر۔ تیرے تاریک دل کی آنکھہ قیامت شناس نہین ہے۔ ورنہ سمو لینا دل ہی جیسین

حشر جیسا معاملہ نہین ہوتا۔
خلاصہ۔ کونسا دل ہے جسمین قیامت نہین ہے۔
شعر۔ اگر دو ہمزبان اور ہم آواز دوست ہین۔ تو ایک فن تنہا آسمان کیا کر سکیگا۔
شعر۔ جب مین مجلس مین داخل ہوا تو ایک جگہ اسپند نظر آئے۔ ان کو دیکھنے سے معلوم ہوا کہ جلکے قسمت کا ستارہ جلا بیٹہا ہے۔
خلاصہ۔ یعنے دل جلے لوگ ہین۔ ایک دوسرے کے قدر دان ہین۔
شعر۔ ایک آہ کے ساتہہ دل کو مطلبون سے خالی کر سکے گا۔ کیونکہ سوخط پہچانے کے واسطے ایک قاصد کافی ہے۔
شعر۔ زمانہ کے غافلان سے سلامتی کی امید مت رکہہ کیونکہ اس بوتہ کو سوز گداز کیواسطے پیدا کیا ہے۔
شعر۔ نرمی زمانہ کے انقلاب کیلئے سپر ہے۔ کیونکہ موم کے جہاز کو بہار اور خزان نہین ہے
شعر۔ ساز کے ٹوٹنے سے گوشمالی سے نجات ملتی ہے جب تک میر الفینا موافق رہا مین آسمان کی گردش سے بیخوف رہا۔
شعر۔ سفید بال بوڑہون کی طبعیت سے حرص دور نہین کرتے۔ یہ وہ بخار نہین ہے جو تباشیر سے تہم جاتے۔
شعر۔ نہ آتا ہے نہ بلاتا ہے نہ پوچہتا ہے نہ دہونڈہتا ہے۔ کوئی دوستون سے اس قدر کیون بے خبر رہتا ہے۔
شعر۔ اگر کوئی صرف عامہ سے فضیلت کا طبل بجاتا تہا۔ تو شہر کی مسجد کی گنبد سب سے زیادہ بزرگ ہے۔
شعر۔ جیسا کہ تازہ بہار کے واپس آنے سے عالم جوان ہوا۔ اگر میری عمر کی بہار واپس آتی تو کیا اچہا ہوتا۔
شعر۔ یہ خیال آباد کو باز کی آنکہہ سے نہ دیکہہ سکیگا۔ دنیا سے آنکہہ ڈہانکنا عینک کا کام کرتا ہے۔
شعر۔ گویائی یاران موافق کو آپسمین جدا کر دیتی ہے۔ خاموشی صد مختلف زبانون کو ایک کر دیتی ہے۔

خلاصہ۔ گویائی سے اختلاف پیدا ہوتا ہے اور خاموشی سے اتفاق۔

شعر۔ ہر ایک لکڑی کی بو آگ سے ظاہر ہو جاتی ہے۔ ممکن نہین کہ دوزخ مین کوئی اپنا عیب چھپا سکے۔

شعر۔ کسی نے خام خیالی سے گھنٹے کی آواز سے اثر چاہا۔ جب خوش الحانی میں شدت ہوتی ہے تو اثر نہین کرتی۔

خلاصہ۔ حد سے بڑہنا بے اثر کر دیتا ہے۔

شعر۔ جب تو بڈہا ہو گیا تو اہل دنیا سے کنارہ کش ہو۔ کیونکہ جو شخص عاجز ہوتا ہے قافلہ کے لئے بار ہوتا ہے۔

شعر۔ تو جہان سے قسمت ازلی پر راضی رہو کیونکہ جب مہمان بیکار ہو تو دشوار ہو جاتا ہے۔

شعر۔ جو شخص اس دنیا میں پستہ کی طرح ہنس پڑا۔ اس نے بے وقوفی سے اپنے ہرے بھرے سر کو برباد کیا۔

شعر۔ جس شخص کے لئے اسکی زانو کا کاسہ اسکا جام جم ہے۔ آسمانی اسرار اسکے پاس بچون کی الف بے ہے۔

خلاصہ۔ جو شخص خلوت نشین ہو کر ذکر و فکر الٰہی مین مصروف ہے وہ آسمانی بھیدونکو الف بے کی طرح جانتا ہے۔

شعر۔ اگر تو حضرت سلیمان جیسا ہوا کو تابع بنائے۔ تو آسمان انگوٹھی کے حلقہ کی طرح تیری فرمانبردار ہوتا ہے۔

شعر۔ تو دنیا کے ساتھ دل نہ لگا۔ کیونکہ اس نونہال کو دوسری زمین کے واسطے سرسبز کیا ہے

شعر۔ انسان کی پیدایش کا کمال خاموشی کی مہر لگانے سے ہے۔ شراب کی گولی ایک اینٹ سے تمام ہو جاتی ہے۔

خلاصہ۔ خم شراب سے مراد وجود انسان۔ خشت سے خاموشی مراد ہے۔

شعر۔ مین نے عقیق کی طرح برسون زمانہ کی تکلیف کھینچی۔ تب جہان کے بزرگون نے مجھے نامور کیا۔

شعر۔ اس پرخطر دریا مین کشتی کو قرار نہین۔ پھر اس ناموافق عالم مین کسطرح اپنی کو خاطر جمع

رکھہ سکے گا۔

شعر۔ سخی لوگون کی آنکھہ سائل کی تلاش مین ہے۔ شیشہ کی گردن جام کے انتظار مین بلند رہتی ہے۔

شعر۔ نرم کلام سے بہی بیوقوف شور و فریاد کرنے لگتے ہین۔ صبح کی نرم ہوا سے جہاڑی مین غوغا پیدا ہو جاتا ہے۔

شعر۔ خبردار دل بڑہاپے مین غفلت سے زیادہ لرزتا ہے۔ کیونکہ صبح کے وقت اکثر مسافرون کو نیند آتی ہے۔

شعر۔ اگر راہ نو جیسا ردی کا ٹکڑا میرے ہاتہ لگے۔ تو لوگ انگشت نمائی کے پتہر مجہہ پر برسائینگے۔

شعر۔ جو شخص روپیہ پیسہ کا مصرف پیدا کر لیتا ہے اگر وہ نقد وقت کا بہی مصرف پیدا کر لیتا تو کیا اچھا ہوتا۔

شعر۔ اگر تو یہ جانے کہ آدہی رات کو کس طرح رحمت کے دروازے کہلتے ہین تو ستارون کی طرح صبح تک پلک سے پلک نہ مارے گا۔ (جاگتا رہے گا)۔

شعر۔ سخاوت سے ہاتہہ کو چمکنے والے آفتاب کا سرپنجہ بنا۔ جب ہاتہہ احسان سے خالی ہوا تو آستین کا حکم رکھتا ہے۔

شعر۔ گردن کشی مت کر۔ کیونکہ ناتوان کی آہ سرد بادشاہ روم کے سر پر سے غرور کا تاج اوتار لیتی ہے۔

شعر۔ زندگی کے دن جو سو برس مین گذرنے والے ہین اگر وہ تسبیح کی مانند خدا کے ذکر مین صرف ہون تو بہتر ہے۔

شعر۔ اگر کاسہ کی طرح یہ سر مغز سے خالی ہین تو انگشت افسوس لب پہ مارتے ہوئے کیون شور و فریاد پیدا ہوئی۔

شعر۔ اگر آدم اپنی زبان کو گندی بنالے تو ہر شخص کے دسترخوان کی تمان جو اسی کی ہے

شعر۔ نرمی تند خو دشمن کے لئے سپر ہو جاتی ہے۔ شیشہ کو توڑنے والی شراب کنج مین عاجز ہو جاتی ہے۔

خلاصہ مطلب۔ کسی کے کلام پر اعتراض مت کر گو دشمن بہی ہو تو تجہہ سے مستفید ہوگا۔

(فائدہ اُٹھا وے گا)۔

شعر۔ اگر میرا چہرہ لالہ گون شراب سے سرخی رکھتا ہے تو اسکے بعد گل رعنا کی طرح زرورو ئی کا خمار بھی رکھتا ہے۔

خلاصہ۔ گل رعنا ایک قسم کا پھول ہے جو اندر سرخ اور باہر زرد ہوتا ہے۔

شعر۔ تاریک شب میں بیدار رہنے سے دل روشن ہوتا ہے۔ اس گل الجواہر سے اندھے کی آنکھ روشن ہوتی ہے۔

خلاصہ۔ گل الجواہر وہ سرمہ ہے جو جواہر سے تیار ہوتا ہے۔

شعر۔ صاف دل سے منہ نہ چھپانا چاہیئے۔ آئینہ کے ساتھ اسقدر ناز نہ کرنا چاہیئے۔

شعر۔ مردہ پر تلوار کھینچنا جوانمردی سے بعید ہے۔ اگلے لوگوں کی غیبت نکرنی چاہیئے

شعر۔ جب تک ریاضت کی اکسیر سے خون کو مشک نہ بناے گا تو نافہ کی طرح پشمینہ کا خرقہ نہ پہنا چاہیئے۔

شعر۔ خدا کے دروازہ سے مخلوق کے دروازہ پر اپنی حاجت مت لیجا یار کی شکایت اغیار سے نکرنی چاہیئے۔

شعر۔ کنجوس کی تھیلی سے دام باہر نہیں آتا۔ بند ہے ہوے ہاتوں سے سخاوت نہیں ہوتی

شعر۔ جس شخص کا منہ حرف سوال سے آلودہ ہوا۔ یہ ایسا زخم ہے کہ ہرگز نہ بھرے گا۔

شعر۔ اے صائب کجی نے دنیا میں کسطرح رینہ دوانی کی ہے کہ اچھا حرف میرے قلم سے نہیں نکلتا۔

شعر۔ نشانہ باز آسمان کی گردش سے جنگ کرنی خطا ہے۔ بل پڑا ہوا ماتھا تیر قضا کی سپر نہیں ہوتا۔

شعر۔ ہر شخص مہمان کے پاؤں کے سامنے جوتی پہونچاتا ہے۔ خدمت کے پیرایہ میں ملامت کا اظہار کرتا ہے۔

شعر۔ فقیر کے حصہ میں غنی کی طرف سے صرف کاہش ہے۔ موتی کی قربت سے رشتہ کو دیکھو گھشائی کے کیا فائدہ پہونچے گا۔

شعر۔ جب حضرت علیؓ کی آذشنی پتھر سے نکلی ہے۔ تو زمانے کی سختی سے میرا کام بھی نکلیگا

شعر۔ جب نگینہ ہمواری کے سبب سے نامور ہوا تو میں نے جانا جو شخص ہموار ہوتا ہے

وہی ناسور ہوتا ہے۔
شعر۔ میری قناعت کے شکستہ بند کو منہ نے باندہا ہے۔ مین ہما نہین ہون کہ مجھے ہڈی کا درد ہو۔

ردیف راء مہملہ

شعر۔ آخر تیرے اشارون پر کام کرنے والی عمر غفلت مین گذر گئی۔ آخر تونے اپنے ہاتھ اور پاؤن کو اس آب روان سے تازہ نہ کیا۔
شعر۔ جب یہ بہاری پیمانہ آخر سر پہ اوٹہانا چاہیئے۔ تو اے بے خبر فرصت کے وقت موت کو آہستہ آہستہ گوارا کر۔
شعر۔ مرنے کے بعد بھی تو روٹی کے خیال سے نہ گذرے گا۔ آخر روٹی کے خیال مین قبر تیرے لئے تنور ہو جائے گی۔
شعر۔ اگر مردہ دلی سے تو رات کو بیدار نہ رہا۔ تو کوشش کر اور صبح کے دامن کو نہ چھوڑ۔
شعر۔ اے میرے گلعذار تو اپنی صورت پردہ کے باہر مت لا۔ اور بیقرارونکو اپنی آرزون کے سبب سے زندہ مت رکھہ۔
شعر۔ جب آنسوؤن کے گرم پانی سے ہاتھ اور منہ تازہ کرے گا۔ تو دوسرے چشمہ سے اپنے وضو کا پانی مت لا۔
شعر۔ تو اہل حق کی گفتگو تہ دل سے سُن۔ آب حیات کے چشمہ سے اپنا سبو خالی مت لا۔
شعر۔ اگر سینہ صاف رکھنے کے جرم مین تجھہ پر پتہر برساوین۔ تو پانی جیسا بردباری سے اسکو اپنے منہ پر مت لا۔
شعر۔ اولاد کا رزق خیر الرازقین (خدا) کے حوالہ کر۔ کبوتر جیسا لقمہ کو حلق سے باہر مت لا۔
شعر۔ غفلت کی بہاری نیند تجھکو زمین گیر (خمیدہ) رکھتی ہے۔ آہ کی مانند قد کو سیدہا کر اور نُہ حصار (آسمانون) سے گذر جا۔
شعر۔ احسان کا بخیہ زخم کے ناسور بڑہا دیتا ہے۔ تو مرہم سے رشتہ مت چاہ۔

اور حضرت عیسیٰ سے سوزن مت لے۔

شعر۔ اے صاحب خضر نے تاریکی مین آب حیات پایا۔ تو دامن شب کے سوا کسی دامن
کو مت پکڑ۔

شعر۔ دریا کے دامن سے نکلا ہوا موتی صدف کو بار نہین ہوتا۔ تو اس موتی کے
ڈبہ کی مہر سونچ کے توڑ۔

شعر۔ خاموشی مہر سلیمانی ہے اور گویائی دیو۔ تو ہرگز مہر سلیمان دیو کے ہاتھ مین مت دے۔

شعر۔ خاموشی آئینہ ہے اور گویائی اسکا زنگار۔ تو اس آئینہ کو زنگار کا تختہ مشق
نہ بنا۔

شعر۔ گفتگو کرنا بمنزلہ خرچ کے ہے اور سننا بجائے آمدنی کے ہے تو خرچ کو آمدنی
سے نہ بڑھا کیونکہ ذلیل ہوگا۔

شعر۔ تنگ سینون مین آہ زیادہ ہوتی ہے۔ اکثر دہسات اسی کنوین سے طلوع ہوتا ہے۔

شعر۔ جس شخص کی طبیعت مین آزادگی ہوتی ہے وہ جاہ و مرتبہ سے زیادہ وضع کو
بدلتا رہتا ہے۔

شعر۔ جب تو ان دو ہفتون مین اس چمن سے سیراب ہوگیا۔ تو کسی تشنہ جگر سے پانی کو
دریغ مت رکھہ۔

شعر۔ سائل کی شکایت کا دہن گویا خونخوار نگر مچھ ہے۔ تو اس نگر مچھ سے اسباب کو
دریغ مت رکھہ۔

شعر۔ اے صاحب پریشان حال لوگون کی صحبت اچھی ہے۔ تو اسکی زلف سے دل بنانے
کو دریغ مت رکھہ۔

شعر۔ زمین سے اٹھنے کی امید زمینداروں سے مت رکھہ۔ ان گران بار لوگون سے
راست ہونے کی امید نہ رکھہ۔

شعر۔ جب نشان سرنگون ہوگیا تو لشکر پریشان ہوتا ہے۔ جب پاؤن پھسل گیا
تو ہوا خواہون سے امید مت رکھہ۔

شعر۔ خزان مین بلبلون سے افسوس کی آواز نہ نکلی جب ورق الٹ گیا تو دوستون
سے دوستی کی امید مت رکھہ۔

شعر۔ عمر کی نہر اسقدر تیز گذرتی ہے کہ آنکھون سے نیند دہونے کی مجھے فرصت نہین دیتی

شعر۔ میرے چہرون پر بالون کی سفیدی نہین ہے بلکہ عمر کے راستہ کی گرد میرے چہرہ پر جمگئی ہے۔

شعر۔ ذرا سوچ سمجھکر سانس کو حرکت دے۔ کیونکہ سانس کے رشتہ مین عمر کا آبدار موتی بندہا ہوا ہے۔

شعر۔ اگرچہ عمر کا زمانہ تلخ گذرتا ہے۔ لیکن موت کا زہر بہی ایسا زہر ہے کہ شیرین نہین ہوتا

شعر۔ اے صاحب قلم کی طرح صحیفہ ایام پر کب تک عمر کا حصہ گفتگو مین گذارے گا

شعر۔ دنیا کی دولت سفر کے بازو پر سایہ کی مانند ہے تو ہما کے پر و بال کے سایہ کی تلاش چہوڑدے۔

شعر۔ بہروہ لاجواب حسن میری نیند تلخ کرگیا اور دوسرا خیال میری آنکھون مین خواب کی طرح گران معلوم ہونے لگا۔

شعر۔ کشادہ روئی کے ساتھ میرا قصور معاف کرنا۔ میری شرمندگی پہ ایک اور شرمندگی زیادہ ہوگی۔

شعر۔ اگر تو حضرت عیسی کی طرح نفس سے لوگون کو جان بخشے۔ تو سانس کو روکدے کیونکہ خاموشی ایک دوسرا کمال ہے۔

شعر۔ چیونٹی کی دلنوازی سے حضرت سلیمان کا نقصان نہوا۔ بلکہ سلطنت کے حسن مین ایک اور خال کا اضافہ ہوا۔

شعر۔ ایک دوسرے کی تلاش کا ذوق مجہکو لے گیا ہے۔ مین اس شش جہت (دنیا) سے دوسرے کے جال مین پہنسا ہون۔

شعر۔ تم سوختہ دلون کے رہنما ہوجاؤ۔ کیونکہ دوسری بو میرے خشک دماغ کے موافق نہین۔

شعر۔ میری دلی آرزون کے مٹانے کے سوا اور کوئی آرزو میرے دل مین باقی نرہی۔

شعر۔ ظالم عامل کو کار خیر فائدہ نہین بخشتا۔ بلکہ اہل عمل کے آثار خیر ظلم کے گواہ ہین۔

شعر۔ وہ کوتاہ اندیش جو لوگون کے مال سے بہلائی کی امید کرتا ہے۔ وہ غیر کے

بازار سے خالی ہاتھ اور خالی دامن لوٹے گا۔

شعر۔ سکندر کے آئینہ سے بحر مین بھی نور برستا ہے۔ خیر کا موتی برسانے والا بادل ہرگز بے گوہر نہ ہوگا۔

شعر۔ جبتک کہ آسمان ہے جمشید کا نام جام جہان نما کے سبب سے زمانہ مین باقی ہے۔ خیر کے پرکار کی گردش مین ہرگز رکاوٹ نہین ہوتی۔

شعر۔ کوشش سے عشق کے کام مین پختگی نہین ہوتی۔ اکثر بازو جھٹکنے والا مرغ دام مین پھنستا ہے۔

شعر۔ دوسرے پتھرون کی نسبت کرنے صرف عقیق ہمواری کے سبب زمانہ مین زیادہ نامور ہوا۔ خوش قدم عاشق لوگ اعتبار کی بلندی سے نہین گرتے۔

شعر۔ اس کو ٹھے پر غرور کے [illegible] اکثر گرتے ہین۔

شعر۔ لوگون کی ظاہری ہمواری دیکھکر راستے سے مت بھٹک۔ اکثر جال نرم مٹی مین ہوتا ہے۔

شعر۔ اکثر دل سودا کی سیاہی سے روشن ہے۔ شمع مین سوز وگداز راتون کو زیادہ ہوتا ہے

شعر۔ اعتبار (عبرت گیری) کا مقام خوف وخطر کے کوٹھے کے کنارہ پر ہے۔ اعتبار کے جہان مین امن وامان کی بلند بنیاد ہے۔

شعر۔ اے شخص اگر تو اعتبار کے زرافشان چتر سے مغرور ہے تو ہما کے بازو کی ورق گردانی (بازو جھٹکنے) سے غافل مت ہو۔

شعر۔ اگر تو بینائی رکھتا ہے تو اعتبار کی دوکان بند کر۔ کیونکہ اسکی اقبال کا اطلس ادبار (بدبختی) کا پردہ ہے۔

شعر۔ مین کہن سالی کے غرور سے چندان مکدر نہین ہون۔ مجکو تو یہہ اعتبار کے تازہ سرمایہ دارون کے نازنے مار ڈالا۔

شعر۔ یہ وہ کمان دار ہین کہ جب رحمت کی آنکھہ کہولینگے تو اعتباری آسمان مین سوراخین ہوجائینگی۔

شعر۔ بے اعتباری کا عالم ایک بے خوف جہان ہے۔ اے صائب اعتبار کے جہان سے جلد باہر آ۔

شعر۔ دل کی تاریکی کا شکوہ اہل دل سے کہہ۔ بغل کا آئینہ صاف و پاک کر کے لوگوں کے سامنے نکال۔

خلاصہ۔ آئینہ بغل سے مراد دل ہے۔

شعر۔ چیونٹی جیسے منہ سے کب تک دانہ کھینچا کرے گا + تو اپنی روزی تجھ۔ جیسے دوسرے روزی خوار سے کیوں ڈھونڈھتا ہے۔

شعر۔ گلستان روزگار کے عیش و عشرت کا سامان داغ دل ہے۔ اور زمانہ کا سنبل وریحان دل کا دھوان ہے۔

شعر۔ جبتک تو شمع کی مانند پروانہ جلے + زمانہ کے محل سے تجھکو سلامتی کا خط نہیں دیتے۔

شعر۔ کنجوسوں کو پانی اور روٹی کی رغبت نہیں ہوتی زمانہ کے مہمان کے حصہ مین دل کا کہانا ہے۔

شعر۔ جب ہم گریبان مین سر لے گئے تو زمانے کے بلّے سعادت کا گیند لے گئے

شعر۔ اے صائب میرے گلو سوز نالہ کے لئے + خوبان روزگار کی گردن کی سفیدی مین جگہ نہ رہی۔

شعر۔ عمر کے جلد گذرنے کا شکوہ کرنا کفران نعمت ہے۔ عمر پانی جیسی ہے اور پانی گذرنے سے اچھا رہتا ہے۔

شعر۔ اگر زمانہ دلون مین محبت کا بیج بوتا ہے + تو کاٹنے کے واسطے اگاتا ہے۔ جب زمانہ نے سورج جیسا کسی کو اعتبار کی بلندی پر دیکھا تو آخر سایہ کی مانند زمین پر پٹہا رہتا ہے۔

شعر۔ اگر تمام روے زمین تیری ہو تو تو اپنی مت سمجھ کیونکہ زمانہ نے آج جو کچھ دیا کل لیتا ہے۔

شعر۔ جسکو زمانہ زرنگار کرسی پر بٹہاتا ہے۔ اسی کے سر پر عبرت کے واسطے سولی بہی کھڑا کرتا ہے۔

شعر۔ شرم آلودہ لوگون کی طرح زمانہ نہایت بے حیائی سے ایک رنگ لیتا ہے اور ایک رنگ دیتا ہے۔

شعر۔ تشنہ لب صائب کی عمر سراب کی لہر کے طرح ہے۔ زمانہ پانی کی امید پر ہر طرف دوڑاتا

شعر۔ موتی کا پانی بیکار آنکھہ والون کا غبار نہین دھوتا۔ آہار عقیق مین خشک نہر کا نقش رہجاتا ہے۔

شعر۔ دنیا کا مزہ کامل سے زیادہ تر ناقص اٹھاتا ہے، اکثر ترچھے کی آنکھہ دوچند عیش حاصل کرتی ہے۔

شعر۔ تاریک آئینہ بدصورت کا پردہ پوش ہوجاتا ہے۔ کوردل آدمی سے دنیا کو زیادہ تکلیف پہونچتی۔

شعر۔ اے صائب پرانے گہر سانپ اور چیونٹی کے مسکن ہین کہن سال لوگون مین حرص اور آرزو زیادہ ہوتی ہے۔

شعر۔ غمخوارون سے نازک دل زیادہ زخمی ہوتا ہے، اوس آنکھہ پر افسوس ہے جو اسکے یعنے دل کے ہاتھہ سے بیمار ہو۔

خلاصہ۔ تعجب ہے کہ غمخواری کے بارسے نازک دل تو متاثر ہوا اور آنکھہ اشد بیمار ہو

شعر۔ ہر تہی مغز مین میدان فقر کا جوہر نہین ہوتا، چنار کا درخت تہی دستی کے سبب اپنی جان مین آپ ہی آگ لگاتا ہے۔

خلاصہ۔ تہی مغز جوہر فقر سے سوا ہوتا ہے۔

شعر۔ افسوس اگر دنیا کی دولت پائدار ہوتی تو کوئی شخص غرور کی نیند سے گہبراکر آنکھہ نہ کہولتا۔

خلاصہ۔ دولت دنیا کی ناپائداری دیکھہ کر سرکش لوگ اپنی سرکشی سے باز آتے ہین۔

شعر۔ کوئی دوڑتے گہوڑے پر نہین سوسکتا، پہر اہل دولت کا زمانہ غفلت مین کیون گذرا۔

خلاصہ۔ دولت کی تیز رفتار سے اہل دولت کیون غافل ہین۔

شعر۔ فقیر کو سو پیوند کی گودڑی سے عار نہین، کیونکہ مہر کے اندازہ سے محضر کا اعتبار ہوتا ہے۔

شعر۔ جہان کا عیش و آرام اسکے بے انتہا غم کے نظر کرتے۔ اس بجلی کی طرح ہے جو بادل سے کبہی کبہی چمک جاتی ہے۔

خلاصہ۔ دنیا کا عیش و آرام برق تابان کی طرح ناپائدار ہے۔

شعر۔ صاف دلون کی نگہبان نرم طبعی ہے، آئینہ کی مضبوط چوکہٹ موم کی ہوتی ہے۔

خلاصہ۔ نرم طبعی سے دل محفوظ و محظوظ رہتا ہے۔

شعر۔ اگر صدف جیسا اپنا ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر رکھتا تو اپنے قطرہ کو اس دریا مین گوہر کی طرح بناتا۔

خلاصہ۔ جو شخص قانع ہوتا ہے، دنیا مین صاحب عزت ہوتا ہے۔

شعر۔ اگر تو کسی مفلس کے گہر مہمان ہو تو چپ رہو، اور فضول خرچی کو گہر مین چہوڑ دے۔

شعر۔ اگر تو طلب گاری کے جنگل مین سر نہین مار سکتا، تو اپنے قدم کے نشان ہے اس محضر پر مہر لگا یعنے دوڑ دہوپ کر۔

شعر۔ گہر کی آبداری گوہر کی حالت کی ترجمانی کے لئے کافی ہے، اے صائب تو اپنا عرض حال چشم تر کے حوالہ کر۔

خلاصہ۔ الظاہر عنوانُ الباطن۔

شعر۔ اس خاکدان دنیا سے گوشہ قناعت کے سوا اور مت لے۔ اہل جہان سے کنارہ کشی کے سوا اور مت لے۔

شعر۔ جب ارادہ سچا ہے تو کوشش سے ہاتھ مت اٹہا، دوست کے راستے مین اپنے گہوڑے کی باگ مت روک۔

خلاصہ۔ مَن جَدَّ وجَدَ۔ جس نے کوشش کی اُس نے پایا۔

شعر۔ کمینے کے احسان کا بوجہ شریف پر گران ہے، آنکہہ پہر کہنے کے وقت گہاس کی پتی آنکہہ پر مت رکہہ۔

خلاصہ۔ سبک اور سفلہ کے احسان کا بار شریف نہین اُٹہا سکتا۔

شعر۔ دنیا کا کام اور عقبیٰ کا خیال مت چہوڑ۔ عقبیٰ کو سوچتے تک دنیا کا دامن مت چہوڑ۔

خلاصہ۔ عقبیٰ کا خیال رکہہ کے دنیا کا کام کرنا چاہیئے۔

شعر۔ حباب کے دفتر (غلطیون) سے خود خط کا پاک ہونا حساب مین داخل ہے، جو کچہ آج کر سکیگا اُسکو کل پر مت چہوڑ۔

خلاصہ۔ کار امروز بہ فردا مگذار۔

شعر۔ لوگون کی سبکساری توفیق کا شہپر ہوتی ہے، لوگون کا بوجہ اُٹہا اور دلون

بوجہ مت ڈال۔

خلاصہ۔ سکبار مردم سبک تر روند۔

شعر۔ پیرانہ سالی مین گوشہ تنہائی اختیار کر۔ جب تیرا کہلیان پاک ہو گیا تو جنگل مین مت چہوڑ۔

خلاصہ۔ پیری مین باقی زندگی کی حفاظت کر۔

شعر۔ اگر تو لیلائے عالم کی صحبت کا خیال رکہتا ہے۔ تو سودائی سیہ خانہ سے قدم باہر مت رکہہ۔

خلاصہ۔ طالب دنیا دنیا کی پابندیون سے رہا نہین ہو سکتا۔

شعر۔ اے شخص تاریک آئینہ سے حسن بہاگ جاتا ہے۔ تو غافل دل کو صاف دل کے سامنے مت رکہہ۔

خلاصہ۔ غفلت کے اسنے سے صاف دلی کا فور ہو جاتی ہے۔

شعر۔ مین نے بڑاپے مین کہا کہ دنیا کے دامن سے ہاتہہ اوٹہا لونگا۔ مگر مجہے معلوم نہین تہا کہ یہ کانا سو کہہ کر اور زیادہ سخت گیر ہوتا ہے۔

خلاصہ۔ جسقدر غفلت پائدار ہوتی ہے۔ سخت گیر ہوتا ہے۔

شعر۔ عزت طلب آدمی زمانہ مین ذلیل ہوتا ہے۔ یوسف کو کنوین اور قیدخانہ کا خطرہ زیادہ ہے۔

شعر۔ بخیلون کا حق آزادی میری گردن پر ہے۔ مین اس قوم کا شکر سخیون سے زیادہ کیون نہ کرون۔

خلاصہ۔ بخیلون کا ترک تعلق لائق تشکر ہے۔

شعر۔ جب کتے کا پیٹ بہر گیا اپنے آقا سے منہ پہیر لیتا ہے۔ تہیدستی مین نفس زیادہ تر فرمانبردار رہتا ہے۔

شعر۔ اس عالم مین ہر شخص کی حیرت اوسکی بینائی کے موافق ہے۔ اس دنیا کے ہنگامے مین جو زیادہ بینا ہے وہ زیادہ حیران ہے۔

شعر۔ جہان کا غلط نسخہ اصلاح کے قابل نہین ہے۔ اپنے وقت کو ضایع مت کر اور اوسکو طاق نسیان پر رکہدے یعنے اوسکو بہول جا۔

شعر۔ اس کہیتی کے حاصل کرنے مین دلی پریشانی کے سوا اور کچھ نہین ہے۔ اگر تو خراج سے آسودگی چاہتا ہے تو اوسکو بادشاہ کے حوالہ کر۔

شعر۔ اے صاحب اگر تجہکو ندامت کے آنسو سے کچھ فائدہ نہین ہے تو اعمال کی شست وشوئی کو اوسکے ابر احسان پر چہوڑدے۔

شعر۔ رزق کے پرواز کا شہپر بے دست و پائی ہے۔ کنوین کا پانی ڈول اور رسّی کے بغیر نزدیک ہے۔

شعر۔ پت جہڑی مین از خود پتون کا جہڑنا سخاوت نہین ہے درہم و دینار کو زندگی مین نثار کر۔

شعر۔ جب سینہ پر رخنہ ہوجاتا ہے تو داؤدی زرہ ہوجاتا ہے۔ حیدل درد سے دوچار ہوگیا تو ذوالفقار ہوجاتا ہے۔

شعر۔ جب تو معنے سے بے بہرہ ہے تو باز ہونے کا دعوے مت کر۔ کیونکہ چہوٹے پروبال والا مرغ اڑکر زیادہ رسوا ہوتا ہے۔

شعر۔ تلخ کام آدمی چشم شور سے زیادہ محفوظ رہتا ہے۔ انگوری شراب انگور سے زیادہ باقی رہتی ہے۔

شعر۔ بڑہاپے کے زمانہ مین لالچ غلاف سے باہر آتی ہے (یعنے ظاہر ہوتی ہے) جب چیونٹی زیادہ دن زندہ رہتی ہے تو اوسے پروبال پہوٹتے ہین۔

شعر۔ حکم آلہی سے عمر دراز شریرون کے حصہ مین آئی ہے۔ سطح زمین پر سانپ چیونٹی سے زیادہ زندہ رہتا ہے۔

شعر۔ میری کشادہ روئی نے دشمن کے ہاتہہ کو کام سے روکدیا۔ شیشہ کو توڑنیوالی شراب پیالہ مین ہموارہ ہوجاتی ہے۔

خلاصہ۔ کشادہ روئی سے دشمن بہی ہموار ہوجاتا ہے۔

شعر۔ جب گناہ ہمارے وجود مین آنے کا مانع نہوا۔ تو آخر کار بخشش کا مانع کسی طرح ہوگا

شعر۔ دیدہ یعقوب کے ورق کا یہی مضمون ہے کہ چشم سفید خوشی کی صبح ہوجائیگی

شعر۔ آسمان جو کچہہ زینت رکہتا ہے صورت رکہنے والون کے کام مین صرف کرتا ہے آئینہ کا پیچہا اگلے حصے سے زیادہ نقش ونگار رکہتا ہے۔

خلاصۂ۔ محل اور موقع کا لحاظ نہ رکھنا انقلاب عالم مین داخل ہے۔
شعر۔ غافل لوگ شرابکا انجام نہین جانتے۔ یہ اہل غفلت آخر پانی کے راستے سے آگ مین جاتے ہین۔
شعر۔ تدبیر کے ملک کی داؤد ہی زرہ۔ تقدیر کے تیر کے آگے بیکار ہے۔
شعر۔ کسی مخلوق کی طرف سے دل مین کینہ کی گرد فراہم نکر۔ زندگی ہی مین زمین مین سکونت اختیار نکر۔
شعر۔ نمایشی حلم سے تو آگ سے نجات نہ پا سکے گا۔ کاغذی سپر اپنے منہ کے مقابل مت لا۔
خلاصۂ۔ نمایش اور تکلف سے برآمد کار کی توقع نہین۔
شعر۔ آسودگان خاک کی تو برائی مت کر۔ تاکہ مرنے کے بعد تیری بدن کا ہر بال سانپ نہو جائے۔
شعر۔ خاموش فقیر زیادہ مار ڈالنے والا ہے۔ سب مچھرون مین زمین مین رہنے والا مچھر زیادہ کاٹنے والا ہے۔
شعر۔ بے کمال خاموش آدمی چپ چاپ باروت کی طرح بیہودہ گو سے بدرجہا زیادہ قاتل ہے۔
شعر۔ زمانے کے سامان کو بالکل غم کے اسباب سمجھ۔ جو چیز تیرے نزدیک سے نکل جائے غنیمت خیال کر۔
خلاصۂ۔ یکبار مردم یک ترردند۔
شعر۔ اے شخص جب صحرائے طلب کے دامن مین پہرتا ہے۔ تو جا اور شب دیجور مین دعا کے واسطے بغل سے ہاتھ نکال۔
خلاصۂ۔ دامن طلب شب دیجور مین دعا کے بغیر ہاتھ نہین آتا۔
شعر۔ جس شخص نے دامن شب کے سوا اور دامن نہ پکڑا ہو۔ اوسکے گریبان سے غروب نہونے والا آفتاب نکلے گا۔
خلاصۂ۔ جو شخص اصلاح اعمال کے لئے رات کو ساعی رہے وہ لازوال دولت حاصل کریگا
شعر۔ اصحاب توکل کی سو پیوند والی گودڑی پر حاجت کے پیوند کے سوائے اور

ہویدہ نہین ہوتا ہے۔
خلاصہ۔ اصحاب توکل احتیاج کے وابستہ ہین۔
شعر۔ مین سیاہ دلی کے سبب اپنے اعمال سے ندامت کھینچ رہا ہون، افسوس اگر میری نظر مین آئینہ وار ہوتا تو کیا اچھا تھا۔
شعر۔ جیسا کہ چند رشتون کے ملنے سے شمع کی روشنی زیادہ ہوتی ہے، اسی طرح احباب کے جمع ہونے سے میرا دل روشن ہوتا ہے۔
شعر۔ مورا پنے پروبال سے نظر نہین اوٹھاتا، جو شخص زیادہ آراستہ ہے تمام لوگون سے زیادہ خود بین ہے۔
شعر۔ خاکسار اوس شخص سے صلاح (نکوکاری) طلب کر جو شخص لوگون کی نظرون سے گناہ سے زیادہ عبادت کو پوشیدہ کرتا ہے۔
خلاصہ۔ بے ریا آدمی نکوکار ہے۔
شعر۔ اس جنگل مین ایک آبلہ دار بھی بے خار نہین ہے۔ یہہ پُر خار جنگل ہے جسکے پاؤن مین آبلہ ہو وہ کیا پھول چن سکتا ہے۔
خلاصہ۔ دنیا مین کوئی بغیر تکلیف کے کامیاب نہین ہوتا۔
شعر۔ لہر کی سواری اس دریا مین کنارہ تک نہین پہنچتی۔ پھر کس خیال مین ہے کہ ہماری کشتی کنارے کو پہونچے گی۔
شعر۔ جس شخص کا جام اس شراب خانہ مین لبریز ہوتا ہے، وہ چشم شور کے سبب سے ماہ کامل کی طرح گھٹ کر ہلالی ہو جاتا ہے۔
خلاصہ۔ کمال شے زوال شے کی دلیل ہے۔
شعر۔ دینار و درہم کا جمع ہونا لالچی کو خوش نہین کرتا، خزانہ سانپ کی طبعیت سے کجروی کو دور نہین کرتا۔
خلاصہ۔ دنیوی دولت سے فطرت نہین بدلتی۔
شعر۔ اے صائب تیر کمان مین ٹھہرنے کا ارادہ نہین کرتا، جب قد مین خم آگیا تو تیر روِ عمر سے دل اٹھالے۔
شعر۔ جو چیز ٹیڑہی ہے اگرچہ وہ آگ سے پختہ ہو جاتی ہے لیکن زر خام جس شخص کے

پاس ہو وہ اکثر آگ کا جزو ہو جاتا ہے۔
شعر۔ جو شخص عزیزون سے زیادہ ذلت اٹھاتا ہے۔ وہ آخر کار حضرت یوسف علیہ السلام کی طرح عزیز مصر ہو جاتا ہے۔
شعر۔ مالک رقاب (گردنون کا مالک مراد بادشاہ) فلسفی بیکار دلائل سے ہمیشہ تکلیف مین ہے۔ بچون کو نئے کی سواری زیادہ تھکا دیتی ہے۔
نوٹ۔ فلسفی علوم عقلیہ کا عالم۔
خلاصہ۔ پائے این معقولیان چوبین بود + پائے چوبین سخت بے تمکین بود۔
شعر۔ اے صاحب رات کے وقت دعا قبول ہوتی ہے + جب معشوق کے چہرہ پر خط پیدا ہو تو وصال کی زیادہ امید رکھنی چاہیئے۔
خلاصہ۔ کہان رہتی ہے وہ قیمت کہ جب چینی مین بال آیا۔
شعر۔ غم نہ رکھنے والون سے غم کے معشوق کو نگاہ رکھہ + چشم شور سے درد والم کو نگاہ رکھہ۔
خلاصہ۔ غمخوار غم کے ہر پہلو سے آگاہ اور اسکی قدر کرتے ہین۔
شعر۔ سخت کلامی سے خدا کے دوستون کا دل نہ دکھا + کبوتران حرم کے پاس و لحاظ کو نگاہ رکھہ۔
شعر۔ صبح کے وقت گلشن کے خوش الحان پرندے شور و فریاد کرتے ہین کہ دم کو نگاہ رکھہ۔

ردیف زاء معجمہ

شعر۔ دانت تو گر پڑے اور ابھی روٹی کے ٹکڑے کے فکر مین ہے اور ابھی گردش کرنے والے آسمان کے بازیچہ کا مہرہ ہے۔
شعر۔ ہر ایک موئے سفید موت کے ملک کا شاہراہ ہے + راستہ معلوم ہو گیا اور کوچ مین ابھی گران جانی ہے۔
شعر۔ موت کے گیند کے لئے خمیدہ قد مثل چوگان ہو گیا۔ اور تو ابھی ویسا ہی طفلانہ بازیچہ مین سرگرم ہے۔

شعر- عمر کا طنابہ کم زور ہوگیا اور ہوش وحواس نے ڈیرہ باہر ڈالا- اور تو ابھی عمارت کے انجام دہی مین بہا ہوشیار ہے-

شعر- عمر کم ہوتی چلی اور ہوش وحواس جانے لگے تب بھی دنیا کے کامون مین مصروف ہی ہے-

شعر- اے غم کے غبار جلد ہمارے سینہ سے نکل جا- ہماری ہمنشینی سے کیون درد والم کھینچتا ہے نکل جا-

خلاصہ- یہ کمال غم کا اظہار ہے- کہ غم بھی ہماری ہمنشینی سے درد والم کھینچتا ہے

شعر- قلم کا سر توڑدے اور دوات کے منہ پر مہر لگا- اس سیاہ دل لوگون کے ساتھ نشست وبرخاست کم کر-

خلاصہ- دنیوی تعلق رکھنے والون سے کنارہ کش ہو-

شعر- بوڑھون کے سفید بالون کی عزت کر- آفتاب کی طرح صبح کی تعظیم کے لئے اُٹھ کھڑا ہو-

شعر- یہ وہ وقت قبولیت کشادہ پیشانی سے ملتی ہے- اگر آدھی رات کو نہ ہوسکے تو صبح کو تو اُٹھ-

شعر- اس جہان مین کمر باندھنے کی فرصت ہی نہین ہے- زمین سے قلم جیسا کمر بستہ اُٹھ کھڑا ہو-

شعر- لوگون کی خاطر کب تک نماز پڑھتا رہے گا- ایک قبلہ کی طرف دو منھ کرکے کب تک نماز پڑھے گا-

شعر- دنیا سے ہاتھ دھوئے بغیر خدا کی طرف منہ مت کر- کیونکہ شریعت مین بے وضو نماز پڑھنا جایز نہین ہے-

شعر- خدا سے نزدیک رہنے والون کا رزق اپنے پاؤن سے آتا ہے حرم کے کبوتر رزق کے تردد سے بے فکر ہین-

شعر- ترش رویون کا تلخ جواب اسی وقت ملتا ہے- وہ انتظار کھینچنے کے قند سے ہزار درجہ بہتر ہے-

شعر- جب بیگانون کے ساتھ جانفشانی کرنی چاہیئے- تو ہرگز بیگانون کے

دروازہ پر عزت مت کہو۔

شعر۔ تجھکو اس عالم مین جس شخص سے تکلیف پہونچے وہ اس بات کا خلاصہ ہے کہ خلق کو چھوڑکر خدا کی طرف بھاگ۔

شعر۔ سینکڑون پھول برباد ہو گئے اور کس نے ایک گلاب بھی نہین دیکھا۔ سینکڑون انگور کے خوشے سوکھ گئے اور کسی نے شراب کو نہ دیکھا۔

شعر۔ تو تشنگی کے ساتھ موافقت کر کیونکہ کسی نے آسمان کے پیالہ مین آب شدہ دل کے سوا پانی نہین دیکھا۔

شعر۔ آسمان کی گردش سے زندگی کی رہی سہی رات اس طرح گذر گئی کہ کسی نے خواب بھی نہ دیکھا۔

شعر۔ لوگون کے اوقات عمر کی تعمیر مین صرف ہورہے اور اس جیل خانہ سے چھوٹنے کا فکر کسی کو نہین ہے۔

شعر۔ آزاد لوگون کی گردن احسان کا طوق نہین اٹھاتی۔ خدا کا شکر ہے کہ کوئی شخص احسان کی طرف ہاتھ نہین بڑھاتا۔

شعر۔ بڑھاپے کے درد کا علاج صرف جوانی کرتی ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ یہ دوا کسی کی دوکان مین نہین ہے۔

شعر۔ دولت کا محل دعا کرنے والون کے سبب سے مستحکم ہے۔ صرف بڑھیا کی جھونپڑی تو شیروان کے محل کی پشتبان ہے۔

ردیف شین معجمہ

سخت دل لوگ نظرون مین بھلے معلوم ہوتے ہین۔ تو جس محفل مین گیا وہان سخت دل مست ہوجا۔

خلاصہ۔ سخت دلی ذلیل بناتی ہے۔

شعر۔ آسمان کے ظلم پر صبر کرتا کہ تو سفید روح ہوکر نکلے۔ جب چکی مین دانہ پڑتا ہے تو اوسکا تحمل کرنا چاہیے۔

شعر۔ جو شخص اپنے وقت پر منہ کھولتا ہے تو صدف کی طرح اوسکا آب دہان

گوہر سے ملتا ہے۔
شعر۔ زیادہ نرمی مت کر کیونکہ جب سانپ کے زہریلے دانت گر گئے۔ تو (نرمی کے سبب) ہر ایک ننھا سوار بچہ اوسکو اپنا کوڑا بناتا ہے۔ نوٹ نرے یعنی بانس۔
شعر۔ جو شخص اپنے پایہ سے زیادہ عمارت بناتا ہے۔ وہ اپنے گہر کے واسطے فال نزول لیتا ہے۔
شعر۔ کمینہ آسمان کے دسترخوان سے ہاتہہ کہینچ لے۔ کیونکہ جو شخص اوسکی روٹی توڑتا ہے وہ اپنی قدر کہوتا ہے۔
شعر۔ کمزوری کے سبب سے یہ میرا کام مجہہ سے کہونکر نکل سکیگا کہ مین نسیم سحری کے ساتہہ ساتہہ چلون۔
خلاصہ۔ کمزوری مین بلند خیال بیکار ہے۔
شعر۔ نیک اور بدآدمی کا ظاہر اور باطن سفر مین ظاہر ہوجاتا ہے جب تک تبر تیردان مین ہو۔ تبر ٹیڑہا اور سیدہا ایک ہے۔
شعر۔ سوال کے لب زیادہ ملا کر سینے کے قابل ہین۔ فقیر اپنے گودڑی کے پیوند بیکار ملا ملا کر سیتا ہے۔
شعر۔ مین نے خزان سے پہلے اپنی بہار کو خاک مین ملادیا۔ مرد لوگ اپنا کام دوسرے پر نہین ڈالتے۔
شعر۔ جس شخص نے اپنے داہنے اور بائین کو پہچان لیا وہ ہمیشہ دو بلا کے بیچ مین سیر کرتا ہے۔
خلاصہ۔ اعمال کے لحاظ سے انسان کے دو جانب دو بلا ہین۔
شعر۔ اے نادان دل دین کو دنیا کے دنی کے عوض مت بیچ۔ جو مصر مین عزیز ہے اوسکو کنعان مین مت بیچ۔
شعر۔ خدا شناس لوگ ظاہری پرہیزگاری کو ایک جو کے عوض بہی نہین بیچتے اے شیخ جا اور ہم کو ایسی پاک دامنی مت بیچ۔
شعر۔ سرو کی طرح رضامندی کے مقام مین قایم رہو۔ خزان اور بہار کے الٹ پہیر سے آزاد رہو۔

شعر- مصیبتون کی سخت ہوا سے پیشانی پر گرہ مت ڈال + دریا مین آبدار موتی جیسا برقرار رہو-

شعر- رنج اور راحت مین ساتھ والون سے موافقت کر تو جنکے ساتھ ہم پیالہ ہوا اونکے ساتھ خار مین بھی رہو-

شعر- تو اپنی عبادت کو معصیت کی طرح لوگون سے پوشیدہ رکھہ + اپنی شہرت چھوڑ کر خدا اسکے حکم سے صانع کر-

شعر- اگر جنت میرے گھر کے دروازہ پر سے ہو کر گزرے تو اپنے تنہائی کے گوشہ سے قدم باہر نہ رکھونگا-

شعر- مین اپنی شرمندگی کا سر گریبان سے کسطرح باہر نکالون- مین اپنی طاعت سے زیادہ معصیت سے شرمندہ ہون-

شعر- جو مطلب دیر سے ہاتھہ آتا ہے وہ بلند مرتبہ ہونے کے سبب سے ہے تو دعا کا ہاتھہ خالی واپس ہونے سے غمگین مت ہو-

شعر- ناہموار ہونا آفتون سے محفوظ رہنے کے لئے عافیت بخش حصار ہے ہموار زیادہ حادثون کا تختہ مشق ہوتا ہے-

شعر- گوہر نہ ہونے سے صدف کا ہاتھہ درست سائل ہو گیا + دانت گرنے سے روٹی کا فکر زیادہ ہوتا ہے-

شعر- اگر لوگ بیگانے دشمن سے ڈرتے ہین تو صائب اس زمانہ کے بھائیون سے بہت ڈرتا ہے-

شعر- گذر رہنے والے جہان کے آرزون سے فارغ دل رہو- حیرت زدہ لوگون کی آنکھون کی طرح بے پروا رہو-

شعر- صحبت کے لایق ہر دہین ہے تو نظرون سے دور رہو- بلا سے دور رہنا چاہتا ہے تو لوگون سے دور رہو-

شعر- گو استحقاق کا نور سائل کی پیشانی پر نہو- لیکن تو محرومی کا داغ سائل کے چہرہ پر مت لگا-

شعر- تو اپنی سخاوت کو تازہ بہار بادل کی طرح عام کر + گو طرف قایل نہو تجھہ مین

قابلیت ہے تو بس ہے۔

شعر۔ غم کی نیک انجامی کو خوشی کہان پہونچتی ہے کیونکہ بلا کا پیغامبر خوشی ہے اور خوشی کا پیغامبر غم۔

شعر۔ زمانہ مین جو اسقدر فتنے زیادہ پیدا ہورہے ہین۔ شاید خوشی کی مان لاکھون غم کی حاملہ ہے۔

شعر۔ غم وملال کی فوج کا گرد وغبار کہان ہے کہ ہم جہان کی مٹی عیش وآرام کے سرپر ڈالین۔

خلاصہ۔ غم والم کے مقابلہ مین عیش وآرام کافور ہوجاتا ہے۔

شعر۔ تو اس میدان کا مرد نہین ہے۔ جہان سوال کے تیر چلتے ہین۔ جب تو نادانی سے مشہور ہوگیا تو دانا مت رہو۔

خلاصہ۔ تو سائل کے سوال کا متحمل نہین ہوسکتا۔

شعر۔ افتادگی ہمارا فرش ہے اور آزادگی ہمارا اسباب ہے۔ اگر ہمارے گھر کا نگہبان کوئی نہو تو کچھ پروا نہین ہے۔

شعر۔ ظاہری زینت افسردہ دل کے کیا کام آتی ہے۔ اگر جیل خانہ کی دیوار پر نقش ونگار نہ ہو تو کچھ پروا نہین۔

شعر۔ اے صائب یار کی زلف سے اس قدر دلبستگی کیون ہے۔ اگر خواب پریشان کا نسخہ نہو تو کچھ پروا نہین۔

شعر۔ جلانے والی آگ جیسی سانس اور سونے جیسے چہرہ کے ساتھ رہا کر۔ آسمان صحن پر آفتاب تابان کی طرح رہا کر۔

شعر۔ صدف نے باوجود تہدستی کے یتیم کو پالا۔ تو بھی دلی آبلہ کے لحاظ سے یتیم پرور رہو۔

شعر۔ اگر تو میوہ سے جہان کو شیرین کام نہین بناتا۔ تو بہر حال سرو اور بید کی طرح سایہ گستر تو رہو۔

شعر۔ دل کی توانگری روحانی کیمیا ہے۔ جب تجھے مال حاصل نہین ہے تو خیر دل ہی سے توانگر رہو۔

شعر۔ جو شخص مکھی جیسا بغیر بلائے کسی کے دسترخوان پر جاتا ہے وہ اپنے ہاتھ سے اپنے منہ پر طمانچے مارے گا۔

شعر۔ تعلق کے خارزار سے دامن کو سمیٹے ہوئے رہو۔ جو چیز تیرے دل کو کھینچتی ہے تو اوس سے بھاگتا رہو۔

شعر۔ ثمر کے احسان کے بوجہ سے درخت کا قد خمیدہ ہے۔ تو بھی پہل کو مت قبول کر اور اس گلشن کا سرو بنا رہو۔

خلاصہ۔ کسی کے احسان مند ہونا ذلت کا سبب ہے۔

شعر۔ تجھکو خودی نے حیرت کے جنگل میں ڈال رہا ہے۔ تو خودی کو چھوڑ اور اس بیابان کا خضر بنا رہو۔

خلاصہ۔ خودی کا تارک رہنما ہو سکتا ہے۔

شعر۔ زمانہ کے نیک و بد کی تمیز کا کام برا نہیں ہے۔ آئینہ کی آنکھہ کی طرح برائی اور بھلائی کو تکتا رہو۔

خلاصہ۔ انسان آئینہ کی طرح نیکی و بدی کا نگران رہے۔

شعر۔ رونے سے شمع کو نجات کا پروانہ ملا۔ تو بھی آدہی رات کو شمع جیسا روتا رہو۔

شعر۔ لوگوں کی پردہ پوشی سے بہتر کونسا لباس ہے۔ اپنی آنکھہ کو لوگوں کے عیب بینی سے ڈھانک اور برہنہ رہو۔

شعر۔ اپنے گھر میں ہر گدا شاہنشاہ ہے۔ تو اپنے حد کے باہر قدم مت رکھہ اور بادشاہ رہو۔

شعر۔ اے صائب تو اس چمن کے خوش الحان بلبلوں میں سے خوش آواز حافظ کے زمزمہ کا مریدہ ہو جا۔

شعر۔ کبھی شہد زہر ہلاہل کا کام کرتا ہے۔ شیرین زبان دشمن کی ضرر رسانی سے غافل مت رہو۔

شعر۔ گھانس کے نیچے کے پانی میں دریا سے زیادہ خوف ہے۔ اے صائب اہل زمانہ کی ہمواری سے غافل مت رہو۔

شعر۔ یہ اپنے غمگین دل کی بیقراری سے ہے جو میں اپنے پہلو میں بیٹھنے والے سے

ہمیشہ شرمندہ رہتا ہوں۔

خلاصہ۔ انسان اپنے غمگین دل کے اضطراب سے ہمیشہ شرمندہ رہتا ہے۔

شعر۔ تو صبح جیسے چہرہ والے کے ساتھ آفتاب سے زیادہ کشادہ پیشانی کے ساتھ رہو جو شخص سوچ سمجھ کے بات کرتا ہے تو بھی اوس سے غافل مت رہو۔

خلاصہ۔ ھل جزاء الاحسان الا الاحسان۔
احسان کا بدلا احسان ہی ہوتا ہے۔

شعر۔ جب پہلی کا چاند اپنے گوشہ ابرو کو بلند کرتا ہے۔ یہ غیب کا ستارہ ہے کہ سفر کے لئے تیار رہو۔

شعر۔ اگر تیرے دماغ میں غرور کی ہوا ہے تو حباب کی طرح اپنی شکست کیلئے تیار رہو

خلاصہ۔ غرور کے لئے شکستگی لازمی ہے۔

شعر۔ کوئی آرام بغیر تکلیف کے نہیں ہے۔ اے لڑکے ہوشیار رہو۔ میٹھی نیندوالے کے پاس مچھر بھی گھات میں ہوتا ہے۔ ہوشیار رہو۔

شعر۔ جو کوتاہ اندیش اپنا مال عقبی میں نہیں بھیجتا۔ ہمیشہ اوسکی امید کی آنکھ اسکے پیچھے پیچھے رہتی ہے۔

خلاصہ۔ عقبی کا سرمایہ امید افزا ہوا کرتا ہے۔

شعر۔ میں مکھی جیسا اپنی امیدوں کے رشتوں کے ہجوم سے مکھڑیوں کے جال میں ہاتھ اور پاؤں سے بے خبر ہوں۔

خلاصہ۔ انسان کے لئے اوسکی امیدوں کے رشتے بمنزلہ دام کے ہیں۔

شعر۔ جب بے پروائی سے میں نے اپنے بازو میں سر کھینچا (جب میں نے گوشہ گیری اختیار کی) تو ہما کے بازو کے سایہ میں آرام سے سوتا ہوں۔

شعر۔ جس وقت میں اپنے اعمال نامہ پر نظر ڈالتا ہوں تو میری خون بار آنکھوں کے مقابل جہان سیاہ ہوجاتا ہے۔

شعر۔ جوانی کا ظاہر کرنا بیکار شرمندگی ہے۔ اسلئے میں اپنے ہم نشینوں سے عمر کو مخفی رکھتا ہوں۔

شعر۔ بے درد لوگوں کی گفتگو دماغ کا غم بخشی ہے۔ اس لئے اے صاحب بیداردوں کے

سامنے اپنے حال کا اظہار مت کر۔

شعر۔ کم فرصت بھائیون سے ایک بال برابر احسان مت اٹھا۔ جب کنوین مین گرنا چاہتاہے اپنی آنکھہ کا احسان مت اُٹھا۔

شعر۔ بیکار دعوے کرنے سے مغرور آدمی کا دماغ بیکار ہوگیا۔ جب دیگ کا جوش دب جاتاہے توپانی جھاگ مارتا ہے۔

شعر۔ مجھہ سے ایک بات سُن اور جنت کی سیر کر۔ جس مجلس مین کان بنکر خاموش رہنا چاہیئے زبان بنکر مت رہ۔

شعر۔ مین نے اپنے پوشیدہ عیب دشمن کے سامنے گن دئے۔ مین نے اپنی پاسبانی سے اپنے کو رہا کردیا۔

شعر۔ میرے آنکھہ کے سامنے پھول ہنس پڑا اسکو جلادیا۔ پھر اپنی جوانی کا زمانہ کیون ہنسی مین صرف کردون۔

شعر۔ مریض اپنی مصلحت کو نہین جانتا۔ تو طبیب زمانہ کے کھارے کڑوے پر قناعت کر۔

شعر۔ جس دولتمند کے اقبال مین خیر وبرکت نہو اسکا مال اغیار کے نصیب ہوتاہے۔

شعر۔ دولتمند تو مرگیا۔ اور بے جان کاٹھی کی طرح ابھی اسکی امیدون کے رشتے مکھیون کا شکار کرتے ہین۔

شعر۔ جو بے وقوف اپنی تقدیر کی شکایت کرتاہے۔ وہ اپنے ولی نعمت کے منہ پر تلوار کھینچتا ہے۔

شعر۔ اس سے کیا حاصل کہ میرے گناہون کو تو بخشدیا اور مین اپنی شرمندگی سے آگ مین جلتا رہون۔

شعر۔ تو جنت کا دہوکا مت کہا۔ کیونکہ آرام نے جو کچھہ گندم نما جوفروش سے دیکھا تیری عبرت کے لئے کافی ہے۔

شعر۔ جس شخص کے دل مین کل کا غم آج نہو۔ تو اسکے حق مین تمام ایام ایسے ہین جیسے بچون کے حق مین جمعہ کی رات۔

شعر۔ جوش کرنے سے دیگ کا پانی بیکار جھاگ بنجاتاہے اور گفتگو سے خودفروش کا مغز خرچ ہوجاتاہے۔

شعر - جو شخص لوگون کی بدگوئی سے اپنے منہ کو پاک نہین کرتا - اسکا یہی مسواک دوزخ کے دروازہ کی کنجی ہے -

شعر - جس شخص کی پرواز تیر کی طرح دوسرون کے بال و پر سے ہو وہ اگر سو دفعہ بھی اوڑھیگا تو پھر زمین پر بیٹھیگا -

شعر - جس شخص نے لاغری سے پہلو تہی کی - اسکا چکنا چوڑا پہلو ہی اس کے حق مین قصاب ہے -

شعر - افتادگی ایسی چیز ہے کہ اسکے بیٹھے زمین کو نہین لگتی - مین اپنے تحمل کے سبب سے اپنے دشمن پر سوار ہون -

شعر - عمر رسیدہ بوڑھون کی جگر دوز آہ سے پرہیز کر - کیونکہ یہ وہ کمان ہے کہ جسکا تیر زمین پر نہین گرتا -

شعر - روسیاہی کی شرمندگی مجھکو آب آب کر دیتی ہے - اگر صحرائے محشر مین پانی نہو تو کچھ مضایقہ نہین ہے -

شعر - مین نے زندگی سے درگزر کر سر پر جو مٹی ڈالی ہے وہ کافی ہے - اگر میری قبر پر عمارت نہ ہو تو کچھ مضایقہ نہین -

شعر - وہ امن دامان کی نیند جو دنیا کی سینکڑون آنکھین لیکر ڈھونڈھتا تھا - ایک مدت کے بعد مین نے اسکو اپنی دیوار کے سایہ مین پایا -

شعر - بیوفا زندگی کے قیام کی تلاش خطا ہے - بہتے پانی کو بہنے سے ٹھکاؤ نہین ہوتی -

شعر - آلودہ دل سے صلاح کا اظہار بے شرمی کی بات ہے - مین گناہ سے بڑھکر اپنی استغفار سے شرمندہ رہتا ہون -

شعر - تیس راتون کی قدر اس شخص کو ہوتی ہے کہ جس کے مکان مین اپنی چشم بیدار کے سوا کوئی مجلس افروز نہو -

شعر - تلوار کے واسطے زرنگار میان بہترین جوہر ہے - اگر تو صاحب کمال ہے تو تو زیور سے آراستہ مت رہ -

شعر - وہ پیاسون کو اپنے آب خشک سے تسکین دیتا ہے - مروت مین سنگدل عقیق سے تو کم مت رہ -

شعر۔ ہم تنگدستوں کے ہدیہ کو حقارت کی نظر سے مت دیکھ ۔ مروت سے خوانِ تہی کے لئے سرپوش ہو جا۔

ردیف صاد مہملہ

شعر۔ دل کی بیقراری وہ عنبر جلبی سیاہ زلف رقص کر رہی ہے۔ ہاں جنگلی مرغ کے بال پر مارنے سے جال رقص کر رہا ہے۔

شعر۔ جب شراب کا جوش دب جاتا ہے تو اُس کی خامی کم ہو جاتی ہے۔ خام خیال صوفی اپنی نارسائی سے رقص کرتے ہیں۔

شعر۔ دولت کی بلندی عیش و عشرت لہو بازی کی جگہ نہیں ہے۔ بام کے کنارے پر رقص کرنا کو دلی میں داخل ہے۔

شعر۔ جو شخص موت سے پہلے مرگیا۔ اس نے غم کے ایک عالم سے رہائی پائی۔ جو شخص عالم سے باہر گیا۔ اس نے دنیا سے نجات پائی۔

شعر۔ تنگدستی کے سبب سے اضطرار رونا ضرور ہے۔ جب انگور کے درخت میں پتے آگئے تو اس لئے چشم پرنم سے نجات پائی۔

شعر۔ عقل کے نور سے اس انجمن دنیا میں وہ شخص بینا ہے جس نے بیداری کی دولت کو غبار کے عوض میں اختیار کیا۔

شعر۔ میں اسکے عشق کا داغ ستارہ کی طرح اپنے دل میں رکھتا ہوں۔ جسکا عوض نہ چاند ہو سکتا ہے نہ سورج۔

شعر۔ اے صائب جب عمر کا بدل کسی چیز سے نہیں ہو سکتا تو عشق بازی سے اپنے دل کو بہلا لیں۔

ردیف طاء مہملہ

شعر۔ خط کی آب و تاب بجلی کی طرح دل سے گذر جاتی ہے۔ تو ہرگز خط کے دہوکے میں ڈالنے والی لہروں سے دل مت لگا۔

شعر۔ خط کا شعلہ ایک ساعت سے زیادہ انجمن کو روشن نہیں کرتا۔ خط کی پادررکاب۔

(جلد گذرنے والی) دولت سے غافل مت ہو۔

شعر۔ جس دل مین خط کا پیچ و تاب ریشہ دوانی کرتا ہے۔ وہان کی ہر سفال کے قابل جنت کا سبزہ نہین ہے۔

شعر۔ جس شخص کی آنکھ مین خط انتخاب کا سرمہ لگا دیتا ہے۔ وہ جنت کے بنفشہ پر خط کھینچ دیتا ہے۔ (یعنے وہ جنت کے بنفشہ کو ناپسند کرتا ہے)۔

شعر۔ چونکہ بوالہوس (خام خیالی) لوگون کی آنکھین چندہیا گیئن۔ اس لئے حسن کا آفتاب خط کے نقاب کے اندر چلا گیا۔

ردیف ظا معجمہ

شعر۔ صبح کا چراغ ایک چمک دکہا کر بجھ جاتا ہے۔ مجھکو بڑہاپے کے زمانہ مین عبرت لینے سے کیا فائدہ۔

ردیف عین مہملہ

شعر۔ چونکہ میرا مطلب شمع کی طرح لوگون کے کام مین روشنی پیدا کر دیتا تھا۔ اسلئے کبھی کبھی مین اپنے کو آگ اور پانی کے کام مین لگا رکھتا تھا۔

شعر۔ اگرچہ مین محفل مین شمع کی طرح خاک پر زبان گھستا تھا۔ لیکن میری روزی ان تنگ چشمون کے دل پر بار تھی۔

شعر۔ مین ایک گوشہ چشم کے سبب دوستون سے فارغ ہون۔ اور قناعت کی پاؤن کی خاک کے سبب سرمہ سے قانع ہون۔

شعر۔ احسان کر کے اپنے مال سے فائدہ حاصل کر۔ اژدہا کی طرح خزانہ چھوڑ کر صرف نام پر قانع نہ ہو جا۔

شعر۔ طمع کا ظاہر کرنا۔ چہرہ سے آبرو گھٹاتا ہے۔ لالچ ابر گفتگو مردون کی آبرو کے لئے بادل ہے۔

شعر۔ تو مکروفریب کے ساتھ قید فرنگ سے چھوٹ سکے گا۔ مگر لالچ کے تمدی کو رہائی کی امید نہین۔

شعر۔ اخلاقی دائرہ کا وسیع ہونا بھی بلا ہے۔ کیونکہ جنگل میں درندے اور چارپایہ سب جمع رہتے ہیں۔

ردیف عین مہملہ

شعر۔ افسوس تو کسی طرح دل کا فکر نہ کیا۔ افسوس اس ویرانہ میں تجھکو خزانہ کا رستہ نہ ملا۔
شعر۔ سوختہ جگر لوگ اپنے خون دل کی غذا بناتے ہیں۔ افسوس ہے کہ تجھکو اس کباب کی بو بھی آئی۔
شعر۔ تجھکو زمانہ کے جھوٹے وعدوں سے دل جمعی ہوگئی۔ تو دھوکے کی لہروں پر فریفتہ ہوگیا۔
شعر۔ غیر جنس کی صحبت سے آگ میں شور پیدا ہوتا ہے۔ جب تیل میں پانی ملجاتا ہے تو چراغ چڑچڑ کرکے رونے لگتا ہے۔
شعر۔ عشق کی باتیں زخم خوردہ دل سے مت چھپا۔ کیونکہ بیمار کے سرہانے سے چراغ نہیں اوٹھاتے۔
شعر۔ گوہر دل طول امل کے سلسلہ میں پھنس گیا ہے۔ افسوس کہ ہم اپنا مہرہ اس سانپ سے نہ لے گئے۔ (یعنی افسوس کہ ہم اس سانپ سے بازی نہ جیت گئے۔ ہم خواب گران کے جادہ سے جھک گئے افسوس ہم اس قافلہ سالار تک نہ پہونچے۔
شعر۔ جس نے تجھکو موتی جیسے دانت دئے ہیں۔ کیا قبر کے کنارہ تک تجھکو روٹی نہ دیگا۔
شعر۔ میرے خاکی وجود سے کچھ سرمہ کی طرح رہ گیا ہے۔ تو مروت کی آنکھ کے گوشے سے مجھکو محروم مت رکھ۔
شعر۔ اگرچہ اس خونخوار دریا میں ہم سینکڑوں غوطے کھا چکے لیکن افسوس کہ اس گوہر شہوار کا پتہ نہ ملا۔
شعر۔ دل کیا چیز ہے جو دوستوں سے کوئی دریغ رکھے۔ افسوس ہے کیا عاشق معشوق سے جان دریغ رکھے گا۔
شعر۔ سیری سے بڑھکر کوئی چیز شیر کا منہ بند نہیں کرتی۔ وہی شخص غافل ہے جو دشمنوں سے مال دریغ رکھتا ہے۔

ردلیف فار

شعر۔ جب کوئی صاحب دل نہین ہے تو اسرار کی باتین کس سے کہون۔ اسلئے مین مجبور ہوکر تصویر دیوار سے گفتگو کرتا ہون۔

شعر۔ پیچیدہ معنے بے تکلف حاصل نہین ہوسکتے تکیہ کے پیچ و تاب سے جوہردار کلام پیدا ہوتا ہے۔

شعر۔ جو خام خیال قلم کی طرح بہت باتین کہتا ہے اسکی عمر کا دفتر تہوڑے زمانہ مین طے ہوجاتا ہے۔

بیجا پہونک سے روشن آئینہ تاریک ہوجاتا ہے۔ بے سمجھے اہل دل کے سامنے ہرگز بات مت کر۔

خلاصہ۔ صاف و پاک سینے ایک دوسرے کے آئینے ہین۔ اشراقیون کے دور مین بات کہنی بیکار ہے (اشراقین حکمار سلف کا ایک گروہ ہے)۔

شعر۔ جو شخص کم سننے والے کے کان مین اچھی بات کہتا ہے وہ اسکے عیب کو بلند آواز سے ظاہر کرتا ہے۔

شعر۔ تو خاموشی پر پوچ گفتگو کو ترجیح دیتا ہے۔ افسوس تو گوہر بادریا چہوڑ کر جہاگ پر قانع ہوتا ہے۔

شعر۔ نیند کی گرانی سے تیری ہڈی سرمہ ہوگئی۔ افسوس ایک دفعہ بھی تیری آنکھین ندامت کے آنسوؤن سے تر نہوئین۔

شعر۔ تو ناہموار آیا اور ناہموار جہان سے گیا۔ افسوس تو نے دو سو سوہان سے بھی اپنے کو ہموار نہ کیا۔

شعر۔ اگر صدف اپنی آب رو قناعت سے حاصل کرلیتی۔ تو جلد گوہر غلطان سے سیر چشم ہوجاتی۔

شعر۔ صدف روشن دلی سے تہیدستی کے باوجود اپنے دامن کے نیچے سینکڑون بے پدر یتیم کو پالتی ہے۔

شعر۔ اے صائب جسقدر موتی صدف کی عجیب و غریب آنکھہ مین موجود ہین۔ وہ ایسے

جیسے وسیع دریا مین نہین ہین۔

شعر۔ دریا کا لاف زن دہن خاک سے پُر ہو۔ کیونکہ صدف بادل کے سامنے اپنا ہاتھ پہیلاتی ہے۔

شعر۔ تلچھٹ پینے والون کے آئینہ پر خلاف کی گرد نہین ہے۔ جام مئی کی طرح صاف دلون کے دلکو دیکھ سکے گا۔

شعر۔ سب گل ایک طرف اور وہ گلعذار ایک طرف۔ چین اور خطا ایک طرف اور وہ سو(زلف) ایک طرف۔

شعر۔ ظالم آسمان کی بدمستی ایک طرف۔ اور اوسکے قد کے مستانہ جلوے ایک طرف۔

شعر۔ اب اسکے زلف نے انصاف کے خط پر سر رکہا (انصاف کا مطیع ہوا) اسکا خال لب ایک طرف پڑا ہے۔

شعر۔ جس شخص کو ایک طرف سے وہ خم گیسو گہیرلے۔ پیچ و تاب کہا کر اسکا رشتہ عمر تمام ہو جائیگا

شعر۔ جس جنگل مین ہماری بیگانہ خو لیلا ہے۔ وہان ایک طرف مجنون جاتا ہے اور ایک طرف آہو۔

ردیف قاف

شعر۔ لوگون کی کہربا جیسی کشش سے اپنی جگہ سے مت جا۔ تاکہ گہاس کی پتی کی طرح نظرون مین ہلکا ہوئے۔

شعر۔ سانپ کا ظاہری نقش ونگار خلقت کی قسمتی تحریر ہے گویا (قدرت نے) خلقت کا خمیر زہر سے کیا ہے۔

شعر۔ ہر وقت دوزخ کی آگ کے ڈر سے بیقرار ہین۔ خدا لوگون کی جنت سے ہمکو پناہ مین رکھے

شعر۔ مین سینکڑون چراغ لیکر اپنے عیب ڈہونڈ رہا ہون۔ اُتنی فرصت کہان کہ لوگون کی بہلائی و بُرائی مین تمیز کرون۔

شعر۔ مین گوشہ تنہائی کی سرکار کا ناز سے پلا ہوا ہون۔ صید وحشی کی طرح خلق کی بو میرا دماغ کہاجاتی ہے۔

شعر۔ شکستہ دل صدف عشق کا دُرِ یتیم ہے۔ زرد چہرہ عشق کے خزانہ کا زر دو بنار ہے۔

شعر- ہزارون یوسف مصری عشق کے آستانہ پر ایک گوشۂ چشم کی امید پر کھڑے ہین-
شعر- شراب خانہ عشق کے کمزور سبو کش لوگ بلند آسمان کے خم کو ایک ہاتھ سے اٹھا لیتے ہین
شعر- اے صائب جب عشق کے نزانہ سے نو آسمان وجد مین ہین تو کوئی شخص اپنے آپ کو
کسطرح سنبہال سکے گا-

ردیف کاف عربی

شعر- جو لوگ کہ مخلوق کے سامنے زمین پر ماتھا ٹیکتے ہین- وہ موت سے پہلے اپنے
سفلہ پن سے زمین مین جاتے ہین-
شعر- خدا کے سجدہ کے واسطے جہان سے ہاتھ دہونا شرط ہے- تو ہرگز بغیر وضو کے
زمین پر ماتہا نہ رکھنا-
شعر- اسقدر لوگون نے آبرو خاک مین ملادی ہے کہ چیونٹی اور سانپ پر سانس
لینے کی جگہ تنگ ہوگئی ہے-
شعر- لبطمی کے بازو کے نیچے پیالہ پوشیدہ رکہہ کہ حاسد آسمان کی آنکھ سے زہر
ٹپکتا ہے-
شعر- جب کچا میوہ زمین پر گرتا ہے تو خاک مین ملجاتا ہے- اس شخص پر افسوس ہے
کہ یہان خام ہی زمین مین جاتا ہے-
شعر- آفتاب کے طلوع اور غروب سے ظاہر ہوا کہ آسمان نے جس شخص کو صبح زمین سے
اٹھایا وہ شام کو زمین پر گرے گا-
شعر- جب طبیعت مین رسائی ہو تو بات کو ہوا پر سے لیتا ہے- جب سننے والا کم
سمجھ ہو تو کلام خاک مین ملجاتا ہے-
شعر- خاموش رہنے والون کے حضور مین دم مارنا کفر ہے- برہمن بت کے سامنے
بجائے سلام کے زمین پر گرجاتا ہے-
شعر- اے صائب جب سائل کے حصہ مین جواب خشک ہی زکوۃ ہے تو بزرگون سے
میری امید منقطع ہوگئی ہے-
شعر- آسمان نے اسقدر نقد جان خاک مین ملادئے کہ ہزارون آب حیات کے

چشمے زمین پر بہنے لگے۔

شعر۔ تیرا لقمہ کا ناں پتھر کے نیچے ہے تو زمین میں بے شمار خزانے ہونے سے کیا فائدہ۔

شعر۔ صائب جس باغ میں زبان کی تلوار کھینچتا ہے وہان ہر ایک بلبل اپنی اپنی زبان کی تلوار خاک مین ملاتی ہے۔

شعر۔ وہ کون ہے جو ظالم آسمان کی پیٹھ زمین سے لگادے۔ یہ پرانا پہلوان سب کو خاک مین ملا دیتا ہے۔

شعر۔ ویرانہ سے سیلاب گرد آلود رخسار ہوکر گیا۔ کیونکہ آسمان جلد ظالم کے منہ کو خاک آلود کردیتا ہے۔

شعر۔ جو شخص سایہ دار درخت کو خاک مین ملا دیتا ہے وہ اپنی عمر کے آفتاب کے زوال میں کوشش کرتا ہے۔

شعر۔ اے صائب اپنے نقد کو ادبار کردینا عقل سے بعید ہے۔ تو اپنے زرنگار چہرہ کو زردسیم کے واسطے کبتک خاک پر ملیگا۔

ردیف کاف فارسی

شعر۔ تندخو کے دل کا آئینہ زنگ سے پاک نہین ہوتا کیونکہ تیندوے کے سیاہ داغ کا مٹنا محال ہے۔

شعر۔ شیرین کلام والون کے حصے مین آزادی نہین ہے۔ کیونکہ شکر نی کی قید سے نکلی تو لوگون کی قید مین پڑی۔

شعر۔ پرشور جہان سے آرام کی امید رکھنی خطا ہے۔ یہ دریا کے آرام کا گہوارہ مگرمچھ کا حلق ہے۔

شعر۔ تونگین کی طرح صرف نام پر ہرگز راضی مت ہو۔ کیونکہ خالی نام سے تمام جہان میری نظر مین سیاہ ہوگیا۔

شعر۔ لالہ رنگ شراب کے جلوے مختلف ہوتے ہین۔ کیونکہ آب تلوار مین جوہر ہوتا ہے اور آئینہ مین زنگ۔

ردیف لام

شعر۔ دولت سرائے دل کے دروازہ کا حلقہ آسمان ہے۔ حرم دل کا پردہ عرش ہے

شعر۔ جیسا کچھ کہ دل ہے اگر وہ جلوہ گر ہو تو آسمان کے نو طبق قبائے دل کی گرد کو نہ پہونچیں

شعر۔ تیری جلد کے اندر جو بھیڑیا ہے وہ تیرے خون کا پیاسا ہے وہ صاف دل کے نور کے پرتو سے یوسف ہوجائے گا۔

شعر۔ ذرہ جیسوں کی کیا ہستی ہے کہ آسمان کے تو کہا دے دل کی گھنٹی کی آواز پر اونٹوں کی طرح ناچنے لگیں گے۔

شعر۔ اب تو یونانیوں کے کتب خانہ سے ہاتھ دہو۔ کیونکہ تیرے دل کے اطراف عقل کے سینکڑوں شہر ہیں۔

شعر۔ اے صائب اگر تو ہمت کی آنکھ سے نظر کریگا۔ تو دل کے قدم کے سامنے قصر فلک کو افتادہ پائے گا۔

شعر۔ آسمان آرزومندوں کا دشمن ہے کیونکہ بیکار رہنا کنجوس کے حق میں گران ہے۔

شعر۔ جب پھول کو نظارہ باز آنکھوں نے چنا ہے وہ پھول پژمردگی کی آفت نہیں دیکھتا

شعر۔ تو جان سے غافل ہوکر تن میں مصروف ہے اس سے کیا حاصل۔ تو قید خانہ کے کنوئیں میں قید ہے تجھکو کیا حاصل۔

شعر۔ خوش اخلاقی آدمیت کا لباس ہے تو اس خلقت سے برہنہ ہے تجھکو کیا حاصل۔

شعر۔ یہ خاکی بدن تیرا جیل خانہ ہے تو نادانی سے جیل خانہ کے استحکام میں ہے اس سے کیا حاصل۔

شعر۔ تو خط آزادگی سرو کی طرح رکھتا ہے تو ناز و انداز کے سبب پہنتا نہیں تو کیا فائدہ

شعر۔ آخر کار تو جب چیونٹیوں کا رزق ہوجائے گا تو دولت کے لحاظ سے سلیمان وقت ہونے سے کیا حاصل۔

شعر۔ جب تیرے کاسہ میں مٹی پکڑ لگا رہی ہے پھر تو فغفور دوران ہو تو کیا فائدہ۔

شعر۔ اے صائب جب زمانہ میں کوئی سخن سنج نہیں ہے۔ پھر دیوان کے مرتب کرنے سے تجھکو کیا فائدہ۔

شعر۔ جس تارک الدنیا کا مطلب حصول جنت ہے وہ سادگی سے ہوا کو ہوا سے بدلتا ہے۔
(ایک خواہش کو دوسری خواہش سے بدلتا ہے)
شعر۔ اگر بے فکری کی نیند کے ساتھ دولت جمع ہوسکتی ہے تو رات کو بادشاہ اپنی جگہ
کیون بدلتا رہتا ہے۔
شعر۔ اگر جوان آدمی کو شکستگی کے انجام کا پتہ لگجائے تو اپنے تیر جیسے قد کو عصا سے بدلدیتا ہے۔
شعر۔ رات مین چشم گریان سے غافل مت رہو۔ تاریکی مین چشمہ حیوان سے غافل مت رہو۔
شعر۔ خمیدہ قد سفر آخرت کا پیغامبر ہے۔ اے سبک مغز گیند بلے سے غافل مت ہو۔
شعر۔ بغیر رشتہ کے شمع کا قیام محال ہے۔ اے بنیا آدمی ضعیفون کے خیال سے غافل مت ہو۔
شعر۔ اے صائب جو شخص بے برگ و نوا لوگون سے (غریبون سے) غافل ہوگیا۔ اس کے
حیش و نشاط کا سامان کف افسوس ہوجائے گا۔

ردیف میم

شعر۔ ہم نے اپنی بے پروا لوگون کے لئے چھوڑدی۔ ہم نے پھول کو شبنم کی شوخ چشمی کے
حوالہ کیا یعنے (ہم نے شبنم کی شادابی پھول کو بخشی)۔
شعر۔ لوگون نے اپنی اپنی یادگار کا ایک ایک اثر چھوڑا۔ ہم نے ترک کا ہاتھ عالم کے
سینہ پر چھوڑا۔ (یعنے ہمارا یادگار ترک جہان ہے)۔
شعر۔ دنیا مین بظاہر تو کوئی چیز ہم نے نہین رکھی۔ دست اختیار رکھے سوا کہ اسکو بھی
نیند پر رکھ کے چھوڑا۔
شعر۔ جب مین نے سورج جیسا اپنی زبان دیوار پر ملی۔ تو دنیا کی مختلف نعمتون کو خون
آلودہ پایا۔
شعر۔ دربانون کے دیکھنے نے مجھکو دولت مندون سے بیزار کردیا۔ ایک کے
دیکھنے کے سبب سو کے دیکھنے سے آزاد ہوگیا۔
شعر۔ قیامت کے روز کوئی عمل میرا دستگیر نہوا۔ اس ہاتھ کے سوا جو باہم مین نے
افسوس سے ملا۔
شعر۔ جب مین نے آرام کی نیند کو بیداد دولت کے ساتھ تولا۔ تو نظر کی ترازو

مین نیند کا پلہ وزنی نکلا۔
شعر۔ جہان سے ہاتھہ دہونے کے سوا ہماری کوئی طاعت نہین ہے + اگر مجہہ سے نماز نہین ہوسکتی تو خیر وضو کر لیتا ہون۔
شعر۔ ہم کبہی گریان اور کبہی سوزان ہین۔ ہم نفس سرکش کی پیروی سے تہک گئے ہین۔
شعر۔ دہوکے کی لہرین شب مین ساکت رہتی ہین۔ لیکن بڑی بڑی امیدون سے ہم شبانہ روز کشاکش مین ہین۔
شعر۔ ہم آب و گل کا کام چہوڑ کر آئینہ (یعنے دل) کی طرف مصروف ہوئے۔ گہر کی اصلاح چہوڑ کر خود کی اصلاح کی طرف متوجہ ہوئے۔
شعر۔ ہم سادہ ورقون کی دل پسند تحریر ہین۔ لالہ کے داغ کی طرح درد و غم کے جگر سے پیدا ہوئے ہین۔
شعر۔ اگر ہم نے اپنے کو اقامت کا قول و قرار نہین دیا ہے تو گئے ہوئے دوستون پر کیا افسوس کرین۔
شعر۔ جب بچہ گہر کا راستہ بہول جاتا ہے تو روتا ہے + اگر ہم گہر والے کو بہول گئے تو کیون نہ روئین۔
شعر۔ آشنائی سے دل اور زلف مین ملاپ ہوگیا + جہان کے شکستہ لوگ بہی سودائی ہین
شعر۔ فریاد ہے کہ دوستی سے لوگون کے حصہ مین ایک دوسرے کی عیب جوئی کے سوا اور کچہ نہین ہے۔
شعر۔ اگر لوگ ایک دوسرے کی حاجت روائی مین کوشش کرین تو سطح زمین خالص سونے سے بہر جائے گا۔
شعر۔ اس پر آشوب دریا سے احسان کرنے سے جان بر ہوسکے گا۔ سائل کے دامن کے سوا اس دریا کا کنارہ اور چیز کو نہین سمجہتا۔
شعر۔ اس منزل مین ایک نشتر خار بہی بیکار نہین ہے + مین نے سب چیزون کو چشم بینا کی کسوٹی پر کسا ہے۔
شعر۔ مین اپنے اعمال سے اسقدر شرمندہ ہون۔ کہ میری شرم کے پسینہ مین کشتی

ڈال سکے گا۔

شعر۔ تنہائی کی وہ وحشت کہاں ہے جو مجھکو ہلاک کرے۔ ہم آشنائی کی رسم و راہ مین شریک نہین ہین۔

شعر۔ ان لوگون سے فائدہ کی آرزو رکھنی بیوقوفی ہے۔ کیونکہ ان لوگون سے وجود خاک سکے برابر ہوگیا۔

شعر۔ جو کشائیش کہ ان لوگون سے مجھکو حاصل ہوئی۔ وہ تیغ اجل کے سامنے جان سے دست برداری تھی۔

شعر۔ اس زمانہ مین جس شخص نے گریبان مین سر ڈالا بیٹھنا سعادت کا گیند لوگون سے وہی لے گیا۔

شعر۔ ہم نے کچھ دیکھکر اور کچھ نہ دیکھکر جہان کے اوراق پر خط کھینچدیا ہے اور ہم نے کچھ چنتے ہوئے اور نہ چنتے ہوئے پھولون کو زرد کر دیا ہے۔

شعر۔ ہر وقت ایک پتے کے ماتم سے آہ نہ کھینچ سکے گا۔ اس لئے ہم نے اس خزان دیدہ درخت پر جنازہ کی نماز پڑھ دی۔

شعر۔ جب لوگون سے قطع تعلق تجھسے ممکن نہین تو رد و قبول کے گرداب سے راضی ہوجا۔

شعر۔ اگر طمع سے تیرگی نہین پیدا ہوتی۔ تو سائل دن کے اُجالے مین لوگون سے کیون چراغ طلب کرتا ہے۔

شعر۔ مین نے دل کے نقطہ مین کعبۂ مقصود پایا۔ اب تو مین منزل کو پالیا ہون پھر اپنے سے باہر کیون جاؤن۔

شعر۔ اس گلشن کے گرفتارون سے کیا پوچھتا ہے۔ کیونکہ مین نے سرو جیسے آزاد رہنے والون کو پا در گل (گرفتار) پایا۔

شعر۔ یہان کے سو دفتر ایک فرد سے وابستہ ہین۔ جب مین اپنے کو پہچانتا تو عالم کو پہچانتا۔

شعر۔ مین سر سے سندہ کی ٹوپی کیون اٹھالون۔ کیونکہ تیغ حوادث کی مانع یہی سپر ہے

شعر۔ عقل کے ساتھہ دانا دشمن سے کنارہ کش ہو سکے گا۔ ہین سیدھے سے زیادہ

تیرے تیر سے ڈرتا ہون۔

شعر۔ عمر کا قافلہ ایسا تیز جا رہا ہے مجھے اتنی فرصت کہان کہ تو منہ اٹھا لون۔

شعر۔ اسقدر کوئی عزم دل نشین ہو گیا ہے۔ جو شخص عالم کو گویا بازگشت کے فکر سے آرام پایا۔

شعر۔ مین اوٹے نصیب کی کجروی کا کیا شکوہ کردن۔ منتر سے بہ سانپ اژدہ ہو جاتا ہے۔ پہر کیا کردن۔

شعر۔ اگر خاطر جمعی ہے تو گوشہ نشینی بہن ہے مین افلاطون جیسا شراب کی خم کی طرف جاؤن تو کیا کردن۔

شعر۔ مین وہ نہین ہون کہ مجہہ سے شکایت ظاہر ہو۔ خون جگر کا رنگ باہر سے نظر آرہا ہے تو مین کیا کردن۔

شعر۔ مین کمینون کی طرح گدائی کا ہاتہ کیون اونچا کردن۔ جبکہ غنی کی طرف سے وعدہ ہے تو کیون تقاضا کردن۔

شعر۔ اس وحشت گاہ مین ایک کشادہ پیشانی والا نہین ہے۔ پہر شہر سے جنگل کی طرف نہ متوجہ ہون تو کیا کردن۔

شعر۔ اس چنبیلی جیسی پیشانی والے کی یاد سے دونون عالم مجہہ سے فراموش ہو گئے دل مین جو کچھ گذرتا تہا وہ ایک جگہ مجہہ سے فراموش ہو گیا۔

شعر۔ ہم بوڑہے لوگ آفتاب کی طرح دنیا مین جسقدر دوڑے صبح کی روشن ضمیری سے دوڑے۔

شعر۔ اگرچہ ہم گناہ کے بوجہ سے کمان جیسے خمیدہ ہو گئے مگر ایک بار بھی ہمارے دل سے آہ کا ایک تیر نہ نکلا۔

شعر۔ زندگیون کی قسمت مین روشن آئینہ سے اس خیالات کے سوا جو روشن ضمیرون سے مجکو حاصل ہوئی ہے اور کچھ نہین ہے۔

شعر۔ کہوٹا سکہ بجگر ہکو بہائیون سے خریدا۔ ہم کم قیمت ہونے سے قافلہ پر بار ہو گئے

شعر۔ جبسے کہ مین نے تیرے گل رخسار پر سے نظر اٹہائی ہے۔ اس وقت سے نظر کے سامنے مین نے مژگان کا ہاتہ رکہا ہے۔

شعر۔ اے فنا کرنے والی رو میرے گردن باری پر رحم کر۔ کیونکہ مین نے بہہ بار تیری امید پر اٹھایا ہے۔

شعر۔ ظاہری نقش ونگار مین بے اختیار پہنس گیا ہون۔ مین موم کی طرح ہون مرنا کے ہاتھ مین پڑا ہون۔

شعر۔ اگرچہ مین خلق سے آشنا ہون لیکن وہی بیگانہ ہون۔ آنکھ کے نور کی طرح ایک ہی گھر مین آدمیون سے جدا ہون۔

شعر۔ بے بلائے مین لوگون کے گھر کیون مہمان ہون۔ کیونکہ مین اپنے ہی گھر مین بے بلائے ہوئے کی طرح مہمان ہون۔

شعر۔ جب تک دانت قایم ہین رزق اپنے پاؤن سے آتا ہے۔ جب تک چکی ہے مین روٹی سے بے فکر ہون۔

شعر۔ وطن کی سرزمین میرے ہاتھ اور پاؤن کو غنچے کی طرح کب تک بستہ رکھے گی + میرے سر مین آفتاب کی طرح سفر کی خواہش پیدا ہوئی۔

شعر۔ عزیزون نے میرے سر پر جو چکنا چپڑا ہاتھ پھیرا ہے وہ بھیڑے کی چربی ہے کہ میرے پیرہن پر ملدی ہے۔

شعر۔ علمی مذاق نہ رکھنے والون کی مجلس مین کتاب کی طرح لب بستہ رہتا ہون کیونکہ ان لوگون سے کسی طرح کشایش کی امید نہین ہے۔

شعر۔ ہم نے تلخ روٹی کے ساتھ دونون عالم سے صلح کرلی ہے۔ ہم نے لوگون کے چشم شور کو اپنے لئے مرہم بنایا ہے۔ (ناگوار چیز کو گوارا کیا ہے)۔

شعر۔ ہم صبح جیسا راست گفتاری سے مشہور ہوگئے ہین۔ ہم سانس کی حفاظت سے آئینہ جیسے خورشید کے محرم ہین۔

شعر۔ باپ جو کچھ بوتا ہے وہ اولاد کو نصیب ہوتا ہے ہم آدم کی خجالت سے گندم جیسے سینہ چاک ہین۔

شعر۔ ہماری عمر میانہ روی مین تمام ہوگئی۔ ہم یہین پل صراط پر سے گذر رہے ہین۔

شعر۔ ناتوانی حاسدون کی آنکھ کا پردہ ہوجاتی ہے + ہم موٹے کے عیب لاغر پہلو سے بیان کرتے ہین۔

شعر۔ اگر فقر مین مجھکو گوشہ میسر نہین ہے تو میرا عذر بجا ہے + مجھے لفظ گرفتن کے مفہوم سے عار ہے پھر مین گوشہ گری کسطرح کرون۔

شعر۔ مین نے جس شخص کو قلم کی طرح اپنے سے ایک زبان سمجھتا تھا۔ جب ورق الٹ گیا تو محضر کو ہمارے خون سے لکھا۔ (جسکو مین نے موافق سمجھا تھا۔ زمانہ پلٹنے پر وہ مخالف ہوگیا)۔

شعر۔ ہم نے ہمیشہ دونون عالم کے فکر کا بار کھینچا ہے + ہم دو گھر کے سبب سے کمان کی طرح کشاکش مین ہین۔

شعر۔ میدان جنگ کا مرد تو ہر جگہ مل سکتا ہے + لیکن ہم نے مرد متحمل کو کسی میدان مین نہ دیکھا۔

شعر۔ اگر فقر کا نتیجہ عالم آخرت مین نکلے تو دنیا مین یہی کافی ہے کہ مجھے انقلاب کی پروا نہین ہے۔

شعر۔ اگر عبرت کا گوہر شہوار ہاتھ نہ آیا تو دنیا مین مین نے کیا پھل پایا۔

شعر۔ اگر دنیا مین لوگون کا ساز و سامان یہی ہے جو مین نے دیکھا۔ تو عافیت کا لباس چشم پوشی کے سوا اور کچھ نہین جانتا۔

شعر۔ مین خاموش ہون اور کج بحث آدمی سے بے پروا ہون۔ کیونکہ منہ بند رکھنے والی مچھلی کی طرح مجھے کانٹے کا غم نہین ہے۔

شعر۔ جس پاک باطن آدمی سے عمل بد ظاہر ہو۔ وہ آئینہ کی طرح اسکو گوارا کر لیتا ہے۔

شعر۔ ہمارے دل نے اسوقت شکستگی کو گوارا کیا کہ دوستون کی سومیائی کو ہم نے پتھر پر مارا۔ (یعنے جب دوستون کے تعلقات سے ہم بے پروا ہوے تو اوسوقت ہم نے شکستگی اختیار کی۔

شعر۔ دریا سے زیادہ گھاس کے نیچے کے پانی مین خوف ہوتا ہے مین بے ناہموار خلق کی شائستہ ہموارپن سے ڈرتا ہون۔

شعر۔ جو شخص عقیق کی طرح سادگی سے نامور ہونا چاہتا ہے وہ روشن جہان کو اپنی آنکھ مین سیاہ بناتا ہے۔

شعر۔ لفظ سلام کا سین گوشہ نشینون کے ساتھ جو کام کرتا ہے۔ لوہے کا سخت

آرہ باردار درخت کے ساتھہ ولیسا نہ کرے گا۔ (یعنے گوشہ نشینون کو لوگون کے سلام و پیام سے جو تکلیف پہونچتی ہے اس طرح آرہ سے باردار درخت کو تکلیف نہین پہونچتی۔

شعر۔ ہندوستان مین مردہ کے لیئے زندہ جل جاتا ہے۔ مگر افسوس ہے کہ ہمارے ملک کے دوستون مین دل نہین جلتا۔ یعنے مطلق محبت نہین ہے۔

شعر۔ جس شخص کی آنکھہ دریائے وجود مین حیران ہو۔ وہ ایک ٹھہرائی ہوئی کشتی معلوم ہوتی ہے۔

شعر۔ اگرچہ دنیا کی دولت ٹھہری ہوئی معلوم ہوتی ہے مگر ہمائے بازو کے سایہ سے زیادہ تیز رو ہے۔

شعر۔ تو ہلال کی طرح اپنے کو پورا گھٹا لے۔ کیونکہ آفتاب دو ہفتہ مین پھر تجھکو کامل بنا دے گا۔

شعر۔ میرے سر کے اطراف آسمان کا چکر لگانا محبت کے روسے نہین ہے کیونکہ دانہ کے اطراف چکی پیسنے کے واسطے پھرتی ہے۔

شعر۔ غم نہ رکھنے والون کی آنکھہ مین دل کا دھوان ابر بہار نظر آتا ہے۔ عاشق کا پر داغ سینہ لالہ زار معلوم ہوتا ہے۔

شعر۔ مردہ دلون کی بالین پر زرین تار کا طرہ زندہ دل عارفون کو شمع مزار کیطرح نظر آتا ہے۔

شعر۔ بے خبر ان عیش و آرام کا ساز و برگ مین نے بے نوائی سے پایا۔ مین شاہی جو ڈھونڈھتا تہا وہ گدائی سے پایا۔

شعر۔ جب مین نے تعلق کے رشتہ کو دونون جہان سے قطع کر دیا تو اسوقت اس بیگانہ پرور کی دوستی حاصل ہوئی۔

شعر۔ مین نے لوگون کی قبولیت مین اسقدر بے تمیزی دیکھی ہے کہ دست نوازش کا احسان دست رد سے اُٹھا رہا ہون۔

شعر۔ بردباری کے لحاظ سے مین کوہ قاف سے مقابلہ کرسکتا ہون۔ لیکن گران جانی کا بھاری بوجھ نہین اوٹھا سکتا۔

شعر۔ اگر مین نے دنیا کی طرف توجہ کی ہے تو یہ رغبت کے خیال سے نہین ہے

کیونکہ مکروہ چیز کے دیکھنے سے اور نفرت زیادہ ہوتی ہے۔

شعر۔ مین دوست کے وصال کی شب مین جدائی کے خوف سے کانپتا ہون۔ مین دریا مین کنارہ کے خوف سے کانپتا ہون۔

شعر۔ راستی کے سبب تیر برسنے سے بے خوف نہو سکے گا۔ اس لیے مین زمانہ کی موافقت سے کانپ رہا ہون۔

شعر۔ کیا زمانہ کی سختی سے ہر شخص صبر حاصل کرسکے گا۔ کسوٹی پر کس لنے سے کہرا سونا معلوم ہوجائے گا۔

شعر۔ میرے بیقرار دل کا راز اشکون سے ظاہر ہوگیا۔ کیونکہ تارون سے آسمان کی گردش کا حال معلوم ہوجاتا ہے۔

ردیف نون

شعر (دنیا مین) تسلیم اور رضا کے تختہ کے ٹکڑے کو سنبھال لے۔ کیونکہ اس دریا مین تیرنا مشکل ہے۔

شعر۔ جب تجھکو قبا کے بند کہولنا مشکل ہے تو ہنسی کی مضبوط قید سے کب باہر آسکیگا۔

شعر۔ اے صائب نور دکر آنکھون کو روشن کرسکے گا۔ تو لوگون کے سرمہ سے آنکھون کو سیاہ مت کر۔

شعر۔ جو شخص اپنی حد سے قدم باہر رکھتا ہے۔ وہ ایسا کبوتر ہے جو حرم سے باہر آتا ہے

شعر۔ کہن سال آسمان سے خیر وسخا کی امید مت رکھہ + جب گھڑا پرانا ہوگیا تو نمی باہر نہین آتی۔

شعر۔ اے صائب تعجب ہے اس مشفق کا ہاتھہ کاٹا جائے جو احباب کے دل سے غم کا کانٹا باہر نکالتا ہے۔

شعر۔ خوش اخلاقی سے دلون کو مسخر کرسکتا ہے۔ اس عنبر سے دونون جہان کو معطر کرسکتا ہے۔

شعر۔ اگر اقسام کی نعمتین چھوڑکر خون پینے پر قانع ہوگا۔ تو اس نیلگون آسمان کے نیچے بہت سے خون کرسکتا ہے۔

شعر- جب تو خاموشی کی مہر سلیمانی پیدا کرے تو معانی کے پریزاد کو مسخر کر سکتا ہے-

شعر- بزرگون کی نازک طبیعت پر گران مت ہو- اس دریا مین حباب کے موافق لنگر کر (ٹہر)-

شعر- رعشہ دار کا ہاتہ آگ کی حفاظت (روکہہ تہام) سے عاجز ہے، جب ہو سکتا ہے تو شراب خواری سے جلد توبہ کر-

شعر- بغیر بادل کے آفتاب کا تماشہ ممکن نہین- اے صاحب اس کے چہرہ کا نظارہ نقاب مین کر-

شعر- اگر رزق آدمی پر عاشق نہین ہے- تو زمین سے گندم گریبان چاک کرکے کیون نکلتا ہے-

شعر- زندگی کا جان بخش پانی عدالت کے چشم مین ہے- تو سکندر کی طرح دریائے ظلمت مین دوڑ دہوپ مت کر-

شعر- خاموشی تیرا رزق ہے اور گفتگو دوسرون کا رزق ہے- جب تک ہو سکے پہول گریبان مین رکہنے کی جگہ سر پر مت مار-

شعر- تونے دیکہا کہ عزیز مصر نے اپنے بہائیون سے کیا کیا خرابیان دیکہین- دلجوئی کی امید بہائیون سے نہ رکہنی چاہیئے-

شعر- دوسرون کی شراب سے پہول زرد رو ہو جاتا ہے- دوسرون کے گلاب سے زیادہ سر مین درد ہوتا ہے-

شعر- جو شخص دوسرون کے پانی سے اپنا منہ تازہ رکہتا ہے وہ دوسرون کے وضو سے نماز کا احرام باندہتا ہے-

شعر- وہ احسان سے پہلے خشک جواب سے تر دماغ کر دیا- میرا چشمہ حباب دوسرون کے لئے سراب ہے-

شعر- نسیم صبح کی طرح جس جگہ غنچہ ہوا اسکے گرد گہومتا ہون- دوسرون کے فتح یاب سے میرا دل وا ہو جاتا ہے-

شعر- اگر تمام جانون کے رشتے باہم پیوست نہین ہین- تو دوسرون کے پیچ وتاب سے میری عمر کیون اتنا کم ہو گئی-

شعر۔ اے صائب طمانچہ سے اپنے چہرہ کو سرخ رکھہ سکتا ہے تو دوسرون کی شراب سے کیون رنگین رکھنا چاہیے۔

شعر۔ اس جہان کی عبرت گیری کی بلندی دار کی کرسی ہے۔ تو یہ جہان کی ناپائدار دولت سے دل مت لگا۔

شعر۔ ندامت کے اشکون کا رشتہ آہ حسرت کا دہ ہے + موشگافون کی آنکھون کی پلکین یہ جہان کی تار دپود ہین۔

شعر۔ ایک کلی کی ہنسی ہے جو سیاہ ابر سے ظاہر ہوتی ہے۔ یہ جہان کی تازہ بہار کو جو کرنے والی خوشی ہے۔

شعر۔ آسمان ناموافقت سے بیکار شکایت مت کر۔ یہ زخم کو زبان کی تلوار سے گہرا کر۔

شعر۔ دشمن کی شکستگی سے خوش حال ہونا ندامت پیدا کرتا ہے۔ تو یہ الماس کے ریزہ کو ہرگز سجون مین مت ملا۔

شعر۔ تو مسیحا کی طرح ہمت کا پاؤن آسمان کے سر پر رکہہ + تو افلاطون جیسا خم مین اپنا حصار مت بنا۔

شعر۔ شام جوانی کی طرح صبح پیری پردہ پوش نہین ہے۔ اس سے پہلے تجہ سے جو ہوسکا کیا۔ اب مت کر۔

شعر۔ تیری پلکین خواب گران کے سبب پتہر کے ریشون کی طرح ہین۔ پتہر کے نیچے کسقدر رو سکے گا۔

شعر۔ دولت کی بلندی غافل رہنے کا مقام نہین ہے۔ پر خطر بام کے کنارہ سونا نادانی ہے۔

شعر۔ جب چاند کامل ہوتا ہے تو گہٹنے لگتا ہے۔ جب تیرا جام لبریز ہوجاے تو اُتار سے اندیشہ کر۔

شعر۔ دوپارہ دلون کے شانے سے خون کی بو آتی ہے اپنی جان پر رحم کر اور ذوالفقار سے اندیشہ کر۔

خلاصہ یہ۔ ذوالفقار وہ ہتیار ہے جسکی دو زبین ہوتی ہین یہان دل دوپارہ سے مراد ہے۔

شعر۔ شب زندہ داری سے مجھ کو کون کا ... ہے۔ تو شب زندہ دار رہا ہے ضرور اندیشہ کر۔
شعر۔ یہ زمین و آسمان ایک غبار اور دھوئین سے زیادہ نہین ہے۔ اے صائب دھوئین سے ڈر اور غبار سے اندیشہ کر۔
شعر۔ جو شخص دنیا مین سرفرازی سے زمین پر سر رکھتا ہے۔ وہ قیامت کے دن شرمندگی کا خط زمین پر نہ کھینچے گا۔
شعر۔ جو شخص آئینہ کی طرح کشادہ پیشانی رہتا ہے۔ وہی سکندر کی طرح زمین کا فرمان روا ہوتا ہے۔
شعر۔ ہم کفران نعمت کے سبب منعم کے شکر سے غافل ہین۔ مرغ ہر دانہ کے واسطے زمین پر سر رکھتا ہے۔
شعر۔ زمانہ کی وضعداری سے آنکھہ بند کر اور خوشی کر کہ کائنات کے منہ پر دروازہ بند کر اور ٹہہارہ۔
شعر۔ اے لباس پرست تو کعبہ سے زیادہ شریف نہین ہے۔ سال مین ایک وقت جو لباس ملتا ہے اسپر قناعت کر۔
شعر۔ قضا و قدر نے تجھکو آنسو کا پانی اور چہرہ کی زمین دی ہے۔ تو اپنے کل کے توشہ کے واسطے زراعت کر۔
شعر۔ اگر آفتاب کی طرح تیرے ہاتھہ مین روٹی ہو۔ تو خوان فلک کے اطراف ذرہ ذرہ تقسیم کر۔
شعر۔ کوچ نقارہ دمبدم بج رہا ہے دل کی ہر طپش پر کوچ کے کام کا فکر کر۔
شعر۔ عافیت کا لباس خاکساری سے بہتر نہین ہے۔ بہہ ہلکے پہلکے لباس پر جہان سے قناعت کر۔
شعر۔ افتادگی کے سبب سے شبنم آفتاب کو پہونچ گئی۔ دیکھہ کہان سے کہان جا سکے گا۔
شعر۔ توانائی کے سبب سے فقیرون سے بے پروا مت ہو جا۔ دولت سے عاجزون کی دستگیری کر اور لات مت مار۔
شعر۔ آسمانی حکم کے مقابلہ مین تسلیم و رضا کے سوا علاج نہین تو نا پیدا کنار دریا مین

ہاتھہ پاؤن مت مار۔

شعر۔ صبح کی مانند تو اپنا ہاتھہ دامن غیب کے سوا اور کسی چیز پر مت مار + تاکہ اچانک تیری گریبان سے آفتاب نکل آوے +

شعر۔ تو گہری نیند سے روشن آنکہہ کا بقیہ مت کر۔ بند دروازے سے غیب کے مہمان واپس جاتے ہین۔

شعر۔ اے صائب سبہ چشمون کو دیکہکر اپنی آنکہہ سرخ مت کر + سرخ لالہ کی طرح خون جگر سے کاسہ سر کو آلودہ مت کر +

شعر۔ دنیا کے غم کا علاج طاقت سے باہر ہے۔ ماتہے کی گرہ ناخن سے وا کر سکے گا۔

شعر۔ لب کہولنے سے فیض کا دروازہ بند ہوجاتا ہے۔ اپنا درد مسیحا سے بھی بیان کرنا چاہیے۔

شعر۔ دنیا کی خاطر جمعی پر بہروسہ کرنے سے دولتمند عنقریب قارون کا ہم پلہ ہوجائیگا۔

شعر۔ دل صد پارہ سے اس قدر بھی باقی نہ رہا کہ دوست واحباب کو رقعہ لکھہ سکے۔

شعر۔ منتر پڑہنے سے بداصلون کا نیک ہونا ممکن نہین ہے۔ کیونکہ بچھو کی دم کی گرہ نہ کہول سکے گا۔

شعر۔ جس عورت سے مرد فریاد کرتا ہے وہ عورت کیا چیز ہے + دنیا کا شکوہ کرنا عاجزی کا گواہ ہے۔

شعر۔ اے صائب چہپ چہپا کے شمع جیسے رات کا رونا۔ دل اور آنکہہ کو آفتاب کے نور سے منور کرتا ہے۔

شعر۔ جب تیرا قد بڑہاپے سے ٹیڑہا ہوگیا۔ تو سختی مت کر یہ راست ہونے سے پہلے گہوڑے کے ساتہہ چوگانی مت کر۔

شعر۔ چالاک مرغ صاف صاف دانہ کے ساتہہ دام کو بھی دیکہہ لیتا ہے۔ موشگاف لوگون کے حضور مین تسبیح کے دانے مت پہیر۔

شعر۔ شور چشمون سے سنبل فردوس کو محفوظ رکہہ + جماعت مین پریشانی کو ظاہر مت کر۔

شعر۔ غافلون سے حق بات کہنا بیکار ہے اے صائب شور زمین مین بیج بونا چہوڑ دے۔

شعر۔ عقل تدبیر سے قضا کے ساتہہ پنجہ نکر سکے گا۔ اس دریا مین ہاتہہ پانو بکر تیرنا چاہیے۔

شعر۔ افسوس کیا غمگین دل اشک کے زور سے وا ہو سکتا ہے۔ رشتہ کی گرہ موتیون کے دانت سے

نہ کہول سکیگا۔

شعر۔ قد تو ٹیڑہا ہوگیا لیکن سجدۂ اخلاص نہ کیا۔ ہوا و ہوس کے خیال مین بام کعبہ پر تیری عمر چلی گئی

شعر۔ جب تو جانتا ہے کہ تیرے ہاتہ اور پاؤن گہر کے گواہ ہین۔ پہر ہاتہ اور پاؤن سے غافل ہونا نہایت کم فہمی ہے۔

شعر۔ اگر تو ناجایز خواہشون سے شرمندہ اور نادم نہین ہے۔ پہر دعا کرتے وقت اپنے منہ کے سامنے کیون ہاتہ رکہتا ہے۔

شعر۔ اگر تو فرش خواب بوریئے سے بنا سکے گا۔ تو میٹہی نیند کے سبب سے تیرا لباس خواب شکر کا گون ہو جائیگا۔

شعر۔ اے صائب مکارون کی بیہودہ کلامی سے راستہ سے دور مت ہو کیونکہ بوسیدہ لکڑی سے عصا بنانا بیوقوفی کی بات ہے۔

شعر۔ اے غمگین دل کب تک خاطر و مدارا کے لئے روتے رہنا۔ قطرہ قطرہ رونا دریا کے لئے عیب ہے۔

شعر۔ دیدۂ سفید سے صبح امید ظاہر ہوتی ہے۔ گریہ و زاری کی آستین مین ید بیضا ہوتا ہے۔ (حضرت موسی علیہ السلام کے ہاتہ مین ایک سفید اور روشن چمکتا تہا۔ تاریک مقام اسکی روشنی سے روشن ہو جاتا۔ یہ حضرت کا ایک معجزہ تہا)

شعر۔ نظر شمع کی پایداری پر دنیا کے غم و الم مین ایکسان روتے رہنا گواہ ہے۔

شعر۔ اگر تیرے دریا جیسے دل مین طراوت نہ رہے تو بیجا ہنی کے موافق رونا چاہیئے۔

شعر۔ دنیا کا مطلب فوت ہونے پر کب تک روتا رہے گا۔ وقت کے فوت ہونے پر بہی ایک دو آنسو ٹپکا۔

شعر۔ اے صائب نہ رونے سے ایک رات جو گذر گئی۔ اسکی ندامت سے ہم ہر روز سینکڑون پیرہن تر کرتے ہین۔

شعر۔ دولتمندون کی قربت سے پیچ و تاب کے سوا مفلسون کو کچہ نصیب نہین۔ موتیون کی لڑی سے گہس جانے کے سوا رشتہ کو کچہ نصیب نہین ہے۔

شعر۔ جو کم سمجہ لوگ اپنا سن گہٹا کے بیان کرتے ہین۔ وہ زیادتی کے خیال سے اپنی عمر کو کم کرتے ہین۔

شعر- سفر کے سرانجام سے غافل نہونا چاہیئے- عمر کی پسند یہ چیز جلد نہ جانی چاہیئے-

شعر- اوس پُرخون دریا مین صاحبدل بنبز کشتی کے ہے- کسی صاحب دل کی شکست کے درپے نہونا چاہیئے-

شعر- ساتھیون سے بڑھ جانے مین سفر مین فائدہ ہے تو ہرگز ہمخیال ساتھی کے ساتھ سفر مت کر-

شعر- مین اپنے لایق کسی ہمدرد کو نہین پاتا- مین بید مجنون کی طرح اپنے پانون پر سر رکہتا ہون-

شعر- جو شخص خاطر جمعی کے باوجود سفر کا اظہار کرتا ہے- اپنے لئے پریشانی کا فال ظاہر کرتا ہے-

شعر- ہم نے توشہ کی بجائے ہر چیز سے دل اُٹھا لیا- آخرت کا راستہ اس سے زیادہ سنگین بوجہ کی طاقت نہین رکہتا-

شعر- ابتدا سے اپنے کام کی انتہا مین غور کر- تو خاک ہونے سے پہلے پاؤن کے نیچے دیکہہ-

شعر- صدف کی طرح خاموشی کے دانت جگر مین اُتار دے- پہر اپنے دامن کو گوہر شہوار سے بہر لے-

شعر- سخت روئی سے کلام کو دلنشین نہ کر سکے گا- ہموار ہو کر نگینہ کی طرح نام کی تلاش کرنی چاہیئے-

شعر- چیونٹی جیسا گرے ہوئے کو زمین سے اٹھانا میرے مذہب مین روئے زمین کی عبادت سے بہتر ہے-

شعر- ہر ناپاک صورت گنج الٰہی کی رازدار نہین ہے- دولتمندون سے فقر کو چھپانا فقری کے لئے شرط ہے-

شعر- تو اولاد آدم کو ایک باپ سے نہین سمجھتا- اس لئے ہمیشہ نسب کے لحاظ سے دوسرون پر فخر کرتا ہے-

شعر- آسمان کی ناسازگاری شکایت کی ہوا سے ہے- خاموش بیٹھ اور پردہ افلاک کے ساتھ موافقت کر-

شعر- آب حیات بیکار دولت ہے- یہہ دوروزہ دولت جو نام نیک ہے ہمیشہ اختیار کر
شعر- کنجوسون کا مال فضول خرچ کرنے والون کی نصیب ہوتا ہے- آخر کار پھول کے شاخ سے صبا کے خرچ مین آجاینگے-
شعر- جب کبھی درویشون کی طرح گہاس پہوس کے ساتھہ موافقت کرسکے گا تو زرین کلاہ والون سے موافقت کرنی خام خیالی ہے-
شعر- جب مچہلی کی طرح صرف پانی سے موافقت کرسکتا ہے تو لقمہ کے واسطے کانٹے کی طرح گردن ٹیڑہی مت کر-
شعر- نام کی تلاش مین سادہ لوح عقیق کی طرح روسیاہی کی غرم کے سبب خون آلودہ دل کے ساتھہ موافقت نکرسکے گا-
شعر- اگر آفرینش کے دریا سے تجہکو روپیہ پیسے کی لالچ ہے- مچہلی کی طرح ہزارون خار کے ساتھہ موافقت کرنی چاہیئے-
شعر- جو شخص اپنا پس انداز فقیرون مین صرف نہین کرتا- وہ قارون کی طرح سبکا سب ایک جگہ زمین پر رکہتا ہے-
شعر- جہان موتی زیادہ ہین وہان لالچی بہی زیادہ ہین- بے آب مچہلی کی طرح زمین پر تڑپتا ہے
شعر- اے غافل ہرگز اپنی حد سے قدم باہر مت رکہہ- جو شکار حرم سے باہر آتا ہے اپنا خون آپ بہاتا ہے-
شعر- لوگون کی صحبت کا جال دل کے لقمہ کے سوا دانہ نہین رکہتا- جب تک ممکن ہی عزلت کے گوشہ سے قدم باہر مت رکہہ-
شعر- تو جس شخص کی طرف رہے اسکی عاجزانہ آہ سے غافل مت ہو- جس طرف سے یہہ نشان باہر آتا ہے اسی کی فتح ہوتی ہے-
شعر- جو شخص غرضمندگی کی آبرو کو سفارش بناتا ہے پہر اس کا قصور زبان پر لانا مروت سے بعید ہے-
شعر- جو شخص اوج عزت کی تلاش مین دل جلاتا ہے وہ سورج کی طرح اپنے زوال مین کوشش کرتا ہے-
شعر- جب سے مین نے خاکساری کو اپنا حصار بنایا ہے تو میری جنگ سے دشمن کی آنکہہ کو

خاک نصیب ہوئی۔

شعر۔ مین خریدارون کا انصاف دیکھکر ان بہائیون سے راضی ہوگیا۔ جنہون سنے مجھے کم قیمت بتانے کی نسبت میرے واسطے کنوان مناسب سمجھا۔

شعر۔ تو کلاہ کی طرح اپنی شکست سے غافل مت ہو۔ کیونکہ خود شکنی سربلندون کے لئے زینت ہے۔

شعر۔ ہمیشہ بد اصل کی مراد کے موافق آسمان گردش نہین کرتا۔ پتہر گو چھینا سے زمین پر جلد گرتا ہے۔

شعر۔ جب مردانہ سکہ نہین رکہتا تو معرفت سے کام مت لے۔ بادشاہون کے نام سے سکہ لگانے مین بہت فتنے پیدا ہوتے ہین۔

شعر۔ اس جہان مین روزی کے فکر سے دل کو غمگین مت کر۔ گیہون کے واسطے حضرت آدم کی طرح جنت کی طرف پیٹھ مت کر۔

شعر۔ اپنی خیر خیرات کو لوگون کی نظرون سے پوشیدہ رکہہ۔ حاتم کی طرح سخاوت مین خود کو مشہور مت کر۔

شعر۔ اگر تو لوگون سے اپنا حال پوشیدہ کرنا چاہتا ہے۔ تو اپنے راز کو رازدار کے پیراہن کی چنگاری مت بنا۔

شعر۔ یہ پہلنے والے درخت کی جگہ عالم بالا ہے۔ تو عاریتی زمین مین اپنی جڑون کو محکم مت کر۔

شعر۔ میری آنکہ کمینون کے پاس التجا نہ لیجاے گی۔ جہان کی گہاس کی پتی سے میری ہمت بے پروا ہے۔

شعر۔ جب تو با خدا ہوسکتا ہے تو دونون جہان کے تعلقات سے جدا ہوجا۔ کیونکہ لوگون سے مل جل کر رہنا درد سر پیدا کرتا ہے۔

شعر۔ تو زندگی مین مردون کی طرح نیستی کا جام پی لے۔ کیونکہ بلامین مبتلا ہونے کے ڈر سے بلا مین مبتلا ہونا بہتر ہے۔

شعر۔ قضا کی تیغ ہاتھ پر بل ڈالنے سے نہین رکتی۔ حکم الہی سے دلگیر ہونا لاحاصل ہے

شعر۔ اگر تو جانتا کہ مدعا ظاہر کرنے مین کیا فائدہ ہین۔ تو دلی تمناؤن کو کہنے کی

طرح مسجد سے دور رکہتا۔

شعر۔ اگرچہ اُن کا ہاتہہ آستین سے زیادہ کوتاہ ہو۔ مگر درویشون کے چوگان کے خم مین آسمان کا گیند رہوتا ہے۔

شعر۔ کمینہ کا ہمنشین نفس کو کمینہ بناتا ہے۔ میرا کہربا گہاس سے پہلوتہی کرتا ہے۔

شعر۔ گریہ وزاری نے تیری طبیعت سے معصیت کی گرد دور کردی۔ ایک روز آہ آتشین سے شب کو منور کر۔

شعر۔ زیردستون کے جرم سے تحمل کے ساتہہ چشم پوشی کرنا۔ دولتمندون کی بینائی کے لئے کحل الجواہر ہے۔

شعر۔ حضرت سلیمان کی طرح ہاتہہ مین انگہوٹی رکہنے کے شکریہ مین ایک چیونٹی کے قصور سے انگلی نہ آلودہ کرنا چاہیئے۔

شعر۔ جب دانت گر گئے تو اپنی زندگی سے طمع کے دانت اکہیڑ دے کیونکہ مُہرے کے اٹہا لینے سے بازی ختم ہو جاتی ہے۔

شعر۔ تو کذب اور خیانت سے اپنے کو کیون آلودہ کرتا ہے۔ جب سال کے گہٹانے سے عمر کم یا زیادہ نہین ہوتی۔

شعر۔ لاکہون بیٹون مین سے حضرت یوسف جیسا ایک بیٹا ایسا ہو جو باپ کے چراغ کو روشن کرے۔ یعنے باپ کی آنکہین روشن کرے۔

شعر۔ جب تیر ہوا مین بلند ہوا تو خاک مین غوطہ لگایا۔ آسمان سرکشون کو جلد زمین پر گرا دیتا ہے۔

شعر۔ ہر زشت رو کے سامنے لب مت کہول۔ بغرض مطلب کے واسطے اس سے زیادہ اپنی آبرو مت کہو۔

شعر۔ شکستگی کے بعد نیشکر شاخ نبات ہوتی ہے۔ جو شخص شکستگی اختیار کرتا ہے دوسرے کے واسطے شکر افشان ہوتا ہے۔

شعر۔ کہن سال ہونے کے بعد نفس کو ہموار نہ کر سکے گا۔ خمیدہ کمان سے تیر راست نہین نکل سکتا۔

شعر۔ اگر نیشکر کی طرح سنگین دل لوگ تجہکو پامال کرین تو تو ہر بند انگشت سے شکر کے

بوری کا منہ کہول لے۔

شعر۔ یہہ جہان عزیزون سے آہستہ آہستہ خالی ہوگیا۔ آنے والون سے ایک شخص نے بہی گئے ہوؤن کا قایم مقام نہوا۔

شعر۔ اس سے پہلے لوگ گئے ہوؤن پر افسوس کرتے تہے۔ ہمارے زمانہ مین پسماندون پر افسوس کرتے ہین۔

شعر۔ مین دیکہنے سے زیادہ نہ دیکہنے سے خوش ہوا کیونکہ یہ رسمی ملاقات مین تکلیف کے سوا اور کچہہ نہین ہے۔

شعر۔ اگر تو دل مین بردباری کے پانی سے غصہ کو بجہا سکتا ہے۔ تو آسانی کے ساتہہ حضرت ابراہیم کی طرح آگ سے پہول چنے گا۔

شعر۔ اگر تو بے ساز و برگی کے سبب دوستون کے راستہ مین گل افشانی نکرے گا۔ تو اسی قدر پلکون سے خس و خار چنے گا۔

شعر۔ میرے بے تاب دل مین ہمیشہ آہ کی گرمی ہے۔ میرا گوشہ محراب ہرگز بےچراغ نہین ہے۔

شعر۔ مین نے سمجہا تہا کہ عمر کے جلد گذرنے سے میری غفلت کم ہو جاے گی۔ آخر اس پانی کی آواز سے میری نیند اور گران ہو گئی۔

شعر۔ اہل حال کے سامنے گفتگو سے لب بند رکہنا چاہیئے۔ جب آئینہ کے مقابل ہو تو دم نہ مارنا چاہیئے۔

شعر۔ ہر گناہ کے لئے عذر اور ہر تقصیر کے واسطے توبہ ہے۔ بیجا آنے کے عذر مین جلد جانے کے سوا اور کچہ نہین۔

شعر۔ نفسانی آرزون مین گرفتار رہنے والے کو عاقل مت سمجہہ۔ طول امل کے رشتہ دار عنکبوت کو دل مت کہو۔

شعر۔ ایک کج بحث کئی راست گو لوگون کو آوارہ کر دیتا ہے۔ فقط تیرون کی عہدہ برآ ایک کمان ہو سکتی ہے۔

شعر۔ جب بالون سے سیاہی چلی گئی تو ہوشیار رہنا چاہیئے۔ جب صبح کی روشنی پہیل جاوے تو بیدار ہونا چاہیئے۔

شعر۔ مین نے جو آبرو ان بیکار لوگون کے لئے صرف کی ہے۔ اسکی حفاظت کے واسطے
پلکی لگہا سکتا تہا۔
شعر۔ مین نے بچپن مین جو دودہ پیا تہا۔ اسکی سفیدی آسمان کے نچوڑنے سے میرے
بالون سے ظاہر ہوگئی۔
شعر۔ بدن کے ساتہہ اسقدر موافقت کر کہ دل مین صفائی پیدا ہوجائے۔ جب تیرا
کہلیان صاف ہوجائے تو غربال کو دور کردے۔
شعر۔ انعام کی نعمتون کا دسترخوان چننا آسان نہین ہے۔ اسکے مکافات مین
دانتون کا کرنا بجائے پیٹ جہڑی کے ہے۔
شعر۔ احسان کی تلخی شہد جیسے شیرین جان کی غلاوت لیجاتی ہے۔ آب حیات کے
واسطے آبرو کہودی چاہیئے۔
شعر۔ حضرت یوسف اپنے پر غم وطن مین بہائیون سے مصائب اٹہا کر مال وجان سے
غربت کو پسند نہ کرے تو کیا کرے۔
شعر۔ مین نے کہا کہ میرے سفید بال میرے حق مین صبح بیداری ہوجاوینگے۔
مگر میری نیند کے لئے اور ایک پردۂ غفلت ہوگئے۔
شعر۔ میری طاعت خجالت کی گرد سے اسقدر آلودہ ہے کہ میرے محراب مین شمع
کی زبان بہی خاک چاٹ رہی ہے۔
شعر۔ دولت کا دامن آسانی سے ہاتہ نہین آتا۔ یہ ہما بیضۂ فولاد سے نکلتا ہے۔
شعر۔ موٹا لباس پہننے والون کی نرم گفتاری سے دہوکا نہ کہا۔ کیونکہ سیٹی کی آواز
شکاری کے گہر سے باہر آرہی ہے۔
شعر۔ گفتگو سے جہان گیر ہوسکے گا۔ لیکن دل گیر ہونا ممکن نہین ہے۔
شعر۔ بیہودہ کلام سے کب تک خوشدل ہوتا رہے گا۔ اپنے مصحف کے کتنے
پتنگ بنائیگا۔
شعر۔ اگر تو گہر کا حصار فولاد سے ہی بنائے گا۔ تب بہی حادثون کی لہرین جوہر کی
طرح اس مین رخنے ڈالتی ہین۔
شعر۔ اس آسانی توڑ و جوڑ کے سبب سے جو میری تقدیر مین ہے۔ میری ہڈی مغز اور

میرا مغز ہڑی ہوجائے گا۔

شعر۔ اگر ہر گریہ کے بعد ہنسی کی چاشنی ہے تو غم کے ریشے ہمارے دل مین زعفران ہوجائین گے۔

شعر۔ اگر میری چنگاری کسی دل جلے کو پہونچے تو امید ہے کہ میرا اشارہ روشن ہوجائیگا

شعر۔ اگرچہ استخارہ کرتے کرتے میری تسبیح بیکار ہوگئی۔ لیکن میرے دل کی عقدہ کشائی نہ ہوئی۔

شعر۔ مین مکافات کے فکر سے بے پروا ہون۔ کیونکہ کینہ جو دشمن میرے کینہ کے غبار سے زمین کے نیچے زندہ رہیگا۔

شعر۔ جو شخص لوگون کے جانچ پڑتال مین عمر صرف کرے گا۔ وہ بہت جلد بازار سے خالی ہاتھ باہر جائے گا۔

شعر۔ جو تو شرکا کے کمینہ پن سے رنجیدہ ہوتا ہے تو اس زمانہ مین اعتبار کی تمنا مت کر۔

شعر۔ تو تجربہ کار لوگون سے ضرور مشورہ کر۔ کیونکہ مصائب اٹھائے ہوئے لوگون کی عقل ایک صیقل شدہ تلوار ہے۔

شعر۔ تو نے طول امل کے ہاتھ باگ تو دیدی ہے مگر یہ نہین جانتا کہ یہی سانپ آدمیان کا مغز کھاتا ہے۔

شعر۔ زمانہ کے اوضاع و اطوار سے چشم پوشی اختیار کر۔ کیونکہ چشم پوشی سے بہتر کوئی عافیت کا لباس نہین ہے۔

شعر۔ جو شخص چاند کی طرح بالکل اپنے کو گھٹانے والا ہے، وہ تمام روئے زمین مین انگشت نما ہوجاتا ہے۔

شعر۔ جو شخص مجھکو گوشہ خلوت سے باہر نکالتا ہے وہ ایسا ظالم ہے کہ میرے دوست کے آغوش سے مجھکو جدا کر رہا ہے۔

شعر۔ بڑہاپے کی صبح نے میرے دل سے زنگار غفلت کو دور نہ کیا پھر یہ آئینہ دل کا زنگ کس طرح دور ہوگا۔

شعر۔ جو شخص رشوت کے حرام نطفہ سے حاملہ ہوا۔ (جو شخص رشوت خوار ہوا) اگر

اس پر تلوار بہی کہینچے تو مردانہ بات کہتا ہے۔

شعر۔ شراب خواردن کا گناہ توبہ کے نزدیک ہے۔ ہوشیارون کے غرور سے خدا محفوظ رکہے۔

شعر۔ دامن عصمت کو زنا سے آلودہ مت کر۔ بیکار صحبت سے ضرور پرہیز کر۔

شعر۔ افسوس کہ کوتاہ بین آدمی۔ دل بستگیون کے سبب سے اس دنیا سے لکڑی کے گہوڑے پر جاتا ہے۔

شعر۔ جو سیاہ رو آدمی خاطر جمعی مین کوشش کرتا ہے۔ ہندو کی طرح وہ اپنے جلانے کے لئے لکڑی جمع کرتا ہے۔

شعر۔ وہ شمع خوشوقت ہے کہ تمام رات آنکہہ سے آنسو بہاتے ہوئے جلنے کے واسطے ایک پاؤن پر کہڑی ہے۔

شعر۔ مین اس بات سے غمگین نہین ہون کہ موت مجہکو زندگی سے جدا کر دے گی مین اس سبب سے غمگین ہون کہ بندگی کے عمل سے دور کر دیتی ہے۔

شعر۔ تواضع دولتمندون کا مرتبہ بڑہاتی ہے۔ غلطان ہونے سے موتی کی قیمت کم نہین ہوتی۔

شعر۔ جس نے مجہہ آلودہ دامن کو دوزخ سے نکالا۔ کاش کہ مجہکو شرمندگی سے نکالتا۔

شعر۔ فقیرون کو منع کی لکڑی سے اپنے دروازہ سے ہانکنا۔ گویا دولت بیدار کی شمع کو بجہانا ہے۔

شعر۔ جب تک دولتمند ہے دوستون سے گرمجوشی کی ملاقات ترک نکر۔ کیونکہ ایک شمع سے سینکڑون شمع روشن کرسکے گا۔

شعر۔ اثر کی کیمیا سے اس عالم سے اپنی دو روزہ زندگی کو عمر جاوید کرسکیگا۔

شعر۔ غافل سے وعظ و نصیحت کی باتین کہنی گویا صورت دیوار پر گلاب چہڑکنا ہے

شعر۔ کیا خیر خیرات کے صرف سے آمدنی کی زیادتی ممکن نہین۔ مٹی مین بکہیرنے سے ایک دانہ سے سو دانے ہوتے ہین۔

شعر۔ لالچی ذلیل ہو کر لوگون کے دروازہ پر جانے سے باز نہین آتا۔ ہانکنے سے

مکھی کی بیحیائی دور نہین ہوتی۔

شعر۔ نالہ و فریاد کے ساتھہ دل بستگی فائدہ نہین دیتی۔ اپنے کو قافلہ پر گھنٹی کی طرح نہ باندھنا چاہیے۔

شعر۔ تو قد خمیدہ کے سبب سے مکینون کی درگاہ کا حلقہ مت ہو کیونکہ کمال کے دریا مین رہ کر نشانہ پر توجہ رکھنی چاہیے۔

شعر۔ اے صائب درد و غم کے نزول کے وقت ماتھے پر بل مت ڈال دینے آزردہ مت ہو) کیونکہ مہمان کے منہ پر دروازہ بند کرنا سخیون کے لیے عیب ہے۔

شعر۔ کوتہ بین لوگ دنیا کا عیب نہین دیکھتے۔ اگرچہ نظر کو محفوظ رکھنے والونکی آنکھ مین بے پردہ ہے۔

شعر۔ دوعاقبت بین آنکھون سے اپنے کو تولنے والے میزان قیامت کے خیال سے شرمندہ نہین ہین۔

شعر۔ راتون کو بیدار رہ کر اپنے مین پیچ و تاب کھانے والے شب شان لحد مین فراغت سے سوتے ہین۔

شعر۔ جس شخص نے تعین کی دستار کو سر سے جدا نہ کیا، وہ مردون کی صف مین سر ڈھانکے ہوؤن سے ہوگا۔

شعر۔ عنبر کے نور سے ہلال کی طرح بڑھنے والے وہ ایک ہفتہ مین گھٹکر رخصت ہوجاتے ہین۔

شعر۔ شعر کی تحسین مین اہل فہم کی خاموشی سے زیادہ کم فہم لوگون کی تحسین دل مین کھٹکتی ہے۔

شعر۔ اے صائب گلستان جہان مین سرو جیسے آزاد لوگ اپنی بے ثمری سے کمال خوش ہین۔

شعر۔ نرم دلون پر پاؤن پر اٹھنا گران نہین ہے۔ سخت دلون پر جگہ سے اٹھنا مشکل ہے۔

شعر۔ گران قدر بزرگون کا جگہ سے اٹھنا۔ نگینہ مین گوہر نشینی سے زیادہ خوشنما سمجھ

شعر۔ خسیس آدمی کا نفس لالچ کے وجہ خاک کے برابر ہوجاتا ہے۔ راستہ سے اٹھنا

گدا پر مشکل ہے۔

شعر۔ جب تک عزیزون سے نیستان کا بار نہ کہنچیگا۔ تو نے کی طرح کسی مرتبہ پر نہ پہونچیگا۔

شعر۔ جس فقر کو تو آج کسی چیز کے عوض نہین لیتا۔ اسکو عزیزون نے سلطنت بلخ کے عوض مین خریدا ہے۔

شعر۔ تو ندامت کی آہ سے جوانی مین غافل مت ہو کیونکہ حلقہ کی کمان سے تیر کا چلانا غیر ممکن ہے۔

شعر۔ شراب خواری سے عقل صحیح و سالم باہر نہین آتی۔ جیسا کہ کاغذ کی ناؤ پانی سے باہر نہین آتی۔

ردیف واؤ

شعر۔ بے بلائے ہرگز کسی کے دسترخوان پر مہمان مت ہو تو بے قیمت ہوتی ہے۔ دانتون کے نیچے کا پتھر مت ہو۔

شعر۔ بڑہاپے کا رعشہ تیرے طلب کا پر وبال ہوگیا۔ تیری تپ کافوری سے ایک جو بہی افسردہ نہوا۔

شعر۔ خاکی فراموش خانہ سے ہر ایک لوح مزار تیرے طلب کے واسطے نکلا ہوا ہاتہ ہے

شعر۔ تو سفر کے فکر مین رہو کیونکہ ہر موئے سفید۔ تیرے طلب کیلئے ایک غیبی قاصد ہے

شعر۔ جب رقیبون کا ستایا ہوا مرد نہین ہے تو عاشق مت ہو۔ جب تو دنیوی دشمنون سے مقابلہ نہین کرسکتا تو دنیا مت دہونڈہ۔

شعر۔ صنوبر جیسے قد والون کے جلوہ سے راستے کو مت چہوڑ۔ دل کی نگاہ داری کر اور نگاہ کے پیچہے مت جا۔

خلاصہ۔ جس پر نظر پڑے اس کا فریفتہ نہ ہو۔

شعر۔ اگر دو پارہ دل نہین رکہتا تو گوشہ نشین ہوجا۔ نگاہ محبت کے بغیر ایک گواہ پر مت اترا۔

شعر۔ حق تلف شد لوگون کی غیرت کی نوج از گار ہے۔ جب فتح ظاہر ہو تو فوج کے

پیچھے مت جا۔

شعر۔ ایک خضر طریقت کی نصیحت مجھکو یاد ہے کہ دلی شہادت کے بغیر کسی راستہ پر مت چل۔

شعر۔ جو سنگ ملامت تجھکو شکستہ بنادے کعبہ کی طرح اسکا احترام دل سے واجب ہے

شعر۔ یہ جہالت جسکا نام عمر دراز ہے وہ گئے گذرے عزیزونکے درد و الم کا دفتر ہے

شعر۔ تحقیق کا مغز (اصل) عمامہ باندہنے والون سے نہ طلب کر۔ جس چیز کو سر مین نہ پاسکے گا وہ عمامہ سے مت ڈہونڈہ۔

شعر۔ مہمان فضول ہونے کے سبب سے میزبان پر گران ہوجاتا ہے۔ بیہ اخلاق دروازہ کے باہر چھوڑ دے پہر صاحب خانہ ہوجا۔

شعر۔ افیون ترک کرنیکا علاج گہٹانے سے بہتر نہین ہے۔ دُنیوی دوستون سے آہستہ آہستہ بیگانہ ہو۔

شعر۔ کہن سالی مین مرگ مفاجات سے غافل مت ہو۔ جب پتے پیلے پڑگئے تو بادخزان سے غافل مت ہو۔

شعر۔ ایک چراغ سے کئی چراغ روشن کرسکے گا۔ جب دولت مند ہوجاے تو دوستون سے غافل مت ہو۔

شعر۔ جب احسان سے آزاد لوگون کو قید کرسکے گا تو کنجوسی سے دنیا کے درہم و دینار کا بندہ مت ہوجا۔

شعر۔ ناموافق جہان جو بخشے تجہہ سے لیتا ہے۔ عبرت کے سوا جو کچہہ تو لیوے تجہہ سے واپس لیتا ہے۔

شعر۔ کنجوس دولتمند کا انجام شہد کی مکہی کے انجام کے مشابہ ہے۔ شہد سے بہرے سینکڑون سوراخون سے اسکے لئے ایک ڈنک باقی رہ جاتی ہے۔

شعر۔ راستی کو اختیار کر کیونکہ شمع کی مجلس افروزی اور سرو کی چمن آرائی ہمیشہ سبز رہتی ہے

ردیف ہاء ہوز

شعر۔ اے خدا میرے پیمانہ کو عرفان سے لبریز کردے۔ بینا چشم اور باخبر دل اور جان عطا کر

بیدار دل عطا کر۔

شعر۔ میرے حواس کا ہر سر مو ایک راستہ پر چل رہا ہے + اس پریشان سیر کرنیوالے کو مجلس وحدت مین بار دے۔

شعر۔ شراب کا چل کو بیخ کرنے والا نشہ اعتبار کے قابل نہین ہے۔ چشم یار جیسی بنالہ دار مستی عطا کر۔

شعر۔ اس سے زیادہ صائب کے لئے عقل کا قید خانہ نہ پسند کر + (یعنی صائب کو) بجائے ملک کے جنگل اور بجائے تخت کے پہاڑ کا دامن عطا کر۔

شعر۔ جس شخص کا قد درد کے بوجہ سے چوگن کی طرح ہو گیا ہے اسکے ہمراہ سعادت کا گیند دوڑتا جاتا ہے۔

شعر۔ تونے تو جہالت سے اپنے آئینہ کے دروازہ کو تیغہ کر دیا ہے پہر اپنے عیب اور ہنر کی طرف کیونکر مصروف ہو سکے گا۔

شعر۔ اگر تونے لب سائل پر درم کی مہر لگائی ہے (درم دیکر سائل کو سوال کرنے سے باز رکہا ہے) تو (وہی درم) قیامت مین آتش دوزخ کے لئے سپر ہوگا۔

شعر۔ اگرچہ کہ تونے لوگون سے کنارہ اختیار کر لیا ہے۔ مگر یہہ گوشہ شکار کیواسطے اختیار کیا ہے۔

شعر شاخ گل جیسے رنگ و بو پر قانع تو ہوا مگر ہاتہ دراز کر کے کسی معشوق کو پکڑا ہے۔

شعر۔ اگر تونے دل پر کینہ کا غبار بٹہایا ہے۔ تو نادانی سے تونے اپنا دل خاک مین دفن کیا ہے۔

شعر۔ اے صائب اگر تونے کسی سوار کا رکاب تہاما ہے تو منزل کا دامن تیرے ہاتہ لگے گا۔

شعر۔ وہ سلسلہ جنبان اشارہ ہمارے لئے بس ہے۔ مجلس کے جلے بجہے لوگون کے واسطے ایک چنگاری کافی ہے۔

شعر۔ جبتک کہ تو خاک کے گہوارہ سے آسمان پر پاؤن نہ رکہے۔ اگرچہ دودہ جیسے تیرے بال سفید ہون تب بہی تو شیر خوار ہے۔

شعر۔ مردون نے تو اپنی باگ توکل کے ہاتہ مین دیدی ہے مگر تو آہستہ اعتقاد

ابہی استخارہ کی گرہ مین ہے۔ (یعنے تو ہر کام ابہی استخارہ دیکہکر کرتا ہے)

شعر۔ اے صائب دولت کے آفتاب جیسے چہرہ سے شرم کر۔ تو ہر ایک ستارہ کی روشنی مین راستے سے مت بہٹک۔

شعر۔ دوسرے عصا سے گیند آنکہہ سے باہر نہین جاتا۔ تو آپ خوب ہوجا۔ خوبون کے درپے کیون پڑا ہے۔

شعر۔ جو پیراہن کے عزیز مصر سے طلب کرتا ہے۔ وہ فرصت کا دامن ہے جو ہاتہ سے چہوڑ دیا ہے۔

شعر۔ جس چیز کو تو درہم برہم کر کے رکہے گا وہ تیرے لئے وبال ہے۔ دست اختیار کے سوا برہم کر کے رکہا ہے۔

شعر۔ اگر سلیمان وقت بہی ہوگیا تو آخر چیونٹیون کا خوراک ہوگا۔ اگرچہ رستم دستان بہی ہوگیا ہے تو آخر زال ہوجائے گا۔

شعر۔ آسیائے فلک تو تیرے واسطے سرگردان ہے۔ تو روزی کے فکر مین کیون پریشان ہوگیا ہے۔

شعر۔ اے صائب خدا کے رحم وکرم وعفو کے سامنے وہ گناہ کم ہے جسکے کئے سے تو پریشان ہوگیا ہے۔

شعر۔ تو پشیمانی سے غافل مت ہو کیونکہ بازپرس کے دن ہر ایک دانہ جو افسوس سے بند رکہا ہے تیرے لئے برگ عیش ہے۔

شعر۔ ہماری جماعت مین کسی کو گہر کا غم نہین ہے۔ ریگ روان کی طرح ہمارا قافلہ روانہ ہے۔

شعر۔ ناموافق دوستون سے جلد دل کو پہیر لے۔ اور زمانہ کے اوضاع واطوار کی ناسازی سے خوش رہ۔

شعر۔ اے صائب جبتک گریبان مین سر نہ ڈالے گا تو ہرگز دریا سے گوہر سعادت نہ لیجائے گا۔

شعر۔ اے شخص تو عمارت کے کامون کے سبب دل سے غافل ہوگیا ہے۔ مگر تو اس سنگ خاموش گہر کے حملے سے غافل ہوگیا ہے۔

شعر۔ تو یہ دونون عالم کے بیچ مین ایک کہنہ دیوار کی طرح ہے۔ تو جسطرف مایل ہوگا اسی طرف گریگا۔

شعر۔ اگر تو آتش جیسے زبان کے سبب شمع محفل ہوگیا ہے تو یہ نادیدہ لوگ تجھکو چشم شور کے حوالہ کرینگے۔

شعر۔ توبہ کرنے سے نفس کی سرکشی اور زیادہ ہوتی ہے۔ گردن مین زنجیر ڈالنے سے کتے کی پکڑ اور زیادہ ہوتی ہے۔

شعر۔ سطر شماری سے خدا کا راستہ نہین ملسکتا۔ جنگل مین راستہ سے بڑھکر راہ نما کی زیادہ ضرورت ہے۔

شعر۔ جس شخص کو پیدل حج میسر نہو اسکے لئے یہی بہتر ہے کہ لوٹ جاے اور دل درویش کا طواف کرے۔

شعر۔ جو شخص زندگی مین قصداً اپنے کو مردہ (جیسا عکسِ نفس) بناتا ہے اسکو موت سے تند کرر کا مزہ ملتا ہے۔

شعر۔ اگر تو حسن خدمت پامال ہونا نہین چاہتا۔ تو مہمان کے جاتے وقت پاؤن کے سامنے اپنی جوتی مت رکھہ۔

شعر۔ اگر عام لوگون کا بدن کہانے سے موٹا ہے۔ تو سخی کا بدن کہلانے سے موٹا ہوتا ہے۔

شعر۔ جو شخص زمانہ مین دو ہفتہ مین موٹا ہوتا ہے تو اسکو چشم شور سے بدر کی طرح لاغر بنا دیتے ہین۔

شعر۔ اگر زمانہ کا انقلاب نہوتا تو کون فقر و فاقہ سے خوش ہوتا۔

شعر۔ پیران غافل کی غفلت کے لئے کسی سبب کی ضرورت نہین۔ صبح کے وقت کی نیند فسانہ گوئی کے احسان سے فارغ ہے۔

شعر۔ جلد سیر ہونے پر پاؤن کا گواہ قایم ہو جاے گا۔ مہمان جاتے وقت تو پاؤن کے نیچے جوتی مت رکھہ۔

شعر۔ نازک خیالون کے وقت صحبت کا لحاظ رکھہ۔ ارباب معنی کے خلوت مین بے طلب مت جا۔

شعر- اہل حق کی مزار سے دولت آخرت کے سوا مت چاہ دنیا ترک کئے ہوئے
ون سے ہرگز دنیا مت چاہ-
شعر- جو شخص لباس کا پابند ہو وہ صورت دیبا کی طرح ہے- اگر تو ہوشمند ہے صورت
دیبا سے سمجھ کی باتیں مت چاہ-
شعر- اے شمع تیری آتش حسن کا ایک شعلہ طور ہے- نام تیری زلف کے پیچوں
سے زنجیر خانہ ہے-
شعر- مرادوں کے سینکڑوں نقش کا آئینہ سادہ لوحی ہے + تونے تو سینکڑوں نقش سے
ین کی طرح ایک نام کے ساتھ موافقت کی ہے-
خلاصہ- آرزوؤں کی کثرت سادہ لوحی کی علامت ہے- چاہیئے کہ سب تمنائیں چھوڑکر
ینہ کی طرح ایک آرزو کے نام پر قناعت کرے-
شعر- جب قلم سے تازہ کلام نکلتا ہے تو بیقدر ہوتا ہے- اس یوسف کی طرح جس کو
کنوئیں کے کنارہ پر بیچا-
خلاصہ- کنوئیں سے نکلنے کے بعد حضرت یوسف کے کمالات ظاہر ہوتے تو نہ بکتے-
طرح قلم سے نکلنے کے بعد کلام کی سخنگوئی ثابت ہوتی ہے اسوقت اوسکی قدر ہوتی ہے-
شعر- تیرا منہ کیوں سیاہ نہو کیونکہ تو نے نگینہ کی طرح صرف نام کے واسطے اپنی ذات
ہموار بنایا ہے-
شعر- تو اپنی باگ سرخ شراب کے ہاتھ میں مت دے- کیونکہ تو سوار ہے اور یہ گھوڑا
سرکش ہے-
خلاصہ- تو شراب پی کر بے قابو مت ہو جا کیونکہ یہ سرخ رنگ کا سرکش گھوڑا تجھکو
مین پر نہ پٹکے-
شعر- جب آنکھ سے آنسو جاری ہو گئے تو دعا کے واسطے تیار ہو جا- کیونکہ نم کاغذ
پر کا نقش جلد بیٹھتا ہے-
خلاصہ- گریہ وزاری قلبی صداقت کے اثر کو ثابت کرتی ہے-
شعر- اگر راہ رو آفتاب کی طرح آسمان کے اطراف چکر لگاتا رہے تو اسوقت تک
جہاں دیدہ نہو گا کہ جبتک اپنے اطراف چکر نہ لگا دے-

خلاصہ - اپنی حقیقت سے ناواقف رہکر جہان گردی سے تجربہ کار نہیں ہو سکتا۔
شعر - منزل کی دوری فکر رنگین کی مانع نہیں ہو سکتی۔ حنارات کو خواب دیدہ آدمی کے پاؤن کے ساتھہ ہندوستان کو جاتی ہے۔
خلاصہ - فکر کے رسا ہونے مین کوئی چیز مانع نہین ہو سکتی۔
شعر - جس شخص نے ایک مصرع کے واسطے عمر بھر سرو کی طرح پیچ و تاب کھایا ہے۔ آ
صائب آسانی کے ساتھہ موزونی طبع کے ساتھہ مشہور نہ ہو سکے گا۔
خلاصہ - طبع موزون کے ساتھہ مشہور ہونے کے لئے بہت مصیبتین اوٹھانی پڑتی ہین
شعر - تو خدا کے سوا غیر خدا کے سامنے کمربستہ ہے پس تو زنار بستہ ہے ضرور اس کو پارہ پارہ کر۔
خلاصہ - خدا کی اطاعت پر غیر کی اطاعت کو ترجیح نہ دینی چاہیئے۔
شعر - تو نے جو کچھ باندھ کے رکھا ہے اگر اسکو کھولدین تو ہر مژگان رشک سے سیکڑون قافلے جاری کردے گا۔
خلاصہ - اگر قضا و قدر تیرے پنہان کام ظاہر کردین تو کثرت سے روتا رہے گا۔
شعر - اے صائب اپنی عمر کے اوراق سیاہ کرنے کے سوا پھر تو نے گفتگو کے کس طرف کو بند کیا ہے۔
خلاصہ - تو بیکار عمر ضائع کرنے کے سوا گفتگو سے کیا فایدہ اٹھایا ہے۔
شعر - زمین حادثون کا سیلابگاہ ہے اس ویرانہ مین عمارت کی بنیاد مت ڈال۔
شعر - اس پُر پیچ زمانہ کے تکلف لے دوستون کو ایک دوسرے سے جدا کر دیا ہے۔

ردیف یاء تحتانی

شعر - سکار ہائے عمارت مین کب تک تو زندگی کو ضائع کرتا ہے۔ بیکار ہو گیا کب تک تو مکان کا ساز و سامان کرتا ہے۔
شعر - اگر گھاس کی جگہ زعفران کی کشت بھی کرے گا۔ آخر کار یہ گھر ماتم سرا ہو جائینگے
خلاصہ - دنیا کے تمام تکلفات آخر کار نیست و نابود ہو جائینگے۔
شعر - اگر زندگی کی ہر سانس کو بیکار کام میں صرف کرے گا تو کل قیامت مین ندامت

حضور مین فریاد خواہ ہو جاوے گی۔

خلاصہ۔ دنیا مین زندگی کی ہر سانس کو بیکار کہونا قیامت مین باعث وبال جان ہے

شعر۔ اگر تو کسی عاجز آدمی کے بچاؤ کے لئے اپنے ہاتھ کو سپر بنائے گا تو کل خورشید قیامت تیرے واسطے چتر ہو جائے گا۔

خلاصہ۔ عاجز آدمی کی دستگیری۔ آفتاب قیامت کی تیزی کو دہیمی کر دیتی ہے۔

شعر۔ جب خاموشی کا جام دلفروز بہتہ تو ہم مین اور خاموشی کا دایمی عیش ہے۔

خلاصہ۔ خاموشی نہایت ہی عمدہ چیز ہے۔

شعر۔ جب خاموشی کے بام پر چڑہے گا۔ تو گفتگو کی پستی معلوم ہو جائے گی۔

خلاصہ۔ خاموشی [illegible]

شعر۔ اگر [illegible] رکہتا ہے تو [illegible] چہوڑ دے۔ اگر [illegible]

خلاصہ۔ اگر [illegible]

شعر۔ اگر [illegible] کی طرح قطرے [illegible] تو [illegible]

خلاصہ۔ اگر فائدہ بخش چیز رکہتا ہے تو لوگون کو اسکے فائدہ سے محروم مت رکہہ۔

شعر۔ اگر گہر مین [illegible] رکہتا ہے تو چراغ کی روشنی [illegible]

خلاصہ۔ اگر چشم بینا موجود ہو تو ناجایز آمیزش سے پرہیز کر۔

شعر۔ اگر فقر مین آرام کی نیند سونا چاہتا ہے تو آدہی رات کو بیدار رہ۔

شعر۔ اگر جلد پہنچنا چاہتا ہے تو سوچ سمجہکر اپنا قدم رکہہ۔

شعر۔ اگر فتح یاب کی خواہش ہے تو لوگون کے منہ پر صحبت کا دروازہ بند کر۔

خلاصہ۔ اگر خاطر جمعی حاصل کرنا چاہتا ہے تو لوگون سے میل جول کم کردے

شعر۔ اگر بیحساب نعمت رکہتا ہے تو نعمت افشانی دیکہہ سمجہ کے کر۔

شعر۔ اگر اپنی گرہ مین خالص مشک ہے تو نافہ کی طرح اظہار کی ضرورت نہین۔

خلاصہ۔ مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار گوید۔

شعر۔ اگر رشتہ کی طرح پیچ و تاب رکہتا ہے تو موتی اپنی آنکہہ پر تجہکو جگہ دیگا۔

شعر۔ اگر آفتاب کی طرف پیٹہ رکہتا ہے تو ہر جگہ تو اپنے سایہ کا پیرو ہے۔

خلاصہ۔ ہدایت سے منہ پہیرنے والا ضلالت کا پیرو بنجاتا ہے۔

شعر۔ اے صائب اگر جوانی کی آرزو ہے تو پرانی شراب کو چھوڑ دے۔
خلاصہ۔ اگر جوانی کی خواہش ہے تو تمام خیالات بھی جوان ہونا چاہیئے۔
شعر۔ اگر صبح کی ہوا مہربان ہوتی تو پھولون کی بوسے میرا قفس رشک گلستان ہوتا۔
شعر۔ اگر دنیا کی ہر چیز میرے موافق ہوتی تو میرا گھر میرے لیے قیدخانہ ہوتا۔
شعر۔ اگر حضور اس تنگ و تاریک جگہ ہوتے تو نفس کا گھوڑا بے لگام ہوکر بھاگتا
خلاصہ (حضور کی توجہ سے رام ہو جاتا ہے)۔
شعر۔ اگر پوشیدہ کوئی کارفرما نہوتا۔ جیسا کہ تو چاہتا جہان ویسا ہی ہوتا۔
خلاصہ۔ ہماری حسب خواہش جہان کا انتظام نہونے سے پتہ چلتا ہے کہ کوئی پوشیدہ منتظم اور ہے۔
شعر۔ جب تک کہ تو شانہ جیسے چاک شدہ دل کو مہیا نہ کرے گا۔ وہ زلف چلیپا کے پنجہ سے پنجہ نہ کرسکے گا۔ (چلیپا معرب صلیب کا ہے بہ معنی سولی اور صلیب وہ سولی سے مراد ہے جسپر نصاریٰ کے اعتقاد کے موافق حضرت عیسیٰ چڑھائے گئے تھے اسکی شکل یہ ہے + یہان زلف سے وہ زلف مراد ہے جسکے بال بکھرے ہوئے ہون یا جس زلف کے کئی کئی گوشہ ہون)۔
خلاصہ۔ پریشان دل جب تک مطمئن نہ ہو وہ زلف پریشان کے مقابل نہیں آسکتا
شعر۔ عبرت کے قیمتی موتیون کی لڑی کو خبردار کہیں بازی مین ضائع نکرنا۔
خلاصہ۔ عمر کے قیمتی اوقات کو عبرت گیری کے سوا کھیل و تماشہ مین صرف نہ کرنا۔
شعر۔ اگر سادہ دلی سے بے موقع نہ ہنسے گا تو چکور کی طرح شاہین حوادث کا لقمہ نہوگا۔ (شاہین شکاری پرندون مین ایک پرندہ کا نام ہے)
خلاصہ۔ بے موقع ہنسی دنیا کے مصائب مین مبتلا کرتی ہے۔
شعر۔ اگر راستی کے خیال سے اپنے سینہ کو چاک کرے گا۔ صبح کا فیض اپنے پاک نفس سے حاصل کرے گا۔
خلاصہ۔ اگر راستی اختیار کرنے سے تیرا سینہ وسیع ہوجائے گا تو تو اپنے ہی نفس سے فیضان حاصل کرے گا۔
شعر۔ جس نیش خار کو تو اپنے ابلہ کے پانی سے تر و تازہ رکھے گا وہ قیامت مین گل بیخار ہوکر نکلیگا۔

شعر۔ اگر تو دنیا مین دشمنون سے صلح و مدارا کرے گا۔ تو اس کا نتیجہ قیامت مین تیری حق مین سفید ظاہر ہوگا۔

شعر۔ اگر تو غنچہ کی طرح غم آلودہ دل پر صبر کرے گا تو تیرے دل کا ہر پارہ عیش و نشاط کا برگ ہو جائے گا۔

خلاصہ۔ غم آلودہ دل کے ساتھ موافقت کرنا حصول عیش و نشاط کا باعث ہے۔

شعر۔ اگر تو آئینہ کی طرح دامان نظر کو پاک کرے گا تو بے حجاب حسین و جمیل لوگ تیری درگاہ مین آئین گے۔

خلاصہ۔ اگر تو اپنی نظر کو پاک و صاف رکھے گا تو خوبان جہان کے دیدار سے تو محروم نہ رہے گا۔ یعنے۔ مناظر رموز قدرت اور مقامات تقرب مولائی کی سیر تجھکو نصیب ہوگی۔

شعر۔ اس روز تجھکو باردار درخت کہہ سکینگے۔ کہ تو جس کی طرف سے پتھر کھا دی اسکے عوض مین اسکو پھل دیوے۔

خلاصہ۔ وہی شخص جوانمرد ہے کہ برائی کرنے والے کے ساتھ بھلائی کرتا ہے۔

شعر۔ جس زہر کو تو چکھ نہین سکتا دوسرے کو بھی مت چکا۔ کیونکہ ہر دم مکافات کا جام دور کرنے سے باز نہین آتا۔

خلاصہ۔ نیکی بدی دیکھہ سمجھہ کے کر۔ کیونکہ ہر ایک کا عوض ضرور ملتا ہے۔

شعر۔ اگر تو خستہ دلون کی ہمدردی نہین کرتا ہے تو خیر اونہین تکلیف اور نقصان مت پہونچا۔

شعر۔ اسکے ہاتھہ سے غبار دھو سکے گا یا نہین۔ اس بات کی تو پروا نہین۔ پھر سوتی کے منہ پر سے تیمی کی گرد کیا دھو سکے گا۔

خلاصہ۔ ایک ادنے کام کے انجام دینے کی جب تجھکو پروا نہین۔ تو تو اعلے کام کیا کر سکے گا۔

شعر۔ تو اپنی زندگی اور دوسرے کی موت سے کیون خوش ہے کیونکہ تمہون کے جہڑنے مین ایک دم سے زیادہ تقدیم و تاخیر نہین ہے۔

خلاصہ۔ موت سے کوئی بھی نہین چھوٹتا۔ یکے امروز دیگرے فردا۔

شعر۔ اے صاحب جان و دل و لدار کے پیچھے روانہ ہین۔ تو اس بات سے ہوشیار رہ کہ

اس قافلہ کے پیچھے نہ رہے۔

خلاصہ۔ جب ہوش وحواس وجان ودل سب رخصت ہو رہے ہین تو ہم کو بھی انکے پیچھے پیچھے جانا چاہئیے۔

شعر۔ اگر درویشی ظاہر مین خراب ہے لیکن گنج کے وصال سے درویش ہی کامیاب ہوتا ہے۔

خلاصہ۔ درویشی ظاہر مین خراب معلوم ہوتی ہے۔ لیکن باطن مین اسکی خوبیان اچھی ہین

شعر۔ اگرچہ درویشی گلاب کی طرح تلخ معلوم ہوتی ہے لیکن اُس عالم کے دردسر سے تجکو وہی نجات بخشتی ہے۔

خلاصہ۔ دنیا مین درویشی ناگوار معلوم ہوتی ہے۔ لیکن آخرت کی تکالیف سے وہی نجات بخشتی ہے۔

شعر۔ اس لئے درویش ہمیشہ تازہ رو ہے۔ کہ درویشی کی نہر دریا سے متصل ہے۔

خلاصہ۔ درویش اسواسطے ہمیشہ تازہ رو رہتا ہے کہ اسکو بحر وحدت سے تعلق ہے۔

شعر۔ کسی درویشی کے گوشہ نشینون کا چراغ۔ حوادث کے طوفان سے خاموش نہین ہوتا

شعر۔ ہوشیار رہ کیونکہ فقیرون نے ہاے وہوے درویشی کا حلقہ آسمان کے کان مین ڈال دیا ہے۔

خلاصہ۔ درویشون کی وہ شان ہے کہ زمین وآسمان اسکے تابع فرمان ہین۔

شعر۔ درویشون کا سبو اس دریا سے جسمین حضرت نوح کی کشتی پر خطر رہتی ہے صحیح وسالم نکل آتا ہے۔

خلاصہ۔ درویشون کو دنیا کی کوئی چیز نقصان نہین پہونچا سکتی۔

شعر۔ جو شخص درویشی کی آبرو کی حفاظت کرتا ہے وہ جہان پاؤن رکھتا ہے خضر جیسا سرسبز ہوتا ہے۔

خلاصہ۔ درویشی کی آبرو کی حفاظت ہر جگہ سرسبز رہنے کا باعث ہے۔

شعر۔ زرین جام سے ایسی شراب کی امید مت رکھہ جس مین دردسر نہو۔ کیونکہ ایسی شراب تو درویشی کے کدو مین ہوا کرتی ہے۔

خلاصہ۔ دنیا کا مال وجاہ موجب وبال ہے اور ان سے آزاد درویش خوش حال ہے۔

شعر۔ جب تو فقیر ہو گیا تو دونون جہان سے ہاتھ دہو۔ کیونکہ فقیری کے طریقہ مین درویشی کا

وضو یہی ہے۔

خلاصہ۔ تارک الدنیا ہونا فقیروں کا وضو ہے۔

شعر۔ تو نامراد نہین ہے اس لئے اپنے مقصد کو نہین پہنچا ہے ورنہ درویشی کی گلی مرادون کی زمین ہے۔

خلاصہ۔ درویشی کی گلی مین قدم رکھنا بامراد ہونے کی دلیل ہے۔

شعر۔ اے مطرب جس محفل مین درویشی کی بابت گفتگو ہو وہان صائب کی یہہ تازہ غزل پڑھ۔

شعر۔ درویشی کے جہان مین فرش حضوری ہے۔ میرا سر نیاز اور آستان درویشی ہے

خلاصہ۔ درویشون کی خدمت مین حاضر ہوکر سر نیاز آستان درویشی پر رکھنا باعث فخر ہے۔

شعر۔ جو شخص درویشی کے دارالامن مین پہونچا۔ اس نے دوران انقلاب سے پروانۂ نجات حاصل کیا۔

خلاصہ۔ درویشون کی خدمت مین حاضر ہونا دنیوی انقلاب سے محفوظ رکھتا ہے۔

شعر۔ بے سامان لوگ موسم خزان کے پت جھڑی سے محفوظ ہین۔ درویشی کی بہار و خزان ایک ہوا سے وابستہ ہے۔

خلاصہ۔ دنیا مین بے سامان لوگ اچھے ہین۔ کیونکہ ان کی اچھی اور بری حالت خدا واحد کی طرف سے ہے۔

شعر۔ اگر درویشی کی استخوان ٹوٹ جاتی ہے تو اسکو تسلیم کی مومیائی سے باندھتے ہین۔

خلاصہ۔ اگر درویش کی حالت شکستہ ہوجاتی ہے تو خدا کی طرف سے سمجھکر اسکو تسلیم کرتے ہین۔

شعر۔ اگر دانہ کی طرح چکی کے دہن مین گرجائے تو درویش زبان حرف شکایت سے آلودہ نہین کرتا۔

خلاصہ۔ درویش سخت مصائب کا متحمل ہوکر حرف شکایت زبان پر نہین لاتا۔

شعر۔ درویشی کے قافلہ کو نگہبان کی کیا ضرورت ہے کیونکہ بے سرانجامی کا بدرقہ کافی ہے (بدرقہ قافلہ کے پیشرو کو کہتے ہین)

خلاصہ۔ درویشون کی درویشی و بے سرانجامی انکے محافظ و بدرقہ ہین۔

شعر۔ اگرچہ گفتگو سے ہر شخص کا حال معلوم کر سکے گا۔ لیکن خاموشی درویشی کا ترجمان ہے۔

خلاصہ۔ ہر شخص کا اچھا یا برا اس کی تقریر سے معلوم ہو سکتا ہے۔ لیکن فقیری کا کمال خاموشی ہے۔

شعر۔ اگر خاندان درویشی سیاہ ہو تو وہ سیاہی ایسی ہے جسمین آب حیات موجود ہے۔

خلاصہ۔ درویشون کی خاندانی سیاہی بھی کمال سے خالی نہین ہے۔ جیسا ظلمت مین آب حیات۔

شعر۔ اگر درویشی پاسبان جہان کا نگہبان نہو تو جہان اس گلہ کی طرح ہے جس کا چرواہا نہ ہو۔

خلاصہ۔ اگر درویشون کی پاسبانی جہان سے اُٹھہ جائے تو جہان معرض ہلاکت مین پڑے۔

شعر۔ اے صاحب درویشی عالی مکان کی ہمت کے نظر کرتے آسمان ایک سبزہ خوابیدہ ہے

خلاصہ۔ درویشون کی عالی ہمتی کے مقابلہ مین آسمان منکسر الحال ہے۔

شعر۔ درویشی سراسے قدم باہر مت رکہہ۔ کیونکہ درویشون کا بوریا ارگنج ہے۔

خلاصہ۔ درویشون کا مقام مخزن کمالات ہے۔ اسے چہوڑ کر باہر نہ جانا چاہیئے۔

شعر۔ جہان خزانہ ہو وہان ایک طلسمی سانپ بنایا جاتا ہے۔ تاکہ غیر کا قبضہ اسپر نہو۔

شعر۔ اگر حادثون کے سیلاب سے جہان ویران ہوجائے تو ممکن ہے۔ مگر درویشی کی بنیاد خلل پذیر نہین ہو سکتی۔

خلاصہ۔ دنیا کے حادثون سے اہل دنیا کو نقصان پہنچتا ہے۔ درویش لوگ اس سے محفوظ رہ سکتے ہین۔ درویشی عصا میان سے نہ نکلے تک تیغ وسنان کی زبان درازی ہے۔ نکلے بعد کچہہ بہی نہین۔

شعر۔ دست سوال ایک مانگنے لعل کا نمونہ ہے ورنہ درویشی کا پاؤن تو خزانہ کے سر پر ہے

خلاصہ۔ اگرچہ بظاہر درویش تہیدست نظر آتے ہین مگر در باطن تمام خزائین ان کے قبضہ مین ہین۔

شعر۔ اس جہان مین جس شخص کے کام مین گرہ پڑ جائے۔ اسکی عقدہ کشائی درویشون کی دعا کے ہاتہہ سے ہوگی۔

خلاصہ۔ درویشون کی دعا سے لاینحل امور حل ہوجاتے ہین۔

شعر۔ اگرچہ جنت مین بہت سارے دلچسپ مقامات ہین۔ مگر رضائے درویشی کے مقام

نہین پہونچتے۔

خلاصۂ۔ درویشون کا درجہ جنت کے درجون سے اعلیٰ و ارفع ہے۔

شعر۔ فقر کا ہما جس شخص کی طرف توجہ کرتا ہے وہ کامل ہو جاتا ہے۔ ورنہ کوئی سر درویشی کی ہوا سے خالی نہین ہے۔

خلاصۂ۔ درویشی کی ہوا سے تو کوئی خالی نہین ہے مگر فقر کے کمال سے خاص خاص لوگ بہرہ مند ہین۔

شعر۔ مہر کے موافق محضر کا اعتبار ہوتا ہے۔ درویشی قبا کو پینبہ سے شرم و عار نہین ہے۔

خلاصۂ۔ جیسا کہ محضر کی شان مہرون سے ہے ویسا ہی قبائے درویشی کی شان پیوندون سے ہے۔

شعر۔ جو شخص درویشی کا سرمہ آنکھ مین لگاتا ہے۔ اشک کے دو قطرون کی طرح دونون عالم اسکی نظر سے گر جاتے ہین۔

خلاصۂ۔ جو شخص درویشی اختیار کرتا ہے اسکو دونون عالم کی پروا نہین۔

شعر۔ اے صائب مرکز کی طرح اس حلقہ سے قدم باہر مت رکھ۔ کیونکہ آواز درویشی دل مین وجد پیدا کرتی ہے۔

خلاصۂ۔ درویشی کا حلقہ چھوڑ کر نہ جانا چاہیے۔ کیونکہ درویشی جذبات سے دل کھنچا جاتا ہے

شعر۔ درویشی کے دار القرار مین قرار پکڑ۔ کیونکہ درویشی کے شہر مین انقلاب نہین ہے

خلاصۂ۔ درویشون کا حلقہ سکون اور اطمینان کا مقام ہے

شعر۔ فقیری کی گردون سے رحمت کے نظر کرنے۔ زمین کی طرف مائل ہونے والا بلند آفتاب ایک پیدل ہے۔

خلاصۂ۔ درویشی کی عالی ہمتی کے مقابلہ مین آفتاب ایک افتادہ پیدل ہے۔

شعر۔ جس شخص کے چہرہ پر درویشی کا غبار جم جاتا ہے۔ ابر رحمت اپنے شفقت کے دامن اسکو پاک کرتا ہے۔

خلاصۂ۔ درویش مورد رحمت الٰہی ہوا کرتا ہے۔

شعر۔ آب گوہر کی طرح ہمیشہ ایک حالت پر رہتی ہے۔ درویشی کی نہر مین جزر و مد نہین ہے۔

خلاصۂ۔ کم ویشی کے عیب سے درویشی مبرا ہے۔

شعر۔ درویشی کی ٹکسال مین وہی شخص آسکتا ہے۔ جسکی پیشانی پر جوانمردی کا سکہ ہو۔

خلاصہ۔ درویشون کے حلقہ مین وہی شخص داخل ہوسکتا ہے۔ جس سے آثار درویشی نمایان ہون

شعر۔ تو جلدی مت کر کیونکہ کرم الہی کے خزانچیون کے سبب قیامت کے روز درویشی کا کسب کرنے والا کیسے درجہ پر پہونچے گا۔

شعر۔ درویشی کے بے غبار آئینہ مین نظر کرنے سے غبار آلودہ چہرہ صبح جیسی صفائی حاصل کریگا

خلاصہ۔ درویشون کی صورت دیکھنی رفع کدورت ظاہری و باطنی کا باعث ہے۔

شعر۔ دل کی روشنائی داغ کے روزن کے موافق ہے۔ وہی دل اچھا ہے جو درویشی کا داغدار ہو۔

خلاصہ۔ درویشی کا داغ نور باطن حصول کا ذریعہ ہے۔

شعر۔ جس شخص کے پاؤن مین درویشی کا کانٹا چبھا ہے۔ اسکے دامن کو گل بے خار سے بہر دین گے۔

خلاصہ۔ جس نے طریق درویشی اختیار کرنے سے ایذا پائی۔ وہ ارادہ کے موافق کامیاب رہے گا۔

خلاصہ۔ اے صاحب جب درویشی کی نگاہ اور چشم سے نہ چاہتے ہو تو اسکو لوگون کی غمخواری کی کیا حاجت ہے۔

شعر۔ تنہائی زلف کی طرح خدا کی توحید کی قائل ہے۔ دوئی کے پہلو مین شرک ہے ایک تنہائی بے نظیر چیز ہے۔

خلاصہ۔ الف کی طرح تنہائی ہی توحید خدا پر دلالت کرتی ہے۔ اور دوئی مین شرک کی آمیزش ہے۔

شعر۔ تیرے ساتھی ذری سی تکلیف دیکھ کر تجھ سے منہ پھیر لینگے۔ لیکن تنہائی اگر تو اژدہا کے منہ ہی جانے تو تیرے ساتھ ہے۔

خلاصہ۔ تنہائی انسان کی ہر حال مین رفیق ہے۔

شعر۔ تنہائی بے پروائی کے اوج کی وہ خوش نشین ہے کہ جو خانگی کی طرح کسی باغ کے گرد نہین پھرتی۔

خلاصہ۔ تنہائی انسان کو اعلیٰ درجہ پر پہنچاتی ہے اور ذلیل التفات سے باز رکھتی ہے

شعر۔ اگرچہ ایک پر سے پرواز کرنا غیر ممکن ہے لیکن تنہائی عالم بالا پر سفر کر سکتی ہے

اے شخص تو بھی مجرد ہو جا۔

شعر۔ نافہ کی طرح صاحب بھی اپنا سر اپنے سے دور ڈال دیتا ہے۔ کیونکہ تنہائی اس صحرائے دنیا کی ایک بھاگی ہوئی ہرن ہے۔

خلاصہ۔ جو شخص تنہائی اختیار کرتا ہے۔ غزال وحشی کے نافہ کی طرح اپنا ساز وسامان جہاں جاتا ہے ڈالدیتا ہے۔

شعر۔ سینہ وہ باغ ہے کہ خاموشی سے گلزار ہو جاتا ہے۔ دل وہ چراغ ہے کہ خاموشی سے روشن ہو جاتا ہے۔

خلاصہ۔ خاموشی سے انسان کا دل باغ اور روشن چراغ ہو جاتا ہے۔

شعر۔ دنیا میں اکثر فتنہ گفتگو سے پیدا ہوتا ہے اور فتنہ کی جڑ خاموشی سے کٹجاتی ہے

شعر۔ اے شخص تو گفتگو کے لب مہر لگا بیٹھ (چپ رہو) کیونکہ جہان کی محفلوں میں خاموش رہنے کے سبب شمع بجھانے سے آسودہ ہے۔

خلاصہ۔ چونکہ شمع ہمیشہ خاموش رہتی ہے۔ اسواسطے بجھانے کی سرزنش سے آسودہ (اسی واسطے جو انسان خاموش رہے گا وہ ہلاکت سے محفوظ رہے گا۔)

شعر۔ جو دل باد حوادث کے مقابلہ میں شمع کی طرح ہے۔ وہ خاموشی کے سبب سے دامن کی آڑ میں محفوظ چراغ کی طرح ہو جاتا ہے۔

خلاصہ۔ خاموشی سے انسان دنیوی حوادث سے محفوظ رہتا ہے۔

شعر۔ اگر رخنہ دہن میں گفتگو سے مٹی پڑتی ہے تو خاموشی سے آدمی قلعہ آہنی ہو جاتا ہے۔

خلاصہ۔ گفتگو سے انسان معرض ہلاکت میں پڑتا ہے اور خاموشی کے سبب آفات سے مامون ومصئون رہتا ہے۔

شعر۔ مہر خاموشی کے سوا دنیا میں کوئی جام جم نہیں ہے۔ خاموشی سے عالم کا راز تجھ پر کھل جاتا ہے۔

خلاصہ۔ جام جم جمشید کا ایجاد ات کا ایک پیالہ ہے جس میں دنیا کا عام حال ظاہر ہو جاتا تھا۔ جس شخص کے منہ پر مہر خاموشی لگی ہے وہ شخص مثل جام جہان نما حقایق عالم کو ظاہر کرتا ہے۔

شعر۔ اے صاحب لوگ گفتگو سے رنجیدہ ہوتے ہین۔ ہم نے کسی کو نہ دیکھا کہ باوجود خاموش رہنے کے کسی نے اس سے دشمنی کی ہو۔

شعر۔ اے شخص خاموشی کے حصار سے قدم باہر مت رکھہ۔ کیونکہ امن کی نیند خاموشی کے شہر مین ہے۔

شعر۔ غنچہ کا منہ خاموش رہنے سے مشکبو ہوگیا + وہی لب اچھے ہین جن پر خاموشی کی مہر لگی ہوئی ہے۔

شعر۔ خاموشی کے کوہ وقار کی لنگراندازی کے مقابلے سخن مین اگرچہ متانت اور سنجیدگی ہے لیکن تب بھی بیکار ہے۔

خلاصہ۔ خاموشی مین جو تحمل و بردباری ہے وہ گفتگو مین نہین ہے۔

شعر۔ دور خاموشی کے آرام بخش سے نفس دل کی مسند پر تکیہ زدہ ہے۔

خلاصہ۔ دور خاموشی مین نفس اور دل مین اتفاق ہے۔

شعر۔ جو شخص خاموشی کے دار القرار مین داخل ہوا اس نے رد و قبول کے بھنور سے نجات پائی۔

خلاصہ۔ خاموشی انسان کو رد و قبول کے باہمی مخالفت سے محفوظ رکھتی ہے۔

شعر۔ ان کے گود مین سوئے ہوئے بچہ کی طرح۔ زبان خاموشی کے گود مین سوئی ہوئی ہے۔

شعر۔ جس گفتگو سے زبانون کی تلوارین جوہردار ہین۔ وہ خاموشی کے خوشگوار قدح مین گھاس کی طرح ہے۔

خلاصہ۔ وہ تقریر جس سے زبان کا جوہر ظاہر ہوتا ہے۔ وہ خاموشی کے مقابلہ مین ایک بیکار چیز ہے۔

شعر۔ بن سوراخ موتی کی قیمت شور و فریاد کرتی ہے۔ کہ خاموشی کا اعتبار گفتگو سے بڑھ کر ہے۔

خلاصہ۔ چونکہ گوہر ناسفتہ کی قیمت خاموشی سے بڑھ گئی تو معلوم ہوا کہ خاموشی کا اعتبار گفتگو سے زیادہ ہے۔

شعر۔ کسی نے دیکھا ہے کہ گرہ کشا کی طرف سے گرہ ہوتی ہے۔ میرا دل خاموشی کے

طریقہ سے کشادہ ہوگیا۔

خلاصہ۔ گفتگو سے دل میں گرہ پڑتی ہے اور خاموشی سے کھلتی ہے۔

شعر۔ اے صائب برگ۔ ریز زبان سے زیادہ خاموشی کی شاخسار مقصود کے میوہ سے بارور ہو جاتی ہے۔

خلاصہ۔ انسان جیسا کہ خاموشی سے کامیاب المرام ہوتا ہے گفتگو سے نہین ہوتا۔

شعر۔ بیخودی کے مقابلہ مین دونون جہان ایک قدم کے برابر ہین۔ اے شخص ہزارون مبارک قدم خضر بیخودی پر سے فدا ہین۔

خلاصہ۔ بیخودی کی وسعت کو کسی چیز کی وسعت نہین پہونچتی اور بیخودی دنیا کی ہر چیز سے اچھی ہے۔

شعر۔ جس شخص کی آنکھہ میدان بیخودی کی طرف مائل ہوتی ہے پھر اسکی نظر مین ملک سلیمان دیدہ مور معلوم ہوتا ہے۔

خلاصہ۔ جب کوئی شخص میدان بیخودی میں قدم رکھتا ہے دنیا کی ہر چیز اسکی نظر مین حقیر معلوم ہوتی ہے۔

شعر۔ تو آب و گل کی تنگ گلی مین بہت پھرتا رہا۔ چند روز میدان بیخودی مین گشت لگا

خلاصہ۔ تونے دنیا کی بہت سیر و تفریح کی۔ ذرا ملک بیخودی مین بھی سیر کر۔

شعر۔ اے صائب یہ نظم ملا کی کہی ہوئی غزل کا جواب۔ اے شخص دنیا کی سرداری اور سروری بیخودی کی خاک پا ہے۔

شعر۔ جو شخص کے دنیا مین افسوس کے دونون ہاتھہ باہم ملتا ہے وہ دونون ہاتھہ کو بیخ کے وقت توفیق کے بال و پر ہو جاتے ہین۔

خلاصہ۔ غلط کاری کے وقت افسوس کرنا موت کے وقت راہ خیر کی طرف ہدایت کا باعث ہے۔

شعر۔ اگر کوئی شخص گوشہ امن مین آرام پانا چاہتا ہے تو آب و گل والے جہان مین گوشہ دل کے سوا اور گوشہ نہیں ہے۔

خلاصہ۔ انسان کے لیے اسکے دل سے زیادہ کوئی دارالامن نہین ہے۔

شعر۔ کوئی شخص تن پروری کے خیال سے جس قدر تن موٹا کرتا ہے اسکا انجام شمع کی

شمع سوز وگداز ہے۔

خلاصہ۔ دنیا کی فریبی سے وہ شمع کی طرح لاغر رہتا ہے۔

شعر۔ اگر تونے لوگون کے دہن کو شہد سے شیرین نہ بنایا تو کوشش کر کہ بید کی طرح تیرے سایہ مین کوئی آرام پاوے۔

شعر۔ اے صائب اگر کوئی شخص اپنی ہمت کو متوجہ کرے تو پشت آسمان کو خاک آلودہ کر سکیگا

خلاصہ۔ ہمت سے بڑے سے بڑا کام آسان ہوجاتا ہے۔

شعر۔ تو چشم حریص کی طرح کب تک ہر طرف دیکھتا رہیگا۔ تو صاف دل ہوجا کیونکہ اپنے آئینہ مین اپنا منہ دیکھیگا۔

خلاصہ۔ صاف دل آدمی پر اسکے اچھے اور برے کام ظاہر ہوجاتے ہین۔

شعر۔ جبکہ اس حلقۂ چشم کو چشم سخنگو سمجھیگا اس روز یہ تیری بینائی کا جوہر کامل ہوجائیگا۔

خلاصہ۔ جب تک تیری آنکھ گویا نہ ہوگی۔ تیری بینائی مین نقصان ہے۔

شعر۔ جا ایک دست قضا کے خم چوگان کے مقابلہ مین گیند ہوجا۔ ورنہ آسمان کی طرح اپنے سر کو اسکے قدم پر دیکھیگا۔

شعر۔ جبکہ تو اپنے پوشیدہ اعمال کو ترازو مین دیکھیگا تو اس روز تیری شرم کی کشتی طوفان مین آئیگی

خلاصہ۔ یعنی قیامت مین جب انسان اپنے اعمال کو روبرو تلتے دیکھیگا بہت شرمندہ ہوگا

شعر۔ تو اس ویرانہ مین کیون لنگر انداز ہے۔ تو سیلاب کی راہ مین کیون سو رہا ہے۔

خلاصہ۔ دنیا مین ٹھیرنے کا کیون ارادہ کرتا ہے۔ دنیا سیلاب گاہ ہے یہان غفلت کی نیند کیون سوتا ہے۔

شعر۔ تیرے سفید شدہ بال قیامت کی صبح ہے۔ صبح کے وقت کیون سو رہا ہے۔

خلاصہ۔ موے سفید صبح قیامت کی دلیل ہے۔ پھر خواب غفلت کیون ہے۔

شعر۔ تیرے جرم بے حساب اور بے شمار ہین۔ پھر تو حساب سے کیون اندیشہ کرتا ہے۔

خلاصہ۔ اگر جرم حساب مین آسکتے تو حساب سے خوف تھا۔ جب بے حساب ہین خوف کیا ہے۔

شعر۔ دنیا مین خدا کے سوا جو کچھ ہے نقش موہوم ہے۔ پھر لوگون سے کیون حجاب کرتا ہے

خلاصہ۔ دنیا مین اگر حقیقی وجود ہے تو خدا کا ہے۔ پھر خدا کے سوا دوسرے سے حجاب کرنا کم فہمی کی دلیل ہے۔

شعر۔ کج تیر کی کجروی کمان دور نہین کرسکتی۔ پھر تو آسمان پر کیون عتاب کرتا ہے۔
خلاصہ۔ جسکی ذات مین جبلی کجی ہو۔ اسکو کوئی دور نہین کرسکتا۔
شعر۔ جب تک تو زندہ ہے افسوس کرنے ہی کو تا ہی مت کر کہ افسوس کے دانتون سے
لب کاٹنے کیلئے تیس دانت موجود ہین۔
خلاصہ۔ فضول اور بیکار کام کا مکافات افسوس و ندامت ہے۔
شعر۔ جہان تیری بداخلاقی سے ایک پر وحشت قیدخانہ ہے۔ ورنہ اخلاق حسنہ رکھنے سے
یہ جہان ایک باغ ہے۔
خلاصہ۔ حسن اخلاق کی بدولت لوگون کے پاس ہر دل عزیز ہوجائے گا۔
شعر۔ تنگدلون کی طرح پریشانی سے آزردہ مت ہو کیونکہ پریشانی کے سبب دل خدا سے
آگاہ ہوجاتا ہے۔
خلاصہ۔ پریشانی سے رنجیدہ نہونا چاہیئے کیونکہ پریشانی سے معرفت خدا حاصل ہوتی ہے
شعر۔ آئینہ جیسا دل پاکباز زاہد کے پاس تلاش کر کیونکہ اسکے جگر مین پریشانی کے
سبب آہ نہین ہے۔
خلاصہ۔ صفائی اور پاکی زاہد کے دل مین ہوا کرتی ہے۔ کیونکہ پریشانی کی بدولت اسکے
دل مین آہ و فغان کی کدورت نہین آتی۔
شعر۔ جس نے تجھکو راستہ دکھلایا وہی تو شہ دیگا۔ تو پریشانی کے سبب راہ مین خود فکرمند ہے
شعر۔ فقر کا یہی کمال کافی ہے کہ فقیر پریشانی کے سبب دشمن کی شور چشمی سے محفوظ ہے۔
شعر۔ دنیا مین اقامت کے واسطے کب تک سامان جمع کرے گا۔ غیر کی زمین مین کب تک
مضبوط جڑین گاڑے گا۔
خلاصہ۔ دنیا ہمیشہ رہنے کی جگہ نہین ہے۔ اس لئے حسب ضرورت یہان سامان اقامت
کا فکر کرنا چاہیئے۔
شعر۔ بڑھاپے مین دنیا کے دون کا مطلب فوت ہونے سے اپنے خمیدہ قد کو کب تک
حلقۂ ماتم بنائے گا۔
خلاصہ۔ بوڑھا ہونے کے بعد بھی دنیوی مطلب کے فوت سے کیون غم و الم مین مبتلا ہے۔
شعر۔ آب و دانہ کے فکر نے تجھکو حضور دل سے پھیرا۔ پھر حضرت آدم کی طرح گندم کے لئے

کب تک ترک جنت کرتا رہے گا۔

خلاصہ۔ آب و دانہ کا فکر حضور دل کے مانع ہوتا ہے۔

شعر۔ اگر تو اپنی سوزن کو رشتۂ مریم سے جدا کرے گا تو حضرت عیسیٰ کی طرح آسمان پر پرواز کر سکے گا۔

خلاصہ۔ جب دنیوی تعلقات کو قطع و برید کرے گا تو سبکبار ہو کر سیر و طیر کر سکے گا۔

شعر۔ اگر تو اپنے خون گرم کو اپنے داغ کے لئے مرہم بنائے گا۔ تو داغ لالہ کی طرح مرہم کا بوجھ اوٹھائے بغیر خشک ہو جائے گا۔

خلاصہ۔ اپنی تکلیف کو آپ دفع کرنا چاہیے۔ دوسرے کے احسان کا بار نہ اُٹھانا چاہئے۔

شعر۔ اگر عبادت کے واسطے کمان کی طرح اپنے قدم کو خم کرے گا تو تیری آستان راست کیشوں کا بوسہ گاہ ہو جائے گی۔

خلاصہ۔ اگر کمال عاجزی سے خمیدہ ہو کر عبادت کرے گا۔ تو راست پسند لوگ تیری آستان بوسی کرینگے۔

شعر۔ دل شکار کے سوا جس سے مشک کی بو آتی ہے۔ جہان میں جو شکار کرے گا اس سے خون کی بو آوے گی۔

خلاصہ۔ دنیا کے تمام شکاروں سے دل کا شکار نہایت پسندیدہ ہے۔

شعر۔ تو دلیل اور حجت سے جسکو ملزم بناتا ہے گویا ہانکے پکار کے اپنے واسطے دشمن پیدا کرتا ہے۔

خلاصہ۔ قانون کے رد سے کسی کو ملزم بنانا گویا اپنے واسطے دشمن پیدا کرنا ہے۔

شعر۔ اگر تو حاتم کی طرح راستی کے نقش سے دست چپ کے ساتھ صلح کرے گا۔ تو تیرے حرف پر کوئی انگشت نہ رکھے گا۔

خلاصہ۔ اگر تو راست مزاجی سے کج فہموں کے ساتھ صلح کرے گا تو تیرے اس عمل پر کوئی اعتراض نہ کرے گا۔

شعر۔ اے صائب اگر تو اپنے کاسۂ زانو کو جام جم بنا دے گا تو جہان کے تمام اسرار تجھ پر ظاہر ہو جاوینگے۔

خلاصہ۔ اگر تو سر جھکا کر غور و فکر کرے گا تو جہان کے حالات تجھکو معلوم ہو جائینگے۔

شعر۔ نقد وقت تہیلے تال دنیا مین صرف کرنا ہے۔ جب خدا کے کام کا ارادہ کرتا ہے تو آج کا کام کل پر ڈالتا ہے۔

خلاصہ۔ دنیا کے کام مین چست اور دین کے کام مین سست غور طلب امر ہے۔

شعر۔ اگر تو دنیا کی آسودگی سے اپنا ہاتھ خوب دہووے گا۔ حضرت عیسی کی طرح آفتاب کے ساتھ ایک کاسہ مین ہاتھ ڈالے گا۔

خلاصہ۔ اگر تو دنیا کی آسودگیون سے پاک وصاف ہوجاوے گا۔ تو حضرت عیسی کی طرح اعلی مرتبہ پر پہونچے گا۔

شعر۔ اگر تو آدہی آدہی رات کو آہ و فغان مین اپنے کو مصروف رکہے گا تو وہ آہ و فغان خوابگاہ لحد مین سنبل وریحان ہوجاوینگے۔

خلاصہ۔ دنیا مین آدہی رات کو آہ و فغان کرنا قبر مین عیش و آرام کا باعث ہے۔

شعر۔ صدف کی طرح قطرہ کو جلد اپنے مین لے لینا آسان ہے۔ لیکن تو اپنے قطرہ کو دریا بنانے کی کوشش کر۔

خلاصہ۔ دوسرے سے آپ فائدہ اوٹہانے کا خیال تو آسان ہے لیکن دوسرے کو فائدہ پہونچانے کی کوشش کرنی چاہئیے۔

شعر۔ گلشن دنیا مین غنچہ کی طرح بے موقع ہنسکر اپنے قصر وجود مین کب تک خنہ انداز ہوگا

خلاصہ۔ بے موقع ہنسی انسان کو معرض خوف وخطر مین ڈالتی ہے۔

شعر۔ اے صاحب اگر تو اپنے رزق کے لئے عالم بالا سے دریوزہ گری کرےگا تو وہ بدہ کی طرح تجہکو گنجینۂ عرگوہر بنادینگے۔

خلاصہ۔ اگر تو رزق کا بہروسہ خدا پر کرے گا۔ تو مالامال ہوجاوے گا۔

شعر۔ اگر تو غصہ کے وقت روبرو آئینہ رکہتا ہے تو غصہ در تیند دسے کی طرح اپنے سایہ سے ڈرتا رہے۔

خلاصہ۔ چونکہ غصہ نہایت بری چیز ہے۔ غصہ کے وقت انسان اپنے سایہ سے بہی ڈرتا رہے۔

شعر۔ بے تعلق ہوکر عبادت کرنی پسندیدہ ہے۔ استادگی کے سبب خیرالیسے سرد کو پروانۂ نجات دیا۔

خلاصۂ - بے تعلقی کا ہر کام مفید اور باعث امن و امان ہے۔

شعر - ہر شخص تواضع کے موافق سربلند ہوتا ہے۔ دیکھو قطرہ ناچیز افتادگی (عاجزی) کی بدولت گوہر ہو گیا۔

شعر - زندگی کا نتیجہ عزیزون کے داغ کے سوا کچھ نہین - مین حیران ہون کہ خضر زندگی سے کیا لذت اٹھا رہا ہے۔

شعر - موافق رفیقون کے بغیر پانی پینا بھی آسان نہین ہے۔ افسوس خضر بھی شرمندگی سے سبز ہو گیا ہے۔

خلاصۂ - موافق دوست نہونے پر دنیا کی ہر چیز ناگوار ہے۔

شعر - نازک مزاجون سے رونق دل مین گرانی پیدا ہوتی ہے - آب حیات سے آئینہ تاریک ہو جاتا ہے۔

خلاصۂ - نازک مزاج سبک پرواز لوگون کے ساتھ موافقت مشکل ہے اس لئے دل مین تکدر پیدا ہوتا ہے۔

شعر - بید مجنون نے تمام عمر مین سر کو بلند نہ کیا - کیونکہ بے حاصلی کا نتیجہ شرمندگی کے سوا نہ ہوگا۔

خلاصۂ - انسان وقت ضرورت فائدہ رسان رہے - اس کے خلاف عمل کرنے کا نتیجہ شرمندگی ہے۔

شعر - تکلف اور تصنع سے لوگون کی نظرون مین عزیز نہو سکے گا - (دیکھو) گوہر بیٹھہ صدف سے قیمت کو ساتھہ لاتا ہے۔

خلاصۂ - بناوٹ سے کمال حاصل نہین ہو سکتا - بلکہ وہ ایک فطرتی چیز ہے۔

شعر - اے صائب جب بارش ضرورت کے اندازہ سے زیادہ ہوگئی تو کشت امید کو جلا دیتی ہے۔

خلاصۂ - ہر چیز جب حد اعتدال سے تجاوز کرتی ہے - تو نقصان پہونچاتی ہے۔

شعر - جسم خالی کے مرشتے سے کیون رنجیدہ ہوتا ہے - اے افلاطون خم کے ٹوٹنے سے کیون غم کھاتا ہے۔

خلاصۂ - کتب تواریخ مین لکھا ہے جب افلاطون بہت بوڑھا ہوا تو ایک بہت بڑے

مشکے میں بیٹھا اور شاگردون نے استاد کی وصیت کے موافق مشکے کا سر مضبوط باندہ کے ایک غار مین رکھدیا

شعر۔ دنیا سے مرنا دوسرے عالم مین پیدا ہونے کا باعث ہے۔ اس لئے موت سے خوف کرنا بے سود بات ہے۔

شعر۔ اے شخص شراب سے اپنے رخسارون کو لالہ گون بنا رہا ہے۔ دل کی سیاہی سے غافل ہے اور خون مین غوطہ لگا رہا ہے۔

شعر۔ آسمان کے نیچے بے سامانی سے کیون غم کہاتا ہے (دیکھ) پنجرے مین رہنے والا مرغ پنجرے کے باہر سے روزی کہاتا ہے۔

خلاصہ۔ مقید اور آزاد دونون کو رزق رسان برابر روزی پہونچاتا ہے۔

شعر۔ یہ نشہ مین ایک دوسرے کے ساتھ گہٹاؤ اور بڑہاؤ کا اثر ہے تو جسقدر افیون کو کہاتا ہے۔ افیون بھی تجھکو کہاتی ہے۔

خلاصہ۔ دنیا کی ہر چیز مین ایک اعتبار سے فایدہ تو دوسرے اعتبار سے نقصان ہے۔

شعر۔ اے دور اندیش شخص اگر زاد آخرت کا فکر کرے گا۔ تو زندگی کا امن چین تجھکو قبر مین حاصل ہوگا۔

شعر۔ اگر لالچ ہاتھ کا حصار آستین سے بنادے گا۔ تو تیرا خالی کیسہ غنچہ کی طرح پر زر ہو جائیگا

خلاصہ۔ انسان ترک طمع سے مطمین اور غنی ہو جاتا ہے۔

شعر۔ اگر تو نگینہ کی طرح راستی کے ساتھ نقش کے ساتھ موافقت کرے گا۔ تو کوئی شخص تیرے حرف پر انگشت نہ رکھے گا۔

خلاصہ۔ اگر تو راستی اختیار کرے گا تو کوئی تیری عیب گیری نہ کرے گا۔

شعر۔ اگر تو چراغ چھوڑ کر چراغ آفرین کے ساتھ صلح کرے گا تو تیرا تاریک دل روشن ہو جائے گا۔

خلاصہ۔ اگر تو سبب کو چھوڑ کر سبب کو اختیار کرے گا تو تیرا دل منور ہو جائے گا۔

شعر۔ حضرت مسیح کی طرح تن کی چارپائی سے نیچے اُتر جا۔ تاکہ تجھکو فلک چہارم کی مسند ملجائے

خلاصہ۔ جسمانی بار ہلکا ہونے سے روحانی قوت کی بدولت اعلیٰ مرتبہ پر ترقی کریگا۔

شعر۔ اے صاحب اگر تو اپنی زبان کو گندمی بنادے گا۔ تو جس جگہ جاوے گا وہان تیرے واسطے پکی پکائی روٹی تیار ہے۔

شعر۔ تیغ زبان کا انجام سر کھونے کے سوا نہین ہے تو تو تیغ کب تک سرکشی کریگا۔

خلاصہ۔ چرب زبانی انسان کو معرض ہلاکت مین ڈالتی ہے۔

شعر۔ اہل درد سے خجالت کے سبب میرا رنگ پھیکا پڑ رہا ہے۔ اور یہ خجالت شکستہ زبانی سے غمازی کر رہی ہے۔

خلاصہ۔ اہل درد کو دیکھکر مین شرمندہ ہو رہا ہون اور یہ شرمندگی مجھکو رسوا کر رہی ہے۔

شعر۔ تو اپنے محفل مین سیاہ زبانون کو راستہ مت دے کیونکہ سخن سازی مین قلم کو یدطولیٰ حاصل ہے۔

خلاصہ۔ یدطولیٰ لمبا ہاتھ یعنے بڑا کمال۔

شعر۔ جو بے جگر آدمی تحمل کی مدد سے غصہ پر غالب نہو اسکو مرد نہ سمجھ۔

خلاصہ۔ جو شخص غصہ پر غالب ہے وہی مرد ہے۔

شعر۔ اقسام کی نعمتون سے کب تک دل کو سیاہ کرتا رہیگا کب تک زنگا مین آئینہ کو چھپاتا رہے گا۔

خلاصہ۔ اقسام کی نعمتون سے دل ایسا سیاہ ہوتا ہے جیسا کہ زنگار سے آئینہ۔

شعر۔ عاشق لوگ رو رو کر خون پیتے ہین۔ اور تو ایسا ظالم ہے کہ ہنس ہنس کر خون پیتا ہے۔

شعر۔ اگر تو عاریتی لباس پہنکر سربرہنہ ہو جائے گا۔ تو تلوار کی طرح تیرے ذاتی جوہر تیرا لباس ہو جائینگے۔

خلاصہ۔ جب عاریتی حجاب اٹھ جاتا ہے تو جوہر ذاتی ظاہر ہوتا ہے۔

شعر۔ بہت افسوس ہے کہ نابینائی کے راستہ مین بے خبر جہان کی مین نے کچھ بھی خبر نہ پائی۔

خلاصہ۔ افسوس کہ مین نے کورد لی آنکھ عالم کی کچھ بھی خبر نہ پائی۔

شعر۔ ایسی بہار مین کہ چرنے چگنے کا موسم پیش نظر ہے۔ مین نے شکستہ پری کے باعث اپنے ہی آشیانہ مین بسر کیا۔

خلاصہ۔ مین بہار کے زمانہ مین شکستہ حالی کے سبب اپنے گھر سے باہر نہ نکلا۔

شعر۔ دو ہفتہ کے نور سے ترقی مت کر کیونکہ ماہ نو کی عمر ایک دو ہفتہ مین ختم ہو جاتی ہے

خلاصہ۔ غیر کے سہارے سربلند ہونا افتادگی کی علامت ہے۔

شعر۔ کشادہ چشم ہونے کے سبب ایک چشم زدن کے اندر شبنم نے اپنے کو آفتاب کے پاس پہونچایا۔

خلاصہ۔ کشادہ چشمی اور بیداری کے باعث انسان عروج کرتا جاتا ہے۔

شعر۔ ایک دم مین سیاہ بادل جہان کو تاریک کر دیتا ہے۔ ایک ترش رو ایک جہان کے عیش کو تلخ بنا دیتا ہے۔

خلاصہ۔ جیسا کہ ابر سیاہ سے جہان تاریک ہو جاتا ہے اسی طرح ترش رو سے تمام جہان کا عیش تلخ ہو جاتا ہے۔

شعر۔ تنہائی کے سبب آواز کہین سے نہین نکلتی۔ جس راز سے ایک اور راز دار پیدا ہو جائے تو وہ جلد فاش ہو جاتا ہے۔

خلاصہ۔ جب تک راز ایک جگہ ہے وہ فاش نہین ہوتا۔ جب اوسکا دوسرا ایک اور راز دار ہوگیا تو وہ فاش ہو جاتا ہے۔

شعر۔ لطف خدا ہم سے دنیا سے دلی کو دریغ رکھتا ہے۔ ورنہ دنیا کو ہم سے کوئی دریغ نہین رکھ سکتا۔

خلاصہ۔ مصلحت آلہی اور مشیت ایزدی ہی پر ہر ایک کی کامیابی اور غیر کامیابی منحصر ہے۔

شعر۔ میرے ہر ایک بال سے راہ اجل کا نشان ظاہر ہوگیا۔ تو ایسا شوخ چشم کہ سفر کی کچھ پروا نہین۔

شعر۔ نماز مین ہزارون گم شدہ چیزون کو پا لیتا ہے۔ لیکن اسے بے خبر کبھی اپنے فکر مین توجہ نہین کرتا۔

خلاصہ۔ نماز مین ہزارون دوسرے خیالات پیدا ہوتے۔ مگر کیا کام کر رہا ہے اس بات کا تجھکو خیال نہین پیدا ہوتا۔

شعر۔ یہ پر شور عالم کا کب تک خیال کرے گا۔ شہد کی مکھی کے گھر مین کب تک ہاتھ ڈالے گا۔

خلاصہ۔ دنیا کا خیال کرنا ہی آفت مین مبتلا ہونا ہے۔

نظم۔ اے بے پروا آدمی کب تک تیری عمر خواب مین بسر ہوگی۔ قبر مین کام آنیکے قابل نیند تو محفوظ رکھہ۔

خلاصۂ۔ دنیا مین سب نیند صرف کر دیگا تو قبر مین بے چین رہے گا۔

نظم۔ اگر تیرے دروازہ پر سائل آوے تو غنیمت سمجھہ۔ کیونکہ یہ سائل تیری کل کی منزل کے واسطے ایک باربردار ہے۔

نظم۔ جسکی قسمت مین خدا کی روزی نہین ہے۔ وہ کاسۂ گدا کی طرح ہمیشہ گرسنہ چشم ہے

نظم۔ اگرچہ جسم کے اس تاریک جہان مین ہے مگر اس بات کی تلاش کر کہ باطن مین جہان سے فارغ رہے۔

نظم۔ اگر تجھکو شکرستان مین رہنے کا موقع حاصل نہین ہے۔ تو نَی کی طرح خوش نفسی سے لوگون کا وقت خوش رکھہ۔

خلاصۂ۔ اگر نیشکر کی طرح تجھہ سے شیرین کامی کی امید نہین تو شیرین مقالی سے لوگون کو خوش رکھہ۔

نظم۔ کب تک کمزوری سے کسی عصا کے دوش پر تکیہ کرے گا۔ اور یہ سُست بنیاد کو کوئی کب تک قایم رکھے گا۔

خلاصۂ۔ کمزور کا کمزور پر بھروسہ کرنا چندان قابل اعتبار نہین۔

نظم۔ بے نسبتون کی جمعیت پر کوئی بھروسہ نہین ہے۔ آب و آتش و ہوا کوئی کب تک پاس و لحاظ کرے گا۔

خلاصۂ۔ متضاد چیزون کا اجتماع قابل اعتماد نہین ہے۔

نظم۔ باوجود سو برس کی الفت کے عمر نے بیوفائی کی اور چلی گئی۔ پھر دنیا مین کوئی کس سے وفاداری کی امید رکھے گا۔

خلاصۂ۔ جس سے امید وفا تھی وہ بے وفا ثابت ہو تو دوسرے سے کیا امید ہے

نظم۔ بیچارگون کے دل کی تعمیر کو ناتمام مت چھوڑ اور مضبوط کام کر کیونکہ تو اپنی دیوار کی تعمیر مین ہے۔

خلاصۂ عاجزون کے حال کی اصلاح کرنا گویا اپنے حال کی اصلاح کرنا ہے۔

نظم۔ دوسرون کی پردہ پوشی گویا اپنے افعال کی پردہ پوشی ہے۔ دوسرون کے

عیب کو چھپانا گویا اپنے عیب کو چھپانا ہے۔
شعر۔ تو جس کو ٹھوکر مارتا ہے۔ گویا اپنے نصیبہ کو ٹھوکر مارتا ہے۔ تو جس شخص کا نگہدار ہے گویا اپنا نگہدار ہے۔
شعر۔ تو زمستان کے ایام کا فکر تو بہار میں کرتا ہے۔ تو اس قدر اپنے کام کے انجام سے کیوں غافل ہے۔
شعر۔ عارفوں نے مطربوں کے کنارے میں سر رکھ دیا ہے۔ تو بے وقوفی سے ابھی اپنے جبہ اور دستار کے فکر میں ہے۔
خلاصہ۔ عارف لوگ وجد و حال میں ہیں۔ تو ابھی اپنی آرائش میں مصروف ہے۔
شعر۔ کب تک کوئی جنگل کی خاک چھانتا رہے گا۔ اور کب تک کوئی بگولے کی طرح جنگل ناپتا رہے گا۔
شعر۔ جب کوچ سے پہلے کوئی تیار ہو جاتا ہے۔ تو مقام قافلہ کا حکم اس کے دل پر بار ہو جاتا ہے۔
خلاصہ۔ جب کوئی چلنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ تو ٹھہرنے کا نام اوسکو برا معلوم ہوتا ہے۔
شعر۔ اگر روشنی کے اعتبار سے کوئی ید بیضا بھی ہو جائے تو سیاہ دلوں کی آنکھ میں وہ صبح کاذب ہے۔
خلاصہ۔ سیاہ دل لوگ صبح صادق کو بھی صبح کاذب سمجھتے ہیں۔
شعر۔ خدا نے تو تیرے رزق کی برات آسمان پر لکھی ہے مگر تو زمین کے سیاہ کاسہ سے روٹی چاہتا ہے۔
خلاصہ۔ خدا نے تیرا رزق مہیا کر دیا ہے۔ اور ادھر ادھر بیجا تلاش میں ہے۔
شعر۔ تو رات دن زمین اور آسمان کی شکایت کرتا ہے۔ تو نے زمین کو کیا دیا ہے اور آسمان کیا چاہتا ہے۔
خلاصہ۔ جو دادو ستد کا مجاز نہیں اسکی نسبت شکایت بیکار ہے۔
شعر۔ سچی توبہ نجات کا باعث ہے تو شکستہ ناؤ میں دریا پر سے کیسے جاتا ہے۔
شعر۔ کیوں اسکی زنجیر زلف پر نظر نہیں کرتا۔ کیوں غیر محدود عالم کی طرف سفر نہیں کرتا۔

خلاصہ۔ جب تو ہر راہ کو دیکھے گا تو رہنما کی راہ دیکھ رہے گا۔ اور جب بغیر رہنما کے عالم کی طرف سفر کرے گا تو راہ کی ضرورت سے واقف ہو جائے گا۔

شعر۔ شب دراز گم شدہ مقصود کی ہجر میں ہے کیون آہ و فغان سے اپنے شب کو دراز نہین کرتا۔

خلاصہ۔ آہ و فغان کرنے والے کو شب دراز ایک عمدہ شکار ہے۔

شعر۔ اس سے زیادہ کونسا نقصان ہے کہ فصل بہار مین صدف کی طرح اپنے کنار کو مخزن گہر نہین بناتا۔

خلاصہ۔ فصل بہار مین بے برگ و نوا رہنا سخت نقصان کا باعث ہے۔

شعر۔ منت و احسان کا غبار درد سے زیادہ سخت ہے تو دوسرون کے صندل سے اپنے سر کے درد کو رفع نہ کرنا۔

خلاصہ۔ اپنے حاجت کے بار سے دوسرے کے احسان کا بار زیادہ گران ہوتا ہے

شعر۔ ایام گل مین کوئی کب تک گوشہ نشین رہے گا۔ ایسے بہار مین کوئی زیر زمین اسیر نہ رہے گا۔

شعر۔ اے صاف صاف ویک رنگی آئینہ کا دشمن ہے۔ بہتر تو یہی ہے کہ محبت اور آئینہ کے خیال سے کوئی فارغ رہے۔

خلاصہ۔ نفاق آمیز خیال سے آدمی کا محفوظ رہنا اچھا ہے۔

شعر۔ سرا اور منزل کے فکر اور غم مین کب تک رہے گا۔ عمر کا قافلہ تو گذر رہا ہے اور تو غافل ہے۔

خلاصہ۔ عمر گذر رہی ہے اور تو منزل و مکان کے فکر مین ہے۔

شعر۔ اگر تو راست خیالی سے دل کا ہمسفر رہے گا۔ تو پہلے ہی قدم پر کعبہ تیرے استقبال کو آئے گا۔

خلاصہ۔ دل کی ہمنشینی سے تو صاحب مرتبہ ہو جائے گا۔

شعر۔ گو دوسرے لوگ ظاہری آرایش مین کوشش کرتے ہین تو اس بات کی کوشش کر کہ اخلاق اچھے ہون۔

شعر۔ تن کی کشتی کو توڑ ڈال۔ اور اس پرخون دریا مین کب تک سیکڑون باطل خیالات کا

تختہ مشق بنا رہے گا۔

خلاصہ۔ تو باطل خیالات کا کب تک موا د بنا رہے گا۔

شعر۔ زمانہ میں بہت عبرتیں ہیں عبرت کی آنکھیں ہی بہت ساری ہوتیں تو اچھا تھا

شعر۔ اگر دو ہفتہ تک چاند کی طرح اپنے دل کو نہ گھٹا ویگا تو ماہ نو کی طرح کسی دل میں ناخن چبھا ؤ نہ سکا۔

خلاصہ۔ جب آپ اپنے کو کاہش سے محفوظ رکھے گا تو دوسرے کی کاہش کی طرف متوجہ نہو گا۔

شعر۔ اگر لوگوں کی آشنائی سے تجھکو گریز نہیں ہے تو جنگل سے آجا کہ جگر تک پیوند نہ کھاوے۔

خلاصہ۔ جب لوگوں کی دوستی منظور ہے تو میل جول پیدا کر اور صحیح و سالم رہ۔

شعر۔ اے صائب کسی کے آزار پر کمر نہ باندھ۔ کیونکہ تیغ مکافات کا زخم کمر پر نہ کھانا

شعر۔ آفتاب زندگی کا نور ایک بجلی کی چمک ہے۔ اور حباب زندگی کا زمانہ ایک آنکھ کی گردش ہے۔

شعر۔ عمر دراز کا نتیجہ پشیمانی کے سوا نہیں ہے۔ کتاب زندگی کی ہر سطر ایک افسوس ناک آہ ہے۔

شعر۔ اگر عمر جاوید دل کو سیاہ نہیں بناتی تو یہ آب حیات ظلمات میں کیوں پوشیدہ ہے

شعر۔ اوراق حواس کا ہر ایک پتا ہر دم زمین پر گر رہا ہے۔ پھر آفتاب زندگی زردی مائل کیوں نہ ہو۔

خلاصہ۔ جب حواس گھٹ رہے ہیں تو عمر بھی گھٹ رہی ہے۔

شعر۔ زندگی کے پر انقلاب عالم کے راستہ میں آب و آتش خاک و باد کو باہم متفق چھوڑ دے۔

خلاصہ۔ پر انقلاب زندگی کے دور میں اگر آب و آتش خاک و باد میں اتفاق رہے تو زیادہ انقلاب کا سامنا ہوگا۔

شعر۔ اگر اس عالم میں اشک کی لہر اور آہ کا دمہ نہ ہوتا۔ تو زندگی کی کتاب آیت رحمت نہ ہوتی۔

خلاصہ۔ جہان مین آہ وزاری رحمت کو کہینچکر لاتی ہے۔
شعر۔ اے صائب مین اس بیہودہ زندگی سے دلگیر ہوگیا۔ پہر ا پ ناکہ حضرت خضر کیسے زندگی کی تاب لاتے رہے۔
شعر۔ اگر کانٹے کی طرح شکایت کی زبان رکہتا۔ تو ہمیشہ پہولونکا خرمن کنار مین رکہتا
شعر۔ اگر ہمیشہ شکوہ شکایت کرتا رہتا۔ تو اپنی امیدون مین کامیاب رہتا۔
شعر۔ اگر مردم آزاری کو اپنا شعار بناتا۔ تو مگس شہد جیسے ہزاردن گہر شہد سے بہر لیتا۔
شعر۔ اگر مجہے دست راست اور دست چپ مین تمیز نہوتی۔ تو بہت خزانہ دائین اور بائین مین رکہتا۔
خلاصہ۔ اگر دنیا کے کامون مین تمیز نہ رکہتا تو بہت روپیہ پیسے جمع کرتا۔
شعر۔ اگر صدف کی طرح بادل کے مقابلہ مین اپنا منہ کہولتا۔ تو موتیون کی بہت ساری لڑیان کنار مین رکہتا۔
خلاصہ۔ اگر حاجت مند ہوکر کسی کے سامنے حاجت پیش کرتا۔ تو اپنا کنار گوہر مقصود سے مالامال پاتا۔
شعر۔ اگر عشق کے درد مین مبتلا ہوتا۔ تو اس زمانہ سے بہت دلکی خوشی حاصل کرتا۔
خلاصہ۔ عشق کی بدولت انسان مبتلائے مصائب ہوتا ہے۔
شعر۔ اگر آہ دل کی ناؤ کا بادبان ہوتا۔ تو اس دریا سے کنارہ پر پہونچنے کی امید ہوتی
شعر۔ اے صائب اگر مجہے اپنے عیب کا پتہ ملتا۔ تو مجہکو لوگون کی عیب جوئی سے کیا سروکار ہوتا۔
خلاصہ۔ چونکہ انسان اپنے عیب کو نہین پاتا۔ اسلئے دوسرون کا عیب کرتا ہے
شعر۔ برباد ہوکر جانے سے پہلے خاک ہوجا۔ بندگی کو اپنا پیشہ بنا تاکہ آزاد جاسکے
خلاصہ۔ مرنے سے پہلے خاکساری اختیار کر۔ چونکہ تو بندہ ہے بندگی اختیار کر تاکہ دنیا سے تمام گناہون سے پاک ہوکر جائے۔
شعر۔ اگر تو فولاد جیسی سخت چیز کے رگ وریشہ مین جوہر بنکر جائیگا۔ تو موت آسانی سے خمیر مین سے بال کی طرح نکال لیگی۔

خلاصہ - اگر تو فولادی قلعہ مین چہپ رہے گا۔ تو بہت آسانی سے موت وہان سے بہی تجہکو نکال لے گی۔

شعر - زمانہ اور موت دونون تجہ سے فارغ ہین۔ اگر تو بغداد سے بہی چلے تو تیری چال سے کسی کو شک نہ رہے گا۔

خلاصہ - تیری موت اور حیات کی جگہ و وقت مقرر ہے پہر تیرے ادہر ادہر جانے کی کیا پروا ہے۔

شعر - دوسرون کے رزق کے واسطے کوشش کرنا بیکار کام ہے۔ تو اولاد کی روزی کے لئے کب تک ادہر اودہر پہرے گا۔

خلاصہ - ہر ایک کے رزق کا ذمہ دار خدا ہے تو دوسرون کے رزق کے لئے کیون کوشش کرتا ہے۔

شعر - اگر تو طول امل کی پیروی نہ کرے گا تو پیشوا ہوگا۔ ہر ایک موج کی روانی پر سے گذرتا جا جیسا ناخدا ہوگا۔

خلاصہ - انسان طول امل سے ہر ایک کا دست نگر رہتا ہے۔

شعر - تو نفسانی خواہشون کے پیچہے پیچہے غفلت سے جا رہا ہے۔ لیکن جبر ودر اس سفر سے چہوٹ جائے گا۔ تو چال کے پاؤن سے بہاگے گا۔

خلاصہ - انسان خواہش کی پیروی غفلت سے کرتا ہے۔ جب ترک خواہش کرے گا تو اس پیروی سے نفرت کرے گا۔

شعر - اس درگاہ مین کسی کی کوشش بیکار نہین جاتی۔ حکم ماننے کے سوا فوق حکومت بہی کرے گا۔

خلاصہ - خدا کی درگاہ مین کسی کی کوشش بیکار نہین جاتی۔ جسقدر خدا کا حکم مانے گا اسی قدر مخلوق پر حکومت کرے گا۔

شعر - متکبر اور خود بین مت رہو کیونکہ بلا مین پڑے گا۔ آئینہ مین بہت مت دیکہہ کیونکہ صفائی سے گر جائے گا۔

خلاصہ - غرور بلا مین پہانستا ہے اور زیادہ آئینہ بینی سے کدورت پیدا ہوتی ہے

شعر - دنیا اور دنیا کی چیزین سب بیکار اور لغو ہین۔ کہربا کی طرح ان کے پیچہے پہرتا

ورنہ گر جائے گا۔

شعر۔ تو برگ خزان کی طرح ہوا و ہوس کے اختیار مین آگیا ہے۔ آخر تو کہان گریگا اس کو خدا ہی جانتا ہے۔

خلاصہ۔ ہوا و ہوس کی پیروی انسان کو ذلیل بنا دیتی ہے۔

شعر۔ اے صائب تو آفتاب کی طرح اسوقت عزیز جہان ہوگا جبکہ اسکے پرتو کی طرح ہرایک کے دست و پا کے نیچے پڑے گا۔

خلاصہ۔ انسان عاجزی اور خاکساری کی بدولت ہردلعزیز ہوجاتا ہے۔

شعر۔ جب تک جہان کے تماشہ پر گوش دل نہ لگائے گا۔ تو جان کے آئینہ پر افسوس کا داغ نہ چھوڑے گا۔

خلاصہ۔ جہان کے تماشہ سے غافل ہونا۔ دل پر افسوس کا داغ لگاتا ہے۔

شعر۔ اس جنگل مین نقش قدم سے زیادہ کنوین ہین۔ تو متوالا ہوکر اس صحرائے جہان مین قدم نہ رکھنا۔

خلاصہ۔ دنیا لاکھون مصیبتون کی جگہ ہے ذرا سوچ سمجھکر یہان قدم رکھنا۔

شعر۔ گھر کا دشمن باہر کے دشمن سے بدتر ہے۔ اپنے سر کا اختیار زبان کے حوالہ نکرنا

شعر۔ راہ توکل کے سفر کا زاد راہ یہ ہے کہ اپنے دل کی ادھوڑی مین روٹی کا اندیشہ نہ رکھنا۔

خلاصہ۔ توکل کا یہ منشے ہے کہ خدا کے سوا کسی پر بھروسہ نکرنا۔ اور اپنے دل کو آئندہ کے اندیشہ سے خالی رکھنا۔

شعر۔ عنقا کی طرح برائے نام تیری گوشہ نشینی سہل ہے۔ زیادہ اس بات مین کوشش کر اور نام کو ایسا مٹا کہ اسکا پتہ نہ چلے۔

شعر۔ ریگ روان کے قافلہ کی طرح سرگشتہ رہی ہے۔ تو ہرگز اس ریگ روان پر بنیاد نہ رکھنا۔

شعر۔ تو ضرور اپنی رگ گردن کو نرم کر۔ تاکہ اپنا سر برچھ کی نوک پر نہ رکھے۔

خلاصہ۔ نرمی خوش خلقی اختیار کر تاکہ سختی سے محفوظ رہے۔

شعر۔ ہم تیری عطا کی امید پر ایسے بیٹھے ہین۔ ہمارا کام دوسرون کی امید کے حوالہ کرنا

شعر- جب تک غذا سے درگذر کر خاک پر قناعت نکرے گا۔ سانپ کی طرح خزانہ کے راستہ کا پتہ نہ ملے گا۔

خلاصہ- جب تک خاکساری اختیار نہ کرے گا کامیاب نہو گا۔ یہان سانپ سے مراد وہ سانپ ہے جو خزانہ پر ایک جادو کا سانپ بنا دیتے ہین۔ اور وہ سانپ کو خزانہ کا پتہ نہین ملتا۔ بظاہر محافظ خزانہ معلوم ہوتا ہے۔

شعر- جب تک تیری کشتی طوفان کا طمانچہ نہ کھاے گی۔ کنارہ کی ہم آغوشی کا لطف نہ اوٹھاے گی۔

خلاصہ- تکلیف سے ہی آرام ملتا ہے۔

شعر- جسم ایک مشت غبار ہے۔ اور روح اسپر سوار ہے۔ اس گرد مین اگر تجھکو سوار نہ ملے تو افسوس ہے۔

خلاصہ- خاکساران جہان را بحقارت منگر۔ تو چہ دانی کہ درین گرد سوارے باشد۔

شعر- تیرے ارادہ کی کشتی بہ شکستہ عنان ہے۔ (بہت دہیمی چلتی ہے) مجھے اس دریا سے خوف ہے جبکہ کنارہ نہ ملے۔

شعر- دنیا کی دولت ہما کے بازو کا سایہ ہے۔ سایہ ایک جگہ قایم نہین رہتا۔

خلاصہ- دولت دنیا اگرچہ بظاہر بڑی سمجھی جاتی ہے مگر ناپایدار ہے۔

شعر- اُٹھ اور شکار کر کیونکہ دو تین دن مین پھر شکار جنگل مین گرد بھی نہ پاوے گا۔

خلاصہ- فرصت حاصل ہے اُٹھ اور کچھ کمال حاصل کر۔ ورنہ کمال کا نام و نشان ہی نہ پاوے گا۔

شعر- اے بڑھے تیری اس بناوٹ کے رونے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ مکر کے واسطے یہ دودہ مین پانی ملا رہا ہے۔

خلاصہ- مکر و فریب کا رونا گویا دودہ مین پانی ملانا ہے۔

شعر- جب بال سفید اور نامہ اعمال سیاہ ہو رہا ہے۔ پہر توبہ کرنے مین اسقدر تاخیر کیون کرتا ہے۔

خلاصہ- بڑھاپے ہونے پر بھی بداعمالی مین مصروف ہونا اور توبہ نکرنا باعث خفت عقل ہے

شعر۔ کیا تیری آتش حرص کے لئے موت کا کانور کم ہے۔ اے سادہ لوح پھر طباشیر کا حکم کیوں کر رہا ہے۔

خلاصہ۔ حرص کی کمی کے لئے موت کا خیال کافی ہے۔ پھر خارجی علاج مین کیون مصروف ہے

شعر۔ جوانی کی رات گذر گئی اور بڑھاپے کی صبح ظاہر ہو گئی۔ تو اس وقت رات کے ٹھہرنے کا ارادہ کرتا ہے۔

خلاصہ۔ کوچ کے وقت منزل کرنے کا ارادہ خیال فاسد ہے۔

شعر۔ اے خانہ خراب اپنے گھر کی تعمیر کیون کر رہا ہے جو طعمہ سیلاب ہونے والا ہے۔

شعر۔ کیا تو نے گناہ کم کیا ہے کہ تیامت کے روز اپنے قصور کو تقدیر کے حوالے کرنا چاہتا ہے۔

شعر۔ نفس ایسا دشمن نہین کہ احسان سے مطیع ہو جائے۔ تو غافل مت رہ کیونکہ تو شیر کی پرورش کر رہا ہے۔

خلاصہ۔ نکوئی با بدان کردن چنانست کہ بد کردن بجائے نیکمردان۔

شعر۔ اے صائب تیرا مس قلب تو فیض قبول کرنے والا نہین۔ تو اپنی عمر بیکار اکسیر کے خیال مین صرف کر رہا ہے۔

خلاصہ۔ انسان مین جس چیز کی قابلیت نہین اسمین عمر صرف کرنا ایک بیہودہ خیال ہے۔

شعر۔ کسی فقیر کے پاؤن سے جو کانٹا نکالے گا۔ وہ موت کی تاریکی کے روز شمع مزار ہو جائے گا۔

خلاصہ۔ کسی دردمند کے ساتھہ ہمدردی وقت آخر نجات دہ ہوا کرتی ہے۔

شعر۔ اگر ایکبار اپنے نامہ اعمال کو دیکھہ لے گا پھر کسی کی سخن چینی نکرے گا۔

شعر۔ اگر ایک دفعہ آدہی رات کو ہاتھہ اوٹھا دے گا۔ تو کمینون کے در پر حاجت مند ہو کر نہ جائے گا۔

شعر۔ جبتک دعوے پر نظر ہے نتیجہ سے محجوب ہے۔ جبتک اور آشنا رکھتا ہے اپنا آشنا نہو گا۔

خلاصہ۔ ظاہری دعوے ترک کرنے سے کام کے نتیجہ کو پہونچیگا۔ جبتک دوسرے کا عارف ہے اپنا عارف نہو سکے گا۔

شعر۔ تو کبھی آسمان اور کبھی ستارون سے شکایت رکھتا ہے۔ جب تا خدا سے جھگڑتا ہے تو دریا سے پار نہو سکے گا۔

خلاصہ۔ ایک مشہور مثال ہے۔ دریا مین رہکر مگرمچھ سے دعوے بے سود ہے۔

شعر۔ ایک بازو والے مرغ کی طرح تو اس لیئے کم پرواز ہے کہ ناز و انداز کے ساتھ ایک ہاتھ تو کمر پر رکھتا ہے اور دوسرا ہاتھ دعا کے لیئے اوٹھایا ہے۔

خلاصہ۔ چونکہ تیری دعا کا پرند خلوص کا پر نہین رکھتا۔ اسلیئے پرواز نہین کر سکتا۔

شعر۔ اے صاحب اگر راستہ کے بہولے بھٹکون کے سامنے چراغ رکھے گا تو شبستان فنا (قبر) مین تاریکی کا منہ نہ دیکھے گا۔

خلاصہ۔ راہ گم کردگان کی رہبری تاریکی قبر کی دافع ہے۔

شعر۔ تو آرزون کے وسوسہ سے ایک دم فارغ نہین ہے۔ پریشان خاطری کے سبب ایک لحظہ قایم نہین ہے۔

شعر۔ اگرچہ تیری بے شرم آنکھین عینک کی محتاج ہوگیئن۔ لیکن تو بچون کی طرح سیر و تماشے سے سیر نہوا۔

خلاصہ۔ بڈہے ہونے پر بہی طفلانہ خیالات تجھ سے دور نہوئے۔

شعر۔ تیری ہر ایک بال پر سفیدی سوت کے لیئے راستہ بنا رہی ہے۔ لیکن تو ایسے وقت بہی زادِ آخرت سے بے فکر ہے۔

خلاصہ۔ بڈہے ہونے پر بہی زاد آخرت کا خیال نہین۔

شعر۔ مردون نے حور کے حسن و جمال سے آنکھین بند کین۔ لیکن تو پیرزال دنیا کی ایک ساعت جدائی گوارا نہین کرتا۔

شعر۔ اگرچہ تیرے دانت شیرین نعمتون کے استعمال سے باز آگئے۔ لیکن تو سخت و سست شکایت آمیز باتون سے باز نہ آیا۔

شعر۔ دانا لوگ خاموشی خدا سے چاہتے ہین۔ اور تو جب ایک دم گویا ہے تو اپنا خون پیتا ہے۔

شعر۔ اے شخص دلی بیماری کے علاج کا فکر کر رہا ہے۔ دوسروں کی نظر مین اچھی نسبت کو بیکار بنا رہا ہے۔

خلاصہ۔ دردِ دل اپنے ہمارے دوست کے مابین ایک رابطہ ہے

شعر۔ جو نقد کہ کچھ پانی کے مکان کی تعمیر مین صرف کر رہا ہے اس سے سینکڑون ویران دلون کو آباد کر سکے گا۔

شعر۔ جب تیرا قد خمیدہ ہو گیا۔ پھر غفلت سے جینا عقل سے بعید ہے۔

خلاصہ۔ اے شخص تو اس خمیدہ دیوار کے نیچے کب تک سوتا رہے گا۔

شعر۔ تنا ظرون کی طرح غلاف کے نیچے پڑا ہوا ہے تو زندگی اور موت کو اپنے اوپر مشکل کر رہا ہے۔

شعر۔ جو رشتہ عمر مطلب کے لئے جال ہو سکتا ہے۔ اسکو بیہودہ دنیا کی شیرازہ بندی مین صرف کر رہا ہے۔

شعر۔ ابلیس کا فرمان بے تامل بجا لاتا ہے۔ جب کار خیر کی نوبت پہونچے تو دل تنگ کرتا ہے

شعر۔ تیز رفتار آسمان کے پاؤن کے نیچے کوئی کسطرح سو سکتا ہے۔ اس رو کے راستہ مین کوئی بے کھٹکے کسطرح سو سکتا ہے۔

شعر۔ اس وحشت سرا دنیا مین ہر ایک ستارہ ایک چشم بیدار ہے۔ اسقدر بیدار آنکھون کے درمیان کوئی کسطرح سو سکتا ہے۔

شعر۔ کہکشان کی آبدار تلوار تشنہ خون ہے۔ اس تلوار کے نیچے کوئی بے کھٹکے کس طرح سو سکتا ہے۔

خلاصہ۔ کہکشان ایک ستارہ ہے جو تلوار آہیختہ کے مشابہ ہوتا ہے۔

شعر۔ اے صائب جناب کا پناہ گاہ آسمان کا تنگ کوچہ نہین ہے۔ کوئی شیر کے منہ اور سانپ کے حلق مین کسطرح سو سکے گا۔

شعر۔ بے روک تمام حرص کے سبب سے کیون طول امل مین پھنسا ہوا ہے۔ کنگھے کی طرح اس زلف پریشان کے ساتھہ کیون وابستہ ہے۔

شعر۔ اے ناخلف کبھی باپ کے آغوش کو بھی یاد کر۔ بچون کی طرح کیون مان کے دامن کے ساتھ وابستہ ہے۔

شعر۔ صرف قیل وقال سے حریم کعبہ مین محرم نہ ہو سکے گا۔ بہتر تو یہی ہے ناقوس کو تبخانہ مین لٹکا دے۔

خلاصہ۔ حریم کعبہ۔ کعبہ کے اطراف کے حصہ کو کہتے ہین۔ اور ناقوس پوجہ کے وقت منہ سے پہونکنے کے آلہ کو کہتے ہین۔ جسکا نام سنکہ ہے۔ یعنے صرف گفتگو سے راز دار حقایق نہوسکیگا اس گفتگو کو اپنے محل مین چہوڑدے۔

شعر۔ اگر ایکبار مردون کی طرح دامن شب سے آویزان ہوجائے گا۔ تو پہر لوگونکی دامن گیری کا محتاج نہوگا۔

خلاصہ۔ اگر خدا کے واسطے شب بیدار رہے گا تو پہر کسی کا محتاج نہوگا۔

شعر۔ تو مردانہ ہمت سے موتی کا ایک دانہ ہاتہ مین لا۔ تو زاہد کی طرح کب تک سودانہ کی تسبیح لٹکائے رہے گا۔

شعر۔ اگر تو دل کو تعلقات دنیوی سے جدا رکہے گا۔ تو اپنا بار منزل پر اوتار دیگا۔

شعر۔ اگر اس چار دیوار دنیا سے بیدل شکستہ دل ہوجائے گا تو درخیبر کو اپنی جگہ سے اکہاڑ دے گا۔

خلاصہ۔ اگر دنیوی تکلفات سے دل کو محفوظ رکہے گا تو قوت روحانی سے درخیبر کو اکہاڑ دے گا۔

شعر۔ جب تک نیکی سے دست کش نہوگا تو نیکنامی سے ہمیشہ زندہ رہے گا۔

شعر۔ اگر اپنی جان سے برداشتہ خاطر ہوگا تو آتش عشق کے شعلہ سے نہ ڈرے گا۔

شعر۔ اپنے سے کسی دل کو مت ستا کیونکہ قیامت کے روز شرمندہ رہے گا۔

شعر۔ تو ہرگز کدخدائی کو قبول مت کر۔ کیونکہ جب تک زندہ رہے گا غلام رہے گا۔

شعر۔ تو نے حضرت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث پڑہی ہوگی۔ سواد الوجہ فی الدارین فقرا۔ محتاجی دونون جہان کی روسیاہی کا باعث ہے۔

شعر۔ اگر نفس سرکش کی باگ کو نہ تہامے گا۔ تو ہمت کا گہوڑا گردان کے بل گرجائیگا۔

شعر۔ اگر تو مین پنے سے اپنے کو پاک نکرے گا۔ تو وہی آب گندہ کا ایک قطرہ رہے گا۔

شعر۔ اگر تو آقا ہوکر غلام کی صفت پیدا کرے گا تو آزادگی کا خط پیشانی پر رکہیگا۔

شعر۔ اگر تو غرور اور تکبر سے بہرا رہے گا تو تیرا گریبان لعنت کا طوق ہے۔

شعر۔ اگر پیراہن تن کو پارہ کرے گا تو زلیخائے جہان تیرے مقابلہ مین کوتاہ دست ہے۔

شعر۔ اگر تو اپنے کو پاؤن سے گرا دے گا تو رستم کے ساتھ پنجہ لے جائے گا۔
شعر۔ آدمی کے پر و بال اسکی ہمت ہے۔ ایسا ہو کہ تو پر و بال اکھڑا ہوا پرند ہو جائے۔
شعر۔ اگر صائب خدا کا بندہ ہو جائے گا تو طبل شاہی تمام جہان مین بجا سکے گا۔
شعر۔ اگر تو ہوا و ہوس کو مطیع کرے گا تو دو سو تبخانون کو ویران کر دے گا۔
شعر۔ اگر موت سے پہلے نیند سے بیدار ہو گا۔ تو سفر آخرت اپنے پر آسان کر دے گا۔
شعر۔ اے صائب اگر تو اپنے مین دوڑ دہوپ کرتا رہے گا۔ تو اطراف عالم نہ پہر سکے گا۔
شعر۔ اگر تجھسے تھوڑی نیکی ہو گئی اور اسکو نظر مین رکھتا ہے تو با راستہ سے جو پتھر اٹھاتا ہے اسی کو اپنا بت بناتا ہے۔
شعر۔ اگر اس دریا مین پر خطر موج سے اندیشہ ہے تو سخاوت سے اپنے اسباب کی کشتی کو گران لنگر بنا۔
شعر۔ اے شخص تو ایک مشت گل سے زیادہ نہین ہے اور رزق کے خیال سے [illegible] کی طرح سینکڑون طرف سے پر رخنہ دل رکھتا ہے۔
شعر۔ جب تک تو خود بینی کا آئینہ سامنے رکھتا ہے تو سکندر کی طرح آب حیات کے [illegible] ظلمت نصیب ہو گی۔
شعر۔ اے صائب یہ بار سیاہ اپنے ساتھ زمین کے نیچے مت لیجا۔ جب تک جسم تر رکھتا ہے تو اس جگہ اپنا نامہ اعمال دہو ڈال۔
شعر۔ اگر تو اہل دنیا سے منہ دیوار کی طرف کرے گا۔ تو [illegible] اسبات کا ضامن ہون کہ تیرے دل پر غبار نہ بیٹھے گا۔
خلاصہ۔ اگر تو لوگون کو چھوڑ کر دیوار کی طرف منہ کرے گا تو پہر غبار آلودہ نہ ہو گا۔
شعر۔ اس عبرت گاہ عالم مین اگر کج مزاجون سے بالکل گذر جائے گا تو سانپ کے منہ مین سے انگلی کو صحیح و سالم باہر لائے گا۔
شعر۔ مجھے گفتگو پر آمادہ رہنے کی کیا ضرورت ہے۔ دہن زخم سے ظاہر ہے کہ کیا گل کھلیگا
شعر۔ اتنی فرصت کہان جو دل کو دنیا کے تعلقات سے جمع کرون۔ اور چند روز مین

توشۂ عقبیٰ جمع کردن۔

شعر۔ اگر آبرو کو بے پروائی سے جمع کردن تو صدف کی طرح گوہر سے بے نیاز ہوسکونگا

شعر۔ مین صحرائے قیامت کی طرح وسیع سینہ چاہتا تہا۔ تاکہ تیرے درد و غم کو ایک جگہ جمع کردن۔

شعر۔ اگر یہ قافلہ کا راہ نما قابل تعریف ہوتا۔ تو پردہ خواب تیرے پاؤن کے حق مین کب آبلہ ہوتا۔

خلاصہ۔ یہ قافلہ کا راہ نما قابل راہ نمائی نہ تہا۔ اس لئے نیند کے سبب سے میرا پاؤن زمین سے نہ اُٹھ سکا۔

شعر۔ اگر تمام قافلہ مین کوئی بیدار ہوتا تو گہنٹے کا دل فریاد کرتے کرتے چاک نہوتا۔

شعر۔ عمر آب روان کی طرح گذر رہی ہے اور تو غافل ہے۔ افسوس اس قافلہ مین اگر فاصلہ ہوتا تو اچہا تہا۔

شعر۔ اے صائب جب تو اس سلسلہ مین ہوتا تو سخن کا سر زلف حاسدون کے دخل سے پریشان نہوتا۔

خلاصہ۔ اگر صائب سلسلہ اہل سخن مین شریک ہوتا تو حاسدون کی دخل دہی سے اوسکا کلام محفوظ رہتا۔

شعر۔ باوجود اس پستی کے آسمان پر اپنی جگہ چاہتا ہے۔ اور سر افلاک کو اپنے پاؤن کے نیچے چاہتا ہے۔

شعر۔ حضرت سلیمان نے ہوا و ہوس ترک کرکے عالم کو زیر نگین پایا۔ تو عالم کو اپنی ہوا و ہوس کے زیر فرمان چاہتا ہے۔

شعر۔ تو کوتہ اندیش لوگون کی طرح رضامندی حق پر نظر نہین رکھتا۔ بلکہ تمام جہان کو اپنی رضامندی کے زیر حکم رہنا چاہتا ہے۔

شعر۔ اگر حضرت موسیٰ کی طرح اپنے اعصا کو اژدہا بنانا چاہتا ہے تو فرعون جیسے گلوے نفس کو مضبوط ہاتہ مین لا۔

شعر۔ تو نے جوانی کے نقد ایام کو غفلت مین صرف کیا۔ پہر بے شرمی سے وہی عمر اپنے خدا سے چاہتا ہے۔

شعر۔ چشم خونبار زندگی کا نوبہار بادل ہے۔ افسوسناک آہ جوئبار زندگی کا سرو ہے۔

شعر۔ موج شراب کا شیرازہ قابل اعتبار نہین ہے۔ زندگی کا ناپایدار جہلک پر دل مت رکھ

شعر۔ ایک خوش نفسی کے پیچھے ہزارون حسرتناک آہ ہین۔ زندگی کے شہر مین آمدنی سے زیادہ خرچ ہے۔

شعر۔ بیکار حباب کی طرح سانس کی نگرانی سے غافل مت ہو۔ زندگی کے قلعہ مین ایک ہوا سے رخنہ پڑجاتا ہے۔

شعر۔ تو داغ سے سرمت پہیر تاکہ جوانمردون کا سر حلقہ ہوجائے۔ تو ظلمات سیاہی مین غوطہ مار تاکہ چشمہ حیوان ہوجائے۔

خلاصہ۔ راحت پسندی سے سربلندی حاصل نہین ہوتی۔

شعر۔ اے خضر۔ تعلقات سے ہاتہہ دہونا آب زندگی ہے تو سکندر کی طرح کب تک۔ ظلمات مین سرگردان رہے گا۔

شعر۔ استخوان ہرگز طباشیر کے درجہ کو نہین پہونچ سکتی۔ ایسا نہو کہ تو نسب کی گفتگو اہل حسب کے سامنے کرے۔

شعر۔ کب تک خواب گران کو دولت کا پردہ بنائے گا۔ اور کب تک چشمۂ خضر کو دل ظلمت مین نہہان کرے گا۔

خلاصہ۔ دولتمندی مین غفلت کی نیند۔ دولت کے عمدہ فوائد سے محروم رکہتی ہے۔

شعر۔ جس رشتہ کو کمند وحدت بنا سکے گا۔ افسوس کہ تو اسکو شیرازہ کثرت بنا رہا ہے۔

خلاصہ۔ جو سانس کہ توحید خدائے واحد کی یاد مین نکلنی چاہیے تو غیر خدا کی یاد مین نکال رہا ہے۔

شعر۔ اے صائب کیا تیرا پہول دیکہہ کر آپے سے باہر ہونا دور کی خوشبو کے ساتھ موافقت کرنے سے بہتر نہین ہے۔

شعر۔ جیسا کہ دنیا کی نعمت جسم لاغر کو موٹا کرتی ہے۔ اسی طرح نعمت کہانے سے شادان روح کمزور ہوتی جاتی ہے۔

شعر۔ زندگی کے گرفتار سے آسودگی مت ڈہونڈہ پرکار زندگی کی ہر گردش مین سرگشتگی ہے

شعر۔ اگر نظر کہول کر دیکہین تو طومار زندگی کی جہلک بگولہ کی طرح پیچیدہ معلوم ہوتی ہے

شعر۔ تو یہ بوجہ اپنے کندہے سے گرا دے۔ کیونکہ ایک عالم نفس کے سبب بار زندگی کے نیچے پڑا ہوا ہے۔
شعر۔ آسمان ہر روز دوست اور عزیزون کے داغ کی تازہ مہر زندگی کے دفتر پر لگا رہا ہے۔
شعر۔ میری زندگی کا تار تار عنکبوت کی طرح بالکل کہیون کے شکار مین صرف ہوگیا۔
شعر۔ اے صاحب آخر کار زندگی کا لبریز پیالہ رعشہ دار نفس کے ہاتھ سے زمین پر گر گیا۔
شعر۔ جام زندگی کی شراب گریۂ تلخ ہے۔ باغ زندگی کا سرو قایم آہ ہے۔
شعر۔ تر دامنی (گناہ) سے شمع زندگی خاموش ہو جاتی ہے۔ چراغ زندگی کا فانوس دامن پاک ہے۔
شعر۔ زندگی کا چراغ میرے بالون کی سفیدی سے شمع صبح کی طرح اپنی جان پر لرزتا رہتا ہے
شعر۔ آب حیات کے لئے ظلمت روز لازماً واقع ہوئی ہے۔ جیساکہ چراغ زندگی کا دہوان دل کو تاریک کرتا ہے۔
شعر۔ حیات مختصر کی بجلی کی چمک ایک ہے۔ شرر کے آغاز و انجام کا جلوہ ایک ہے۔
خلاصہ۔ چند روزہ حیات کی چمک کئی دفعہ نہین ہوتی۔ اور اس چمک مین کمی و بیشی نہین ہے
شعر۔ زندگی کا سیلاب اس قدر خاطر خواہ رواں ہے کہ اسباب زندگی اسکے سامنے خار و خس ہے۔
شعر۔ ہوا پرستون کی جان ہوا کے ساتھ شریک ہے۔ آب زندگانی مین حباب کم عمر ہوتا ہے۔
خلاصہ۔ دنیا کی ہوا و ہوس مین مبتلا رہنے والے مثل حباب ناپائدار ہوتے ہین۔
شعر۔ عدم کے دریا مین ہماری کشتی آسودہ تھی۔ گرداب زندگی نے ہمکو سرگشتہ بنایا۔
شعر۔ اگر تو آدہی رات کو ستارہ بار (اشکبار) ہوگا تو تیرے چہرہ سے خورشید کیطرح نور برستا رہے گا۔
شعر۔ اگر تو دنیوی اعتبار پر توجہ نکرے گا تو تمام لوگون کی نظر و نہین تیرا اعتبار رہیگا۔
شعر۔ اگر تو اقسام کی نعمتین چہوڑ کر خون دل پر قانع ہوگا تو گرم نفسی سے نافہ کی طرح

مشتاق بار ہوگا۔

شعر۔ اے صائب ناعاقبت اندیش لوگون کے فریب مین مت آ۔ کیونکہ سادہ دلون کی طرح تو انتظار ہی مین فنا ہو جائے گا۔

خلاصہ۔ کوتہ اندیش آدمی کا فریب بیوقوف آدمی کو تباہ کر دیتا ہے۔

شعر۔ جب تعلقات کے نقش و نگار سے اپنا ہاتھ پاک دھوئیگا۔ تو دعا کے ہاتھ سے سینکڑون گرہ کہول دے گا۔

شعر۔ تو نامرادی مین اسقدر ظلم کرتا ہے۔ اگر آسمان تیری مراد کے موافق ہو جائے تو اسوقت کیا کچھ کرے گا۔

شعر۔ تو وہ ہوشمندی کہان رکھتا ہے جو اپنے سے بے خبر ہو جائے۔ وہی بہتر ہے کہ اس مختصر جہان مین صرف ہو جائے۔

شعر۔ صرف گفتگو سے ارباب بصیرت مین شریک نہین ہو سکتا۔ جب تک دنیا سے چشم پوشی نکرے گا کب صاحب بصر ہو سکے گا۔

شعر۔ اگر تو عافیت چاہتا ہے تو پیروی کے دائرہ سے قدم باہر مت رکھہ۔ کیونکہ اگر راہ بر ہوگا تو سینکڑون بلائین تیرے پیچھے پڑے ہوئے ہین۔

شعر۔ چکنی اور چپڑی باتون سے رگ گردن کا سانپ اژدہا ہو جاتا ہے۔ بہتر تو یہی ہے کہ سخت رو لوگون کے ساتھہ تو نیشکر ہو جاوے۔

شعر۔ اگر تو حمایت کے ہاتھہ سے ناتوان کے لئے سپر ہو جائے گا تو قیامت مین یہ تیرا عمل آتش دوزخ کی سپرداری کرے گا۔

شعر۔ اے صائب جب قسمت کے دسترخوان پر تیرے لیے نان جوین ہے تو خورشید تابان کی طرح عالم کے اطراف کیون دربدر پہرتا ہے۔

شعر۔ اگر مشت خاک سیلاب کو جمع کر سکتی ہے تو یہ تن [illegible] دل بیتاب کو جمع کر سکتا ہے درد کہہ سکتا ہے۔

شعر۔ لوگون کی نظرون مین آدمی کو آبرو عزیز بناتی ہے تو ضرور گوہر کیطرح آبرو کو جمع کر

شعر۔ تنگ چشم آسمان سے بخشش کی امید رکہنی خطا ہے یہان چہلنی پانی کو جمع کرتی ہے

شعر۔ جس خطرہ کی جگہ دونون ہاتھہ سے سپر پکڑنا چاہیئے وہان یہ غافل لوگ اسباب جمع کرتے ہین۔

شعر۔ اے صائب جو شخص دولتمندی کے زمانہ مین احباب کو جمع کرتا ہے اسکی دولت کا چراغ سخت ہوا سے محفوظ رہتا ہے۔

شعر۔ اگر زندگانی کا پہل کہانا چاہتا ہے تو لوگون کے ساتہہ خوش اخلاقی اختیار کر۔

شعر۔ اگر جوانی کا پہل کہانا چاہتا ہے تو ضعیفون کے دل کو مت ستا۔

شعر۔ اگر دنیا مین بہشت جاودانی کا پہل کہانا چاہتا ہے تو حضور دل کے ساتہہ جہانکی لذتون کے ساتہہ موافقت کر۔

شعر۔ اگر لطف نہانی کا پہل کہانے کی امید رکہتا ہے تو لوگون کی نظرون سے اپنی طاعت پوشیدہ رکہہ۔

شعر۔ اس آخر عمر مین تو ازبت باقی کو حاصل کرلے۔ اے صائب کہبتک۔ جہانی لذتون کا برخوردار رہے گا۔

شعر۔ جب تک آدمی ایک تجہ بہی راہ خواہش بند نہ کرے گا یہ شان سکندری نظر مین نہ رکہیگا

شعر۔ جب تک پاکبازی کے راستہ مین ایک جہت نہ ہو جائے گا تو اس ششدرہ سے باہر جانے کا راستہ نہ پائے گا۔

شعر۔ جب تک دوسرون کے عیب سے اپنے عیب کی طرف مصروف نہوگا۔ تو چشم روشن سے کچہ فائدہ نہ اوٹہائے گا۔

شعر۔ اگرچہ غیب سے ہر اندیشہ اسکی روزی آرہی ہے۔ لیکن اس اندیشہ کے سوا آدمی اور کچہ کام نہین رکہتا۔

شعر۔ زر و سیم کے جمع کرنے سے موت کے وقت آدمی کے حصہ مین افسوس و حسرت و وبال کے سوا اور کچہہ نہین ہے۔

شعر۔ اے شخص خاکدان زندگی سے جلد ہاتہہ دہو۔ کیونکہ جہان زندگی کی بنیاد بر سر آب ہے۔

شعر۔ کب تک انسان نفس کو اس بستان سرا مین مست بناتا ہے۔ پُر خزان زندگی کے اوراق برباد جارہے ہین۔

شعر۔ زندگی کا قافلہ اس قدر تیزی سے جارہا ہے۔ کہ زاد راہ کا خیال دل پر گران گذر رہا ہے۔

شعر۔ جب ہمارے تیر سے زندگی کی کمان حلقہ ہو رہی ہے۔ تو اپنی عمر کے خدنگ سے خورداری کی امید کرنی خطا ہے۔

شعر۔ کثرت گفتگو عمر کو کوتاہ بناتی ہے تو کم سمجھ لوگون کی طرح عنان زندگی ہاتھ سے مت دے

شعر۔ جب اثنائے زندگی خواب غفلت مین گذر گئی۔ تو آخر عمر مین بیدار ہو کر کیا گل چینی کرون

شعر۔ زبان کو حلق مین کھینچ لے۔ جب تو خاموشون کو ہم زبان دیکھے گا۔ آنکھہ کو بند کر لے جب پوشیدہ رویون کو ظاہر مین دیکھے گا۔

شعر۔ کہین تنہائی کے عالم مین مخالفت نہ ہو۔ اس لیے مین ہون اور آستان تنہائی کی ملازمت ہے۔

شعر۔ مین نے مانا تو عمر کو چھپائے گا۔ لیکن بالون کو کیا کرے گا۔ مین نے مانا کہ تو نے بالون کو سیاہ کیا۔ لیکن صورت کے ساتھہ کیا کرے گا۔

شعر۔ تو ارتکاب جرم کے ساتھہ پشیمانی کا اظہار مت کر۔ ایک آلودہ دامن کو پھر جھوٹ سے آلودہ کرنا کیا ضرور ہے۔

شعر۔ تو صد سالہ دنیا کی مہلت پر ہرگز دل مت رکھہ۔ ایک تسبیح کے دانہ پھیرنے کی مدت مین آخر ہو جاتی ہے۔

شعر۔ اگر تو لب پر خاموشی کی مہر سلیمانی لگائے گا۔ تو تیرے ارد گرد پروانہ کی طرح پریزاد جمع ہو جاوینگے۔

خلاصہ۔ خاموشی سے انسان کی قدر و منزلت بڑھتی ہے۔

شعر۔ اے دل تو مجھکو عالم امکان مین کیون لیجاتا ہے۔ دیوانہ کو بچون کے حلقہ مین کیون لے جاتا ہے۔

شعر۔ یہ سب چور کوتوال کے شریک ہین۔ آسمان کے پاس کمینون کی شکایت کیون لیجاتا ہے۔

شعر۔ تو سفر کی تیاری مین رہو کیونکہ ایک ہماری قافلہ نے سنگ مزار کا ڈیرہ باہر ڈالا ہے۔

شعر۔ اگر تو اہل دین سے ہے تو خودی سے آنکھہ ڈھانک کیونکہ ہر خود بین آنکھہ خدا بین نہین ہو سکتی۔

شعر۔ اگر تو دختر رز (شراب) کے ساتھہ بیٹھا۔ تو خدا کے عہد و پیمان کو توڑ ڈالا۔

شعر۔ اگر توبہ مجھکو شکستہ بنا دیتی۔ تو تو وہ اپنی توبہ کب توڑتا۔

شعر۔ تیرے بال سفید ہوگئے دیکھا۔ اس کا شگوفہ باندھنا تو اچھا تھا۔

شعر۔ سرزمین طفلی کی خاک اکسیر ہے۔ طفلی کے راستہ میں عیش و عشرت ایک کھیل ہار گئی ہے

شعر۔ میں نے ایام طفلی میں جو دودھ پیا تھا۔ وہ آسمان کے پچھوڑے سفید بالوں سے ظاہر ہوگیا۔

شعر۔ جب تو نے جہان میں آنکھ کھولی جلد بند کرلے۔ یہ درہم برہم کرکے رکھ چھوڑ کیے قابل فال نہیں ہے۔

شعر۔ ایک قطرہ اشک سے دوزخ کو باہم پیچیدہ کر سکیگا۔ جب تو اپنے ساتھ چشم تر رکھتا ہے تو آگ سے کیوں ڈرتا ہے۔

شعر۔ شاید تیری آنکھ نور کے لحاظ سے ایوان عقل کا ایک شمہ نہیں ہے تو راستہ چھوڑ کر طرۂ زرتار کے زرق برق کی طرف جارہا ہے۔

شعر۔ اگر میں اپنے کام میں شمع کی طرح بینا ہوتا تو محفل آرا شمع کی طرح قایم ہوتا۔

خلاصۂ۔ چونکہ شمع کی طرح مجھ میں بینائی نہیں ہے اسواسطے ہرجائی ہوں۔

شعر۔ میں ظرف خاموشی میں صدا کی طرح اس لئے گھوم رہا ہوں کہ کوئی شخص حرف خاموشی پر انگشت نہیں رکھ سکتا۔

خلاصۂ۔ خاموش آدمی کا کوئی عیب نہیں پکڑ سکتا۔

شعر۔ اے ابر رحمت تو مجھکو چشم گریان عنایت کر۔ کیونکہ ہر ہنسی سے دل پر ایک زخم نمایاں ہوتا جا رہا ہے۔

شعر۔ روٹی بھوکوں کے لئے بیقرار ہے۔ رزق کے واسطے ہر دروازہ پر پھرنے کی کیا ضرورت ہے۔

شعر۔ قدرت نے تیرے قد کو اس لئے خمیدہ بنایا کہ تو زمین گیر ہو جائے۔ نہ کہ اندھا ہوکر ہر دروازہ کا حلقہ کھٹکھٹاتا رہے۔

شعر۔ جو شخص معنوی پریزادوں کے ساتھ خلوت میں رہتا ہے۔ ہر ایک خاطر جمعی کا حلقہ اسکو سانپ کی طرح ڈستا ہے۔

شعر۔ اگر مفتر عالم ایجاد (جہان) کا فرمان روا نہیں ہے۔ تو بادشاہ لوگ فقیروں سے کیوں ہمت و مدد طلب کرتے ہیں۔

شعر۔ ہم نے موئے سفید کے باعث اشک ندامت نہ بہائے اور ایسی صبح میں ہم نے تازہ وضو نہ کیا۔
شعر۔ اگرچہ کہ کافور کی طرح بال سفید ہو گئے مگر تیرا دل ایک بال کے برابر بھی دنیا سے سرد نہوا۔
شعر۔ اگر تو کانوں سے غفلت کی روئی نکالے گا تو معلوم ہو جائے گا کہ کونسا کان للہ زبان گویائی نہیں رکھتا۔
شعر۔ گفتگو سے سی پارہ کی طرح کب تک پریشان ہو گا تو گویائی کے لب پر خاموشی کی مہر لگا کہ قرآن ہو جائے گا۔
شعر۔ گلزار خلیل کی حسرت سے اپنا جگر مت کھا۔ تو غصہ کی آگ بجھا دے کہ گلزار ہو جائے گا۔
شعر۔ خاکسار ضعیفوں کے اشک و آہ سے ڈرتا رہو کیونکہ ایک بڑھیا کے تنور سے طوفان پیدا ہو جائے گا۔
شعر۔ اگر خضر کی طرح عمر جاودانی کی خواہش رکھتا ہے تو افتادگوں کی دستگیری سے تھک کر نہ بیٹھ۔
شعر۔ کافر لوگ معبود سمجھکر بُت کی تعریف کرتے ہیں۔ تو دنیا کی تعریف ہرگز اہل دنیا سے مت سُن۔
خلاصہ۔ ہر شخص اپنے خیال خام کو بھی خیال پختہ سمجھتا ہے۔
شعر۔ اگر تمس زمانے کے شمار کو اپنا شعار اور طریقہ بنائے گا تو صبح کی طرح وضع جہاں کی بہت ہنسے گا۔
خلاصہ۔ جو شخص سانس کے شمار کو ضروری سمجھے گا۔ تو جہان کی وضعداری پر ہنسے گا۔
شعر۔ بیحاصل خام خیال لوگوں کے احسان کی ایک گھاس کی پتی۔ گویا میری غیرت دار آنکھوں میں کوہ الوند ہے۔
شعر۔ صبح پیری گذر گئی اور خواب سے بیدار نہوا۔ غفلت کے باعث جامۂ احرام تجھ پر کفن ہو گیا۔
خلاصہ۔ بڑھاپے میں خواب غفلت قدر کو گھٹاتی ہے۔
شعر۔ میں نے مانا قارون کی طرح تو نے بہت خزانے جمع کئے۔ لیکن جو آمدنی خرچ سے

زیادہ ہوئی وہ زمین کا حصہ ہے۔

نثر ۔ لاکلام تو خاموشی کے سبب عالم کے نیک لوگوں سے ہے۔لیکن تو نے جب گویائی کے لیے لب کھولے معلوم نہیں تو نیک سے یا بد۔

نثر جیسے مرکز سے پرکار ثابت چکر لگاتا ہے؛ اوسی طرح ہم) استقلال اور ثبات سے اسرار باطنی کو دریافت کرسکتے ہیں

نثر ۔جو گوشہ نشین لوگوں کے شکار کرنے سے خوش ہوتا ہے وہ ایسا عنکبوت ہے کہ مکھی کے شکار پر ناز کرتا ہے۔

شعر ۔اگر تو آگاہ ہوجائے کہ کسقدر غافل ہے تو تیرے بدن کا ہر ایک بال آہ حسرت ہوجائیگا۔

شعر ۔تو ذکر خدا کے حلقہ سے ہرگز باہر مت جا۔ کیونکہ دل کو تسبیح کی طرح سینکڑوں راہ سے خالی کردے گا۔

خلاصہ انسان کو کبھی یاد الٰہی اور اوسکی تقدیس و تحمید سے ہرگز غافل نہ رہنا چاہیے ورنہ اوسکی ہستی بیکار اور ضایع ہوجاے گی۔

اللہ بس باقی ہوس

نوٹ

مین نے ترجمہ و شرح دیوان صائب کا حق تصنیف و ترتیب جناب سید عبدالقادر صاحب تاجر کتب چار مینار حیدرآباد دکن کو کاملاً دیدیا ہے۔ کوئی صاحب بغیر اجازت صاحب موصوف طبع و شایع کرکے نقصان نہ اوٹھائیں فقط

خاکسار

سید مظفر الدین قادری الحسینی

التجا بہ بارگاہ باریتعالی

دیوان صائب کے اس شرح ترجمہ کو (جو تناس ہونہار طلباء اور شائقین مطالعہ کے فائدہ رسانی کی غرض سے مین نے محنت شاقہ اوٹھائی اور بتائید مؤید حقیقی اسکو پورا کیا ہے) خالق حقیقی کی بے نیاز بارگاہ مین پیش کر کے بطفیل برگزیدہ عالم عالمیان. صفوت کون و مکان تتمہ دور زمان خاتم النبین سید المرسلین سیدنا مولانا حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ والہ وسلم اپنے گناہون کی معافی چاہتا ہوا مغفرت یزدان و رحمت رحمان کا امیدوار ہون۔

نیازمند بارگاہ خادم قوم و خیرخواہ طلباء سید مظفر الدین قادری الحنفی منشی فاضل و مولوی فاضل مسلمہ سرکار عالی۔ یومیہ دار موضع باغ عنبرپیٹھ ضلع اطراف بلدہ مدرس فارسی و ریاضی مدرسہ وسطانیہ انگریزی سرکار عالی موقوعہ محلہ شاہ گنج. بلدہ حیدرآباد دکن۔

مورخہ ۱۹ بہمن ۱۳۳۳ فصلی م ۱۱ ربیع الثانی ۱۳۴۳ ہجری نبوی

کتب جماعت مولوی

کتاب	قیمت
انٹرمیڈیٹ کورس عربی	۸ر
سمہ اجرومیہ	۳ر
قدوری عربی	۱۲ر
فصول اکبری	۱۰ر
شمائل ترمذی	۱۰ر
فقہ اکبر	۴ر
تاریخ ہند من موہن	۱۲ر
طبعیات کا ابتدائی رسالہ	۱۱ر
کیمیا کا 〃 〃	۱۰ر
اقلیدس مقالہ اول	۱۰ر
〃 دوم	دوم زیر طبع
جبرومقابلہ تامساوات	۱۲ر

کتب جماعت دبیر

کتاب	قیمت
سہ نثر ظہوری	۶ر
آہنگ پنجم مرزا غالب	۴ر
سفرنامہ ابراہیم بیگ	۱۲ر
ترجمہ	
قصائد عرفی	۷ر
مخزن اسرار نظامی	۱۰ر

کتاب	قیمت
اخلاق جلالی	۱۲ر
اخوان الصفا	۱۲ر
تاریخ اسلام مصنفہ امیر علی صاحب	۱۲ر
علم طبعیات	۱۱ر
علم کیمیا	۱۰ر
مبادی العلوم	۴ر
اقلیدس اول	۱۰ر
دوم وسوم	زیر طبع
سلم الادب	۸ر
ترجمہ 〃	۶ر

کتب جماعت منشی

کتاب	قیمت
رقعات عالمگیر	۴ر
اخلاق محسنی	۱۰ر
انتخاب دیوان صائب	۸ر
〃 ترجمہ	زیر طبع
دیوان حافظ تاردیف ح	۷ر
سکندرنامہ مطبوعہ کانپور	۸ر
مفتاح الادب کامل ہر سہ حصے	۱۲ر
جامع القواعد	۱۲ر
تاریخ ہند عبدالکریم	۱۰ر

کتاب	قیمت
جبرومقابلہ	۱۲ر
اقلیدس مقالہ اول	۱۰ر
دوم زیر طبع	
علم طبعیات	۱۱ر
علم کیمیا	۱۰ر

ترجمہ دیوان صائب
بصرف زر کثیر طبع ہوچکا ہے۔ — ۴ر

کتاب	قیمت
شرح دیوان حافظ یعنی لسان الغیب حصہ اول	للعہ
〃 دوم	ہے
〃 سوم	ہے
〃 چہارم	ہے
مکمل چار جلد یکجا	ہے
شرح دیوان حافظ ترجمہ منظوم حصہ اول	عہ
〃 دوم	عہ
〃 سوم	۱۲ر
〃 چہارم	زیر طبع

نقشہ جات ملک سرکار عالی
کلاں بزبان اردو۔ رول پٹی (صہ)
ضابطہ ملازمت
جدید کاغذ چکنا (عہ) ۴ر
دستور العمل مدرسین جدید ۱۳۲۹ف مجلد ۸ر
کارنامہ ملازمین ملک سرکار عالی ۴ر
تصاویر سبق الانشاء اقسام رنگین قیمت مختلف

فارمس مطبوعہ سررشتہ تعلیمات سرکار عالی
ہر قسم کے موجود ہیں جس کی فہرست طلب کرنے پر مفت روانہ کیجائے گی۔

فرنیچر عہدہ دار ماعہدہ داران سررشتہ تعلیمات سرکار عالی

اعلیٰ درجہ پر تیار کرنے کا انتظام کیا گیا ہے۔ آرڈر آنے پر فوری بکفایت تعمیل کیجا سکتی ہے۔